سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

منگل،18-جون2019

(یوم الثلاثہ،14-شوال المکرم1440ھ)

سترہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10 : شمارہ 4

175

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ18-جون2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ برائے سال20-2019پرعام بحث

177

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

منگل، 18-جون 2019

(یوم الثلاثاء، 14-شوال المکرم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 22 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿۳﴾
وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾
اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾
وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿۸﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَاَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

سورۃ الضحیٰ آیات 1 تا 11

آفتاب کی روشنی کی قسم (1) اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے (2) کہ (اے محمدؐ) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا (3) اور آخرت تمہارے لئے پہلی (حالت یعنی دُنیا) سے کہیں بہتر ہے (4) اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (5) بھلا اُس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی (بے شک دی) (6) اور رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا (7) اور تنگدست پایا تو غنی کر دیا (8) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا (9) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (10) اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا (11)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

الھم صلّ علیٰ سیدنا وَ مولانا محمد وعلیٰ آلہ و اصحبٰہ و بارک وسلم
جب حسن تھا اُن کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا
الھم صلّ علیٰ سیدنا وَ مولانا محمد وعلیٰ آلہ و اصحبٰہ و بارک وسلم
چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا
الھم صلّ علیٰ سیدنا وَ مولانا محمد وعلیٰ آلہ و اصحبٰہ و بارک وسلم
جس وقت تھے خدمت میں ان کی ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
اُس وقت رسولِ اکرم کے دربار کا عالم کیا ہوگا

تعزیت

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد معاویہ!

نوجوان صحافی حافظ محمد بلال احمد خان اور سابق ممبر اسمبلی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! پرسوں ایک نوجوان صحافی حافظ محمد بلال احمد خان کو اسلام آباد میں ٹارگٹ کلنگ میں شہید کر دیا گیا ہے لہٰذا اُن کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کروائی جائے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! ہمارے سابقہ پارلیمنٹیرین ڈاکٹر سید وسیم اختر کے لئے بھی دعائے مغفرت کروائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال20-2019 پر عام بحث

(---جاری)

جناب سپیکر: جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ سالانہ بجٹ برائے سال20-2019 پر بحث کا کل سے آغاز ہو چکا ہے اور کچھ ممبران کے نام آئے ہیں اور کچھ کے ابھی آرہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ سارے نام آ جانے چاہئیں تاکہ ہم باری باری سب کو بات کرنے کا موقع دیں۔ جی، جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت نے 1973 کے آئین کے آرٹیکل 120 کے مطابق صوبائی بجٹ 20-2019 پیش کر کے حکومت کی ترجیحات کا تعین کیا ہے اور roadmap کا تعین کیا ہے جس پر چل کر حکومت اپنے اہداف کو حاصل کرنا چاہتی ہے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں حکومت پاکستان، تحریک انصاف اور صوبہ کی عوام کو طویل مدتی پلاننگ کے لئے growth strategy 2023 بنانے اور رواں سال بجٹ کو اس کے مطابق بنانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حلف کے مطابق اللہ کے ہاں جواب دہی کے احساس کے ساتھ عوام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب سپیکر! مجھے خوشی ہے کہ وزیر خزانہ بجٹ کو اعداد و شمار کا گورکھ دھندا نہیں بلکہ روشن مستقبل کا عہد نامہ سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تجارتی خسارہ 9 ماہ کی قلیل مدت میں 13.6 بلین US Dollars سے کم ہو کر 9.6 بلین US Dollars پر آ چکا ہے۔ صوبہ پنجاب ملکی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ساڑھے گیارہ کروڑ کی آبادی والے صوبے کا ملکی پیداوار میں 54 فیصد حصہ ہے۔ گزشتہ آٹھ سالوں میں GSDP میں سالانہ 4.7 فیصد کا اضافہ حوصلہ افزاء ہے جو کہ average GDP کی شرح 4.47 فیصد کی نسبت بہتر ہے۔

جناب سپیکر! حکومت کی ترقی کی شاہراہ پر پنجاب کے چیدہ چیدہ اور پہلے سے ترقی یافتہ شہروں کی بجائے پورے پنجاب کو اپنی ترجیحات اور ترقی کے راستے پر گامزن کرنا بھی قابل تعریف ہے۔ اگرچہ مجھے ذاتی طور پر اپنے حکومتی دوستوں سے گلہ ہے کہ انہوں نے ضلع جھنگ کو اس طرح اپنی ترجیحات میں شامل نہیں رکھا جو کہ میرے شہر کا اپنی جغرافیائی اہمیت، اپنی شاندار تاریخ، ذہین لوگوں اور مجھ ناچیز کی کاوشوں اور پلاننگ کی وجہ سے اس کا حق تھا۔

جناب سپیکر! میں نے حکومت سے تعاون کا فیصلہ کسی وزارت یا عہدے کی لالچ میں نہیں کیا تھا بلکہ فقط مدینہ کی فلاحی ریاست اور جھنگ کی ترقی کے ایجنڈے پر کیا تھا۔

جناب سپیکر! بجٹ کا حجم گزشتہ سال کے بجٹ میں 47 فیصد اضافے کے ساتھ 238 بلین روپے سے بڑھ کر 350 بلین روپے تک ہونا خوش آئند اور حوصلہ افزاء ہے۔ موجودہ بجٹ کی سمت واضح طور پر paradigm shift ہے جس میں 144 بلین روپے کا عوامی فلاح و بہبود کے لئے رکھے

جانا جو ٹوٹل ڈویلپمنٹ کا ایک تہائی سے زیادہ ہے بظاہر ایک فلاحی انقلاب نظر آتا ہے لیکن معذرت کے ساتھ مجھے عملی طور پر ہسپتالوں میں گزشتہ سالوں کی طرح ان گزشتہ آٹھ مہینوں میں بھی مریض وی آئی پی نظر نہیں آئے۔ تھانوں میں سائل رُل رہے ہیں، عدالتوں میں انصاف بِک رہا ہے، سکولوں کی حالت ابتر ہے اور ہماری تہذیب تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہے کہ جہاں پر ایک دین پسند ناموس رسالت، ناموس صحابہ، اہل بیت اور پاکستان کی بات کرنے والے حافظ محمد بلال کو اسلام آباد جیسے شہر کے اندر قتل کر دیا جاتا ہے جبکہ قاتلوں کا ابھی تک سراغ لگانا ممکن نہیں ہو سکا۔ ایسے حالات میں ایمرجنسی اقدامات کی ضرورت ہے۔ انقلاب میرے اور آپ کے کہنے سے نہیں آئے گا بلکہ انقلاب اس وقت ہی آ سکتا ہے جب سرکاری ہسپتالوں میں مریض کو وی آئی پی treat دیا جائے۔ جب مائیں رکشوں میں بچے جنم نہ دیں، جب کاشتکار کو اس کی محنت کا معاوضہ ملے، جب انصاف عوام کی دہلیز پر ہو، جب کرپشن کا خاتمہ ہو، جب زکوٰۃ دینے والے تو ہوں لیکن لینے والے نہ ہوں، جب مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے ملے، جب وزیر اعظم اور مزدور کا بچہ ایک ہی سکول میں تعلیم حاصل کرے گا تو اس وقت ہم سمجھیں گے کہ واقعی paradigm shift ہے اور انقلاب برپا ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! حکومتی اخراجات کا 1299 بلین رہنا جو کہ گزشتہ سال سے صرف 2.71 فیصد زیادہ ہے جو کہ خوش آئند ہے۔ حکومت کا ٹیکس اصلاحات کرنا بظاہر خوش آئند ہے لیکن میری اس حوالے سے تجویز ہے کہ ٹیکس کی شرح نہ تو بہت زیادہ ہونی چاہئے کہ جس سے کمزور لوگ کاروبار سے باہر ہو جائیں اور نہ ہی اتنی شرح کم ہو کہ لوگ اسے بے معنی سمجھیں۔ ہمیشہ کاروبار کی حوصلہ افزائی کرنی ہے، کاروبار کو بڑھانا، monopoly کو ختم کرنا ہے اور ٹیکس ریکوری کو یقینی بنانا ہے۔ انشاء اللہ میں کوشش کروں گا کہ اس حوالے سے تفصیلی سفارشات حکومت کو بھجوا سکوں لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ ٹیکس کے لئے عوام کا حکومت پر اعتماد ہونا بہت ضروری ہے۔ لوگ ٹیکس دینے سے نہیں گھبراتے لیکن جب ایک آدمی دیکھتا ہے کہ میں نے ٹیکس دیا مگر میرے ہی ٹیکس کی وجہ سے مجھے ہسپتالوں، سکولوں اور تھانوں میں جو سہولیات ملنی چاہئے تھیں نہیں ملیں یا مختلف جگہوں پر مجھے نظر نہیں آرہیں تو پھر ٹیکس دینے کے لئے لوگ تیار نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر! پرائیویٹ سیکٹر میں جو لوگ کام کر رہے ہیں وہ اس لئے مطمئن ہوتے ہیں کہ جو دیا جاتا ہے ان کو اس کے مطابق services مل جاتی ہیں۔ میں امید کروں گا کہ اس حکومت میں اس طرف ضرور سوچا جائے گا۔ چونکہ یہ ایک اہم قدم اٹھایا گیا ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی زیر نگرانی پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پالیسی بورڈ اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ اتھارٹی کا قیام قابل ستائش ہے اس حوالے سے ممکنہ طور پر 300 بلین روپے کے پراجیکٹس کا اعلان بھی قابل تعریف ہے۔

جناب سپیکر! سکول ایجوکیشن کے لئے 336.5 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ قابل تعریف ہیں اور میری گزارش ہو گی کہ سکولوں کی پرانی بلڈنگز کی مرمت اور دوبارہ تعمیر کے لئے 730 بلین روپے جو رکھے گئے ہیں ان میں سے جھنگ کو محروم نہ کیجئے گا کیونکہ ہمارے سکولوں کی حالت انتہائی قابل رحم ہے۔

جناب سپیکر! "انصاف سکول پروگرام" میں جھنگ کو شامل کیا جائے یہ مطالبہ ہو گا۔ 170 سال پرانا ضلع ہے اگر انصاف سکول پروگرام میں جھنگ کو شامل کیا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وہاں کے لوگوں کا بنیادی حق ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ میرے شہر کے کم از کم پانچ ہزار بچوں کو اس پروگرام میں شامل کیا جائے۔ جھنگ کے سکولوں میں ترجیحی طور پر I T Labs بنائی جائیں، ہائر ایجوکیشن میں یونیورسٹی آف جھنگ کی تعمیر کے لئے فقط 10 کروڑ روپے کا رکھا جانا مایوس کن ہے اور میرا مطالبہ ہو گا اگر یہاں وزیر تعلیم موجود ہوتے تو وہ بھی سماعت کرتے کیونکہ ہماری commitment ہو چکی تھی کہ کم از کم یونیورسٹی آف جھنگ کے لئے میرا مطالبہ ہے کہ 30 کروڑ روپے دیئے جائیں تاکہ ہم اچھے انداز سے اپنے کام کا آغاز کر سکیں۔

جناب سپیکر! مجھے یقین ہے کہ ہائر ایجوکیشن کا current Budget جو کہ 35.1 بلین روپے کا ہے یونیورسٹی آف جھنگ کے مکمل اخراجات اس میں امید ہے کہ شامل ہوں گے۔ سپیشل ایجوکیشن کے علم و ہنر پروگرام میں میرے ضلع کو شامل نہ کرنا میں سمجھتا ہوں کہ میرے ضلع کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کے لئے 134 بلین روپے کا مختص ہونا حوصلہ افزاء ہے لیکن میرے ضلع کے ڈی ایچ کیو جو کہ مریضوں کو چیک کرنے کے اعتبار سے پنجاب کا دوسرا بڑا ہسپتال ہے، اس کو محروم رکھنا میری سمجھ سے بالاتر ہے حالانکہ وزیر اعلیٰ جھنگ میں تشریف لائے اور میری اس سے پہلے ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے بھی نشستیں ہوئیں، سیکرٹری صحت کو بھی وہاں پر بھیجا گیا جنہوں نے ہم سے یہ commitment کی، اس ہسپتال کی بنیاد آپ نے آج سے تقریباً پندرہ سال پہلے رکھی تھی، 70 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلی ADP میں ہمیں اس کے لئے صرف ڈیڑھ کروڑ روپے دیئے گئے جو کہ ناکافی تھے اور اس سال ہمیں یقین دہانی کے باوجود اس میں صرف ڈیڑھ کروڑ روپے دیئے گئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھ سراسر ناانصافی ہے۔ ہمارے اس ہسپتال کے لئے 200 بیڈز کے اضافے کے لئے غلام نبی بلاک جس کا میں نے نام تجویز کیا کہ "عثمان بُزدار ہیلتھ بلاک" رکھنے جا رہے ہیں اور commitment کی شکل میں تسلیم کیا گیا، 70 فیصد تک کام مکمل ہے جس کا وزیر اعلیٰ نے visit کیا ہے لیکن اس کے لئے ہمیں صرف ڈیڑھ کروڑ روپے ملا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ نامناسب ہے تو کم از کم اس کے لئے ہمیں 15 کروڑ روپے مہیا کیا جائے۔ جھنگ کی عوام آپ کے وعدوں کی پاسداری کی منتظر ہے اور میں امید کروں گا کہ آپ اس پر نظر ثانی کریں گے۔

جناب سپیکر! ایک بلین روپے "پرائم منسٹر ہیلتھ پروگرام" کے لئے رکھے گئے ہیں جس پر میرے شہر کا حق سب سے زیادہ ہے۔ Revamping کے لئے 3.5 بلین روپے رکھے گئے اس میں بھی جھنگ کو میرٹ کے مطابق حصہ دیا جائے۔

جناب سپیکر! زراعت کے شعبے میں Model Auction Market کا آغاز امید کی کرن ہے اور توقع ہے کہ میرے جھنگ کا کسان اب شوگر مافیا کے ہاتھوں blackmail نہیں ہو گا اور اس سے اس کی فصل کا معاوضہ بر وقت اور پورا ملے گا۔ میرے جھنگ کے کسان کو فصل انشورنس اور cash subsidy ملے گی اور Smart Agri Card میرے کسان کا حق ٹھہرے گا۔ میرے شہر میں شوگر مافیا کو بچانے کے لئے باقی ماندہ فصلوں کو سازش کے تحت تباہ نہیں ہونے دیں گے۔

جناب سپیکر! میں امید کروں گا کہ اس پروگرام کے تحت میرے شہر کے پسے ہوئے مزدور اور زمیندار کو اس کا حق ملے گا۔ لائیوسٹاک کے حوالے سے بہاولپور اور چولستان فری زون قرار دیئے گئے ہیں میرا شہر اس حوالے سے ideal ہے اور ہم نے اس پر working بھی کر رکھی ہے ہمیں توقع بھی ہے کہ یہ موقع free industrial zone کے حوالے سے لائیوسٹاک کی طرف سے جو دیا جارہا ہے یہ میرے شہر کو بھی دیا جائے گا۔ Structural roads کے لئے 57.1 بلین روپے رکھے گئے ہیں میرا شہر جنوبی پنجاب کے لئے gateway کی حیثیت رکھتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس میں ایک سال سے ہوں اور میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں جب جنوبی پنجاب کو اوپر لانے کی بات کرتے ہیں تو اُس کے تین ڈویژن کہتے ہیں ملتان ڈویژن ہے، بہاولپور ڈویژن ہے اور ڈیرہ غازی خان ڈویژن ہے جب سنٹرل پنجاب کی بات کی جاتی ہے تو اس وقت پہلا نمبر لاہور کا پھر فیصل آباد اور گوجرانوالہ کا۔ ہمیں پہلے والے پنجاب میں سے بھی کچھ نہیں ملا اس پنجاب میں سے بھی کچھ نہیں مل رہا۔ اس ADP میں اگر سب سے زیادہ خوشی کا سامان ہے تو شاید ڈیرہ غازی خان کے لوگوں کے لئے ہوگا تو اگر اس طرح ترقی کرنی ہے تو مہربانی کریں چھ چھ مہینوں کے لئے ہر ڈویژن سے ایک وزیراعلیٰ بنادیں تاکہ کم ازکم سارے ڈویژن ترقی کر جائیں۔

جناب سپیکر! میں اس پر انتہائی شکوہ کناں ہوں کہ میرے ضلع جھنگ کو تو پرانے پاکستان میں کچھ ملا اور نہ نئے پاکستان میں کچھ ملنے جارہا ہے۔

جناب سپیکر! لیکن مجھے یقین ہے کہ عوام کی طاقت اور حکومت کے تعاون سے اس مکروہ سازش کو جو ہمارے شہر میں رچائی جارہی ہے ایک ٹرانسپورٹ مافیا ہمارے شہر کو ایک سازش کے تحت پسماندگی کی طرف دھکیلنے پر تُلا ہوا ہے جنہوں نے ہمیں موٹروے انٹر چینج سے دور کر دیا، جنہوں نے اپنی monopoly کو قائم رکھا ہوا ہے لیکن مجھے امید ہے کہ میں عوام کی طاقت سے اللہ کے فضل سے، حکومت کے تعاون سے اس مکروہ سازش کو ناکام بناؤں گا اور ہمارے دیہات کے بھائیوں کے لئے تو پانچ پانچ کلومیٹر، چھ چھ کلومیٹر کی سڑکیں بنی ہیں۔ میرے شہر کی وہ سڑک جس کے لئے میں وزیراعلیٰ کو لے کر گیا وزٹ کروایا ایک کلومیٹر کا ٹکڑا ہے جو ابھی تک نہیں بن سکا۔

جناب سپیکر! جھنگ میں سیوریج کا مسئلہ انتہائی گھمبیر ہے نمازی مسجد نہیں جاسکتے، پینے کا پانی صاف نہیں ہے، اس سے پیٹ کی بیماریاں ہیں، اس کی وجہ سیوریج ہے اُس کے لئے جو ہمیں فنڈز دیئے گئے وہ بھی میں سمجھتا ہوں مایوس کن ہیں، اُس کے لئے ہمیں زیادہ فنڈز درکار ہیں اُس کی بھی ہم سے commitment کی گئی تھی اُس کو پورا نہیں کیا گیا۔ کاروباری افراد کی حوصلہ افزائی کے لئے تقریباً 3 بلین روپے رکھے جانا خوش آئند ہے۔

جناب سپیکر! میرا مطالبہ ہو گا کہ جھنگ میں free industrial zone قائم کیا جائے۔ جھنگ کے لوگوں کو بجٹ میں درج سکیموں کے تحت کاروبار کے لئے قرضوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ جھنگ میں ٹیکنالوجی کے فروغ کے اقدامات کئے جائیں اور جھنگ کی حساسیت کو مد نظر رکھتے ہوئے سیف سٹی پراجیکٹ میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! تنقید برائے تنقید زحمت اور تنقید برائے اصلاح رحمت ہوتی ہے ہم ہر اچھے کام میں معاون اور غلطی پر اصلاح اور توجہ دلانے والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب سپیکر! پچھلے بجٹ میں بھی میں نے اپنے شہر کی محرومیوں کی طرف توجہ دلائی تھی آج بھی دلا رہا ہوں اور میں اپنی speech میں کہہ چکا ہوں میں واحد آزاد حیثیت سے جیتنے والا ایم پی اے ہوں جس نے ریاست مدینہ اور جھنگ کے ڈویلپمنٹ کے ایجنڈے کو سامنے رکھ کر حکومت کے ساتھ اتحاد کیا تھا اس بجٹ کے اندر جن چیزوں کی میں نے توجہ دلائی مجھے امید ہے کہ حکومت اُن کو ذمہ داری کے ساتھ سوچے گی اور پورا کرے گی۔ اللہ ہمارے پنجاب اور ملک پاکستان پر رحم فرمائے۔

جناب سپیکر: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ جی، جناب محمد صفدر شاکر!

جناب محمد صفدر شاکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ خوبصورت وزیر خزانہ نے ایسا دردناک، ہیبت ناک بجٹ پیش کیا کہ حکیموں، ڈاکٹروں، ہوٹل والوں، ہوسٹل والوں، فیکٹری والوں، فوڈ پوائنٹس، سویٹس بیکرز، میڈیکل سٹورز، باغات، تعمیراتی مشینری، ٹیکسٹائل مشینری، money exchanger، جیولرز، یہ سب ٹیکس کی زد میں آئے ہیں اور جب یہ

ٹیکس کی زد میں آئے ہیں تو لا محالہ غریب آدمی بھی زد میں آئے گا، غریب آدمی پہلے ہی دو وقت کی روٹی سے تنگ ہے۔ انہوں نے آٹے کے ریٹس، میدے کے ریٹس، چینی کے ریٹس بھی بڑھا دیئے ہیں تو اب مجھے بتائیں یہ کیسے کام چلے گا؟

جناب سپیکر! اس پاکستان کو، اس صوبے کو اگر ترقی دینی ہے تو ہمیں پھر کچھ سوچنا ہو گا، اُس کے لئے دو شعبے ہیں ایک زرعی شعبہ دوسرا حکومتی شعبہ زرعی شعبہ کا یہ حال ہے کہ پہلے یوریا کا ریٹ -/1400 روپے، ڈی اے پی کا ریٹ -/2600 روپے اور نائٹروفاسفیٹ -/2200 روپے تھا اور اب یوریا کا ریٹ -/1830 روپے، ڈی اے پی کا ریٹ -/3650 روپے، نائٹروفاسفیٹ کا ریٹ -/2800 روپے ہے۔ ڈیزل کے ریٹس، بجلی کے ریٹس up ہیں تو مجھے بتائیں کہ یہ غریب زمیندار کیا کرے گا؟ اس لئے اس شعبہ کی ترقی کے بغیر یہ صوبہ اور پاکستان ترقی نہیں کر سکتا۔ ہمیں سب سے پہلے اس شعبہ کو اوپر لے جانا ہو گا اس کے لئے زمیندار کو ایسے بیج دینے ہوں گے جن سے اُن کی فصلیں ترقی کریں۔ اب کپاس کی فصل ہے آپ یقین مانیں فیصل آباد میں کپاس ایک مثالی فصل ہوتی تھی میں خود بھی اللہ کے فضل سے زمیندار اور صنعتکار ہوں۔ ہمارے علاقے میں کپاس کی ایک مثالی فصل ہوتی تھی لیکن اب وہ فصل بالکل ختم ہو گئی ہے، فیکٹریاں بند ہو گئی ہیں اس لئے ہمیں ایسے بیج دریافت کرنے ہوں گے جو وائرس سے پاک ہوں اور جب آپ کی کپاس کی فصل آئے گی تو اُس سے آپ کی ٹیکسٹائل بھی ترقی کرے گی۔ ہم روس سے کپاس منگوا رہے ہیں، کبھی ہم کہیں سے کپاس منگوا رہے ہیں یہ معاملے اس وقت چلیں گے جب ہم اپنے زمیندار کو اپ گریڈ کریں گے اُس کے لئے اُسے نئے بیجوں سے اپ گریڈ کرنا پڑے گا۔ ایوب ریسرچ سنٹر میں ایسے شعبے قائم کرنے پڑیں گے کہ جو وہاں پر زمیندار کی فصلوں کو اپ گریڈ کریں گے۔

جناب سپیکر! دوسرا زمیندار کی جو فصل ہے اُس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے جو اُس کی cost of production کو دیکھے کہ اس کی فصل پر کتنا خرچ آتا ہے اور اُس کے بعد اُس فصل کا ریٹ قائم کیا جائے۔

جناب سپیکر! زمیندار ملوں میں گنا لے کر جاتا ہے وہاں پر ذلیل ہوتا ہے پھر اُس کی کٹوتی ہوتی ہے اور جب اس کو payment نہیں ملتی تو وہ کس طرح اپنی فصل کو کاشت کرے گا؟ ابھی بھی ایسی ملیں ہیں جو زمیندار کی رقم لے کر بیٹھی ہیں۔ ہمارے پڑوسی ملک انڈیا میں ہر گاؤں میں سٹور بنے ہوئے ہیں، وہ سٹور زمیندار کی تمام ضروریات کی چیزیں دیتے ہیں۔ وہ کھاد بھی دیتے ہیں، pesticides بھی دیتے ہیں اور بیج بھی دیتے ہیں۔ جب اس کی فصل تیار ہو جاتی ہے تو وہی سٹور ان سے خرید کرتے ہیں۔ ہمیں بھی یہ چیزیں اپنانی ہوں گی اور اس صوبے کی ترقی کے لئے یہ کام کرنے ہوں گے۔

جناب سپیکر! زرعی ترقی کے ساتھ انڈسٹری کی ترقی بھی ہے۔ ہمیں انڈسٹری کو سہولتیں دینی ہوں گی اور ٹیکسوں کے نظام کو صحیح کرنا ہو گا۔ آج کل ٹیکسوں کا یہ نظام ہے کہ جو ان کے قابو آجاتا ہے اس کو رگڑا دیتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ محکمے کو انڈے کھانے چاہئیں مرغی نہیں کھانی چاہئے۔ ہر پاکستانی کی کوشش ہے کہ وہ اس پاکستان کی ترقی کے لئے ٹیکس دے لیکن جب تک ٹیکسوں کا نظام صحیح نہیں ہو گا اس وقت تک یہ معاملات نہیں چل سکتے۔

جناب سپیکر! میں یہ توقع رکھتا تھا کہ یہ حکومت اپوزیشن کے حلقوں کے لئے بھی فنڈز دے گی لیکن یہ ان کی اپنی سوچ ہے۔ اگر انہوں نے تبدیلی کا نعرہ لگایا ہے تو پھر ان کو چاہئے تھا کہ یہ اپوزیشن کو بھی فنڈز دیں کیونکہ اپوزیشن کے حلقوں میں بھی پنجاب کی عوام ہیں، ان کا بھی حق بنتا ہے کہ ان کو ترقیاتی کاموں کے لئے فنڈز دیں لیکن اگر یہ نہیں دیتے تو پھر ان کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ:

کبھی ہم لو چراغوں کی ہواؤں سے مانگ لیتے ہیں
کبھی لمحات جیون کے سدا سے مانگ لیتے ہیں
نہیں کئے سجدے ہم نے کبھی شاہوں کی چوکھٹ پہ
ہمیں جتنی ضرورت ہو اپنے رب سے مانگ لیتے ہیں

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ **اللھم صلّی علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد واصحابہ وازواجہ۔**
جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنے وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار اور اپنے وزیر خزانہ dynamic, soft spoken, a man of few words کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بہت خوبصورت بجٹ پیش کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس بجٹ میں سب سے خوبصورت بات یہ ہے کہ جو پی ٹی آئی کے منشور کا one of the main ingredient ہے کہ ہم ہیومن ڈویلپمنٹ پر پیسا لگائیں گے اس کو انہوں نے بڑی خوبصورتی سے دکھایا ہے۔ اس بجٹ میں 9 جدید state of the art hospitals اور 6 state of the art Universities شامل ہیں۔ اس سے پہلے پنجاب کے بجٹ میں hardly اتنے پیسے تھے کہ ہم اپنے expenditure کو carry forward کر سکتے۔ 2600۔ ارب روپے کا مقروض صوبہ ابھی 233۔ ارب روپے کا surplus بجٹ دے رہا ہے اور یہ ہمارے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی حکمت عملی ہے جسے ہمارے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کی طرف سے direction تھی لہٰذا اس چیز کو بڑی خوبصورتی سے اس بجٹ میں reflect کیا گیا ہے۔ جب اس ہاؤس کے decorum & traditions کی بات ہوگی تو میں اس پر آپ کو مبارکباد پیش کروں گا کہ کیونکہ آپ نے اس کرسی پر بیٹھ کر گالیاں سنیں، اس کرسی پر بیٹھ کر واویلا دیکھا جبکہ ہمارے معزز قائد حزب اختلاف یہاں بیٹھ کر اشارے کر رہے تھے اور مسکرا رہے تھے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم، شیم، شیم۔۔

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ "شیم" نہ کہیں بلکہ یہ ہماری بدقسمتی ہے۔ میں آپ سے بھی معذرت خواہ ہوں لیکن یہ ہماری بدقسمتی ہے۔

جناب سپیکر! ایک لیڈر وہ ہوتا ہے جو آداب سکھائے، جو moral and ethics کا سبق دے نہ کہ بیٹھ کر اشارے کرے۔ یہاں پر بجٹ کا اتنا important document پیش کیا جا رہا تھا اور یہ اس کا مذاق اڑا رہے تھے۔ جن کتابوں پر اللہ کا نام لکھا تھا ان کو پھاڑ کر پھینکا جا رہا تھا۔ ہم دنیا کو کیا دکھا رہے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں یا منافق ہیں؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس میں اس دن جو کچھ کیا گیا وہ ایک شرمناک episode تھا اور اس پر ہمیں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہئے کیونکہ روز محشر ہم نے اس کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ اسی متبرک نام کو ہم اپنی مرضی سے کسی پاکستانی minority کے خلاف استعمال کرتے ہیں اور اس دن اسی متبرک نام کے ساتھ ہم کیا کر رہے تھے؟ ہم نے اس کا مذاق اڑایا۔ یہاں ہمارے قائد حزب اختلاف بیٹھے ہوئے تھے اور 35 سال سے اس حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو کم از کم اس کا احساس ضرور ہونا چاہئے تھا۔ جہاں ہم غلط ہیں ہمیں کہا جائے ہم اسے خاموشی سے سنیں گے اور ہم نے ان کی ہر speech کو خاموشی سے سنا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کی speech تو خاموشی سے سنی جائے لیکن جب ہماری باری آتی ہے تو کوئی نہ کوئی بات اٹھا کر صرف اپنے لیڈر کے سامنے نمبر بنانے کے لئے کر دی جاتی ہے۔ خدا کا واسطہ ہے ہمیں ان چیزوں سے نکلنا ہوگا۔ آپ لوگوں کے پاس اتنے learned لوگ بیٹھے ہیں اور اِس طرف بھی بہت learned لوگ بیٹھے ہیں ہم مل کر بہت خوبصورت کام کر سکتے ہیں لیکن ہم اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے 9 مہینوں میں اس ہاؤس میں دوسری جماعت سے اوپر کی mentality نہیں دیکھی اور میں اس پر معذرت خواہ ہوں۔

جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے کہ ہم صرف number gaining game میں لگے ہوئے ہیں اور اسے اپنے اپنے لیڈرز کو دکھا رہے ہیں۔ ہم نے روز محشر جناب عمران خان کو جواب دینا ہے نہ میاں محمد نواز شریف کو دینا ہے بلکہ ہم نے جواب اپنی عوام، رسول پاکؐ اور اللہ پاک کو دینا ہے۔ ہم لوگوں میں کچھ تو شرم ہونی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کل ہمارے معزز قائد حزب اختلاف نے بات کی کہ ڈالر کہاں پر چلا گیا ہے۔ میں معزز قائد حزب اختلاف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ trade deficit تھا یہ ہماری غلطی تھی؟ 34۔ ارب روپے کا trade deficit جسے ہم 19۔ارب کہتے ہیں لیکن آپ 23، 24۔ ارب کہتے ہیں۔ آپ کا 54 بلین ڈالرز کا import تھا پھر 30۔ ارب ڈالر کا فرق کہاں سے پورا ہوتا؟ جب ڈالر کی اتنی مانگ ہوگی، ڈیمانڈ اور سپلائی میں فرق ہوگا تو پھر ڈالر کی value اوپر ہی جائے گی۔ آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے جب تک اپنے exports نہ بڑھائیں اور import کو کم نہ کریں۔ ہم نے بفضل خدا ان نو مہینوں میں یہ کر کے دکھایا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات بلا تفریق کر رہا ہوں کہ ہم وہ قوم ہیں کہ ہم نے دنیا میں وہ کام کر کے دکھائے ہیں جنہیں دنیا ناممکن کہتی تھی لیکن ان کاموں میں ہم اکٹھے ہوئے تھے اور مل کر کام کیا تھا۔ اس وقت معیشت سخت بحران کی لپیٹ میں ہے اور یہ ہمیں تسلیم کرنا چاہئے۔ اس وقت مہنگائی اپنے عروج پر ہے اور یہ بھی ہمیں تسلیم کرنا چاہئے، غریب پس رہا ہے ہمیں تسلیم کرنا چاہئے۔ اگر ہم حقیقت کو تسلیم نہیں کریں گے اور کبوتر کی طرح اپنا سر ریت کے اندر ڈال دیں گے تو پھر ہم مارے جائیں گے، ہم بچ نہیں سکتے۔ اُس سائیڈ پر جو learned لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور جو ہماری سائیڈ پر learned لوگ بیٹھے ہوئے ہیں میں انہیں کہتا ہوں کہ خدا کا واسطہ ہے کہ اس numbers game سے باہر آئیں اور اس ملک کا سوچیں، غریبوں کا سوچیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جناب محمد حمزہ شہباز شریف اور جناب عمران خان کو جاتی امرا اور بنی گالہ میں کوئی problem نہیں ہے۔ اِنہیں جب دکھ ہوتا ہے تو یہ باتیں کرتے ہیں لیکن وہ دُکھ عمل میں show ہونا چاہئے۔ وہ عمل کہاں ہے؟ وہ عمل کہیں بھی نہیں ہے۔ اگر جناب عمران خان نے اپنے austerity drive کے ذریعے اپنے اخراجات کو کم کیا ہے، کل یہاں قائد حزب اختلاف نے بات کی کہ گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کے expenditure بڑھ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ numbers سامنے لائیں اگر وہ numbers ایسے ہیں جیسے ہمارے معزز قائد حزب اختلاف نے کہا ہے تو پھر ہم غلط ہیں اور ہمیں ان numbers کو کم کرنا چاہئے۔ اگر وہ numbers غلط ہیں تو پھر وہ بات واضح ہو تاکہ ان کی بات بند ہو سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے جو بات بجٹ پر کرنی تھی وہ یہ تھی کہ یہ بجٹ بہت خوبصورت ہے جو پی ٹی آئی کی فلاسفی کو reflect کرتا ہے۔ ہم لوگوں نے یہ دیکھنا ہے کہ 2600 ارب کا مقروض صوبہ 233 ارب کا surplus budget دے رہا ہے اس لئے یہ بہت خوبصورت بجٹ ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ہیومن ڈویلپمنٹ کے لئے اتنا پیسا رکھا ہے۔ میرا ضلع اٹک جو under developed ہے اور یہ وہ ضلع ہے جس کو امداد کی ہمیشہ ضرورت رہی ہے۔

جناب سپیکر! پچھلی حکومت نے یہ مہربانی کی کہ ہمیں under developed کے bracket سے نکال دیا جس سے ہمارے وہ طالب علم جن کو scholarships ملتے تھے وہ بند ہو گئے۔

جناب سپیکر! میں درخواست کرتا ہوں کہ ضلع اٹک کو دوبارہ under developed declare کیا جائے تاکہ ہمارے جو بچے پڑھ رہے ہیں وہ اپنی تعلیم احسن طریقے سے حاصل کر سکیں۔ وہاں ہمارے پاس کوئی کاروبار نہیں ہے اس لئے scholarships دوبارہ سے مہیا کئے جائیں۔

جناب سپیکر! ہماری ہیلتھ منسٹر جو میری ماں بجا ہے، میری بڑی بہن بجا ہے میں ان کا جتنا بھی شکر ادا کروں وہ کم ہے۔ ہمارا 200 بیڈ کا ہسپتال تھا جو 30 لاکھ کی آبادی کو cater کرتا تھا۔

جناب سپیکر! میں دونوں حکومتوں کا فرق بتا رہا ہوں اور خدا کا واسطہ آپ نے اس کو objectively لینا ہے یہ میں number game نہیں کھیل رہا ہوں۔ ہمارا 200 بیڈ کا ہسپتال تھا وہاں 100 بیڈ gas blast میں تباہ ہو گئے۔ ہمارے حکمران وقت نے وہ پیسا جو ہسپتالوں کی reconstruction پر خرچ کرنا تھا نکال کر میٹرو بس اور اورنج ٹرین پر لگا دیا اور ہمیں 100 بیڈ نہیں دیئے کیونکہ ہم غریب نہیں ہیں۔ اگر ہم جا کر جاتی امرا کے باہر شور مچاتے تو پھر شاید ہماری کوئی بات سنی جاتی لیکن ہم غریب نہیں ہیں، ہم اس ملک کی عوام نہیں ہیں۔ یہاں غربت کی بات پر ایسے آنسو نکالے جاتے ہیں جیسے ان سے زیادہ کسی اور کو پروا نہیں ہے۔ وہ 100 بیڈ دوبارہ تعمیر نہیں کئے گئے لیکن 26 کروڑ روپیہ 500 percent above bidding rate دیا گیا۔ 26 کروڑ روپیہ دیا گیا جبکہ اس سے کم قیمت پر اس ہسپتال کی reconstruction ہو سکتی تھی۔ یہ show کرتا ہے کہ انہیں غریبوں کی فکر نہیں تھی، غربت کی فکر نہیں تھی بلکہ انہیں اس بات کی فکر تھی کہ کس طریقے سے کمیشن کمائی جائے۔

جناب سپیکر! میں اگلی بات کی طرف آتا ہوں کہ جو eye tech میں کام کیا گیا ہے یہاں پر ہیلتھ منسٹر صاحبہ بیٹھی ہوئی ہیں، میرے پاس اس کے photographs ہیں آپ وہاں جا کر کام کی کوالٹی چیک کر لیں جس کی 500 فیصد escalated cost ہے۔ پرانی ٹائلوں کے اوپر نئی ٹائلیں

لگا دی گئیں اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کیا گیا۔ ہیلتھ منسٹر صاحبہ نے ہمیں ان مشکل حالات میں 100 state of the art بیڈ کی بجائے 200 بیڈ Mother and Child Hospital دیا۔

جناب سپیکر! یہ چیزیں وہ ہیں جو ہیومن ڈویلپمنٹ کے mindset کو show کرتی ہیں۔ غریبوں کی کتنی فکر ہے، کہا گیا کہ غربت بہت زیادہ ہے تو بالکل ہے اور مہنگائی ہے اس کی mitigation کے لئے کیا کیا جا سکتا ہے؟ اس لئے حکومت نے جا کر رحیم یار خان اور راجن پور کے اندر ہیلتھ کارڈ بانٹے جس کا کوئی بھی insurance backup نہیں تھا سوائے پلاسٹک کارڈ کے، اس کی کوئی اہمیت نہیں تھی اور خیبر پختونخوا کو کاپی کیا گیا جبکہ ہم لوگوں نے 7 لاکھ 20 ہزار روپے کے complete insurance backup کارڈ distribute کئے اس میں Seven hundred thousand rupees further backup ہے یعنی وہ 14 لاکھ 20 ہزار روپے کا کارڈ ہے۔

Madam, thank you very much once again. Mr Speaker, I thank this government

کہ جتنا آپ لوگوں نے ہمارے لئے کیا ہے لیکن اٹک ایک پسماندہ علاقہ ہے۔ ہم وہاں پر لائیو سٹاک اور ایگریکلچر میں معجزات کر سکتے ہیں اگر ہم مل جائیں، یہ basic چیزیں جو ہم مل کر کریں، میں وزیر خزانہ اور وزیر لائیو سٹاک سے request کروں گا کہ please ہمارے علاقے کی طرف تھوڑی سی توجہ دیں۔ ہم jobs creation بھی کر سکتے ہیں، ہمیں حکومت کی jobs creation کی ضرورت نہیں پڑے گی اگر ہم لوگ سمال اور میڈیم سائز companies کو اٹھائیں تو jobs creation خود ہوں گی۔ اللہ پاک ہمارا حامی و ناصر ہو۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک request کروں گا کہ

Let's get over with this number game and get together and solve the issues of this province. Thank you very much.

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ کی مہربانی، آپ نے مجھے اس موقع پر بولنے کا موقع دیا۔ جس دن بجٹ پڑھا جا رہا تھا میں بدقسمتی سے ادھر نہیں تھا لیکن سننے میں آیا کہ جن کو میں اپنا چھوٹا بھائی claim کر سکتا ہوں تو بول مخدوم ہاشم جواں بخت رہے تھے اور آواز ڈاکٹر سلمان شاہ ٹیکنو کریٹ کی آرہی تھی۔ بول ایک سیاستدان رہا تھا لیکن الفاظ اس کے تھے جس نے عوام اور حلقے میں رہنے والے غریبوں کا کبھی درد دیکھا اور نہ ہی اس کو کوئی understanding ہے کہ آج پنجاب کے صوبے میں ہو کیا رہا ہے؟ ہم نے پچھلا پورا سال پچھلی حکومتوں پر الزامات اور یہ بہانہ بازی سنی۔

جناب سپیکر! ہم نے 100 دن کا ایک پلان بھی سنا اور دیکھا۔ وہ پلان بہت بُری طرح پٹا، اس پلان کے اندر گورننس کو transform کرنے کی بات تھی، پاکستان کی نیشنل سکیورٹی کو ensure کرنے کی بات تھی، اس پلان کے اندر ایگریکلچر اور water conservation کو uplift کرنے کی بات تھی۔ اس پلان کے اندر فیڈریشن کو strengthen کرنے کی بات تھی اور یہ پی ٹی آئی کی ویب سائٹ پر اس پلان کے مہرے بیان گئے تھے۔ جب فیڈرل بجٹ present ہوا تو اس کے بعد وزیراعظم نے رات کے 12:00 بجے اپنے ارشادات سے پاکستان کو نوازا۔ اس میں وزیراعظم محض ایک پولیٹیکل پراجیکٹ کے منیجر دکھائی دیئے۔ ان کا وہ پولیٹیکل پراجیکٹ ابھی تک سوشل میڈیا کے اندر revolve کر رہا تھا کہ حکومت کو گرانے کا طریقہ اور حکومت میں رہنے کا طریقہ کیا ہے۔ وزیراعظم ایک پولیٹیکل پراجیکٹ کا منیجر نہیں ہو سکتا، وزیراعظم کو اس پاکستان کا وزیراعظم ہونا پڑتا ہے اس کو میرا بھی وزیراعظم ہونا پڑتا ہے، اس کو ایک ہاری، ایم پی ایز اور ایم این ایز کا وزیراعظم بھی ہونا پڑتا ہے، کونسلروں اور میئروں کا وزیراعظم بھی ہونا پڑتا ہے لیکن بدقسمتی سے ان کے اس address کے اندر اس قسم کی کوئی بات سامنے نہیں آئی۔ مجھے ان کے address میں دو چیزیں سمجھ آئیں۔ ایک تو یہ کہ ریاست مدینہ کو بننے میں ابھی بہت دیر لگے گی اور یہ ان کا بڑا clear message تھا۔

جناب سپیکر! دوسرا ان کا یہ message تھا کہ ہم پاکستان میں باقی تمام issues میں بالکل clear green میں آچکے ہوئے ہیں اور معاملات resolve ہو چکے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں صرف ان 24ہزار ارب روپے کے قرضوں کو دیکھوں گا اور چار ایجنسیوں کے ساتھ analyze کروں گا جو کہ آج سے پہلے لئے گئے تھے۔ اس میں ہاں اگر ریاست مدینہ بنے گی تو پھر اس میں LNG کے جو پاور پلانٹس ہیں، آج بڑے فخر سے پاکستان سے باہر لوگوں کو بھیجنے کی آفر کی جارہی ہے تو ان کی success کو بھی ریاست مدینہ میں accept کرنا ہوگا۔ اگر ریاست مدینہ بنے گی تو پشاور کی میٹرو بس کا ایک عظیم الشان منصوبہ جو پاکستان کا disaster ہے اس کو بھی accept کرنا ہوگا۔

جناب سپیکر! اب ان کا ایک سال گزر چکا، اب آپ کسی profession کو اٹھائیں، آپ فوج کے نائب صوبیدار، حوالدار اور سپاہی سے لے کر پنجاب اسمبلی کے کلرک کو اٹھائیں، آپ ہاری کو اٹھائیں، آپ مزدور کو اٹھائیں کسی سے ایک سوال پوچھیں کہ کیا آج تمھارے گھر کے بجٹ کے حالات بہتر ہیں یا آج سے ایک سال پہلے بہتر تھے جو جواب آئے وہ ہمیں قابل قبول ہے۔ جو وہ کہیں وہ ہمیں منظور ہے آج کوئی بھی پاکستان میں یہ کہنے کو تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہماری سوسائٹی میں پچھلے ایک سال میں serious fault lines appear ہوئی ہیں، ہماری سوسائٹی میں کوئی بھی direction نہیں ہے اور economic and political solutions نہیں دیئے گئے۔ جب لوگ کہتے ہیں کہ یہ حکومت [******] ہے تو اس کی کچھ وجوہات ہیں اور براہ مہربانی میں معزز ممبر سید یاور عباس بخاری کی بات کو آگے لے کر چلوں گا۔ مجھے آج اس تقریر کے لئے (ن) لیگ کا ممبر نہ سمجھیں اور مجھے پاکستانی سمجھیں کیونکہ اگر میں (ن) لیگ کا ممبر بن کر آپ کے سامنے بات کروں گا تو آپ نے پہلے دماغ close کیا ہوا ہے۔ کوئی بات کسی کی نہیں سننی اگر یہ (ن) لیگ کا ممبر ہے۔

جناب سپیکر! جب لوگ کہتے ہیں کہ ہماری حکومت [*******] تو وہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ جناب عمران خان recognize نہیں کرتا کہ پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے آج population control کا مسئلہ درپیش ہے کیا آپ نے اس بجٹ میں population control کے لئے کوئی figures set کئے ہیں کہ اگلے چار سال تک صوبے کی growth کو

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 196 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کہاں لے کر آئیں گے، آپ نے اس کے لئے کوئی پیسے مختص کئے ہیں؟ جب وہ کہتے ہیں کہ حکومت[******]تو اس لئے کیونکہ آپ لوگ مہنگائی کو totally ایک side پر رکھ رہے ہیں۔ جب لوگ کہتے ہیں کہ[****]تو وہ اس لئے کیونکہ پاکستان کا سب سے بڑا issue اور مسئلہ پانی کا ہے اب اس کا جو champion ہے تو اس کا ملک کے پانی کو ٹھیک کرنے کا وژن یہ ہے کہ پانچ ہزار لوگوں کو بغیر ٹرائل کے پھانسی لگا دو۔ اگر کوئی زمیندار یک گراؤنڈ کا بندہ، کوئی جنوبی پنجاب کا بندہ یا کوئی بلوچ یہ بات کر چکا ہوتا تو اس کو کہتے کہ یہ feudal mindset ہے۔ آپ کے پانی کا مسئلہ حل کرنا، آپ کے جو ڈیم کے پیسے رکھے گئے ہیں ان کو آپ ایک بنک اکاؤنٹ نہیں دے سکے تا کہ وہاں رکھو اور اس کا صحیح ریٹرن کماؤ۔ اس کے لئے پراجیکٹس identify نہیں کئے اس لئے لوگ کہتے ہیں کہ[****]لوگ اس لئے کہتے ہیں کہ نالائق ہیں کیونکہ آپ آبیانہ کی قیمت کو اوپر بڑھاتے ہیں لیکن آپ repair and maintenance کے اندر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو پیسے نہیں دیتے۔ آپ سمال ڈیم کے اندر پیسے نہیں دیتے، جنوبی پنجاب میں جو کوہ سلیمان کا علاقہ ہے جس میں ادھر مزاری کے علاقے سے لے کر کھیتران کے علاقے تک کوہ سلیمان ہے آپ نے ادھر کوئی ایک چھوٹا ڈیم بنایا ہے یا آپ لوگوں نے اس کے لئے بجٹ میں کچھ رکھا ہے؟ آپ lining of canals نہیں کرتے، آپ فورٹ منرو کے کیڈٹ کالج کا پیسا کھا جاتے ہیں، جنوبی پنجاب میں بلوچ قوم کا ایک سیاحت کا مرکز ہے ادھر ایک کیڈٹ کالج بن رہا تھا آپ اس کے پیسے ختم کر گئے۔ آپ کو اس لئے لوگ[****]کیونکہ ایڈمنسٹریشن کے اندر ایک سنہری دور جو جناب پرویز الٰہی کی چیف منسٹری کا آیا تھا آپ نے اس بندے کو ضائع کر کے چیف منسٹری کی بجائے سپیکر شپ میں رکھا ہوا ہے۔ آپ کو لوگ[****]کہتے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر حکومتی خواتین ممبران اپنی سیٹوں سے کھڑی ہو گئیں)

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 196 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ ایک منٹ ٹھہر جائیں ناں، میری بات سن لیں ناں۔ آپ ذرا بیٹھ جائیں۔ دیکھیں! میری بات سنیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ دیکھیں وہ اپنی باری پر بول رہے ہیں، پہلے میری بات سن لیں میں نے ابھی بات مکمل نہیں کی، آپ درمیان میں نہ بولیں۔

ان کے کہنے سے جناب عثمان احمد خان بُزدار کی عزت میں کمی نہیں آئے گی بلکہ آپ حوصلے سے بات سنیں ان کے بعد جناب فیاض الحسن چوہان ان کی باتوں کا جواب دے رہے ہیں وہ جواب دے دیں گے۔

صرف حوصلے کی بات ہے، وہ تو500 چیزیں پلیٹ میں رکھ کر آپ کو دے رہے ہیں اب جناب فیاض الحسن چوہان جانیں، پلیٹ جانے اور یہ جانیں لہٰذا آپ آرام سے سنیں، آپ کو کیا مسئلہ ہے؟ آپ آرام سے بیٹھیں۔ جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے پہلے کہا تھا کہ آج مجھے پی ٹی آئی کا سمجھ لیں۔ لوگ ہمیں[*] اس لئے کہتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! میرے خیال میں آپ کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دوں، یہ اچھی بات نہیں ہے، ماشاءاللہ آپ بڑے معزز ہیں آپ کو زیب نہیں دیتا کہ آپ یہ بات کہیں، وہ ہمارے منتخب وزیر اعلیٰ ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں[*****] لیکن میں اپنے الفاظ withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری نے اپنے الفاظ withdraw کر لئے ہیں۔ چلو! ٹھیک ہے۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں Point of explanation پر ہوں کہ میں نے [*****]۔ آج کل لوگ ہمیں اچھا نہیں سمجھتے چونکہ آپ کی وفاقی وزیر صاحبہ آپ کے اپنے پی ٹی آئی کے جنوبی پنجاب کے ورکرز کے لیڈرز کے قاتلوں کی حفاظت کرتی ہیں۔ وہ اسی لئے

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

اپنے پی ٹی آئی کے جنوبی پنجاب کے ورکرز کے لیڈرز کے قاتلوں کی حفاظت کرتی ہیں۔ وہ اسی لئے آپ کو اچھا نہیں سمجھتے چونکہ بجائے اس کے کہ پی ٹی آئی کا ایک young worker جو بلوچ tribe کا ممبر ہو اس کی بہن کو سفارش کے ذریعے لگانے کے لئے آپ کی وزیر اپنے ہی رشتہ داروں کو سفارش پر نوکریاں دلواتی ہیں۔ لوگ آپ کو اس لئے اچھا نہیں سمجھتے کیونکہ۔۔۔

جناب سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! ذرا آپ اس کی تصحیح کر لیں، وزیر اعظم اور پی ٹی آئی نے فوری ایکشن لیا تھا اور انہوں نے ہر چیز undo کر دی تھی، وزیر اعظم نے وہ undo کر دی تھی۔ جب یہ چیز وزیر اعظم کے نوٹس میں آئی کہ کسی وزیر نے غلط کام کیا ہے تو انہوں نے اسے کیبنٹ میں بھی جھاڑا اور فوری طور پر وہ undo کر دیا۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار نے اپنی سیٹوں پر
کھڑے ہو کر بات کرنا چاہی)

جناب سپیکر: آپ حاضری نہ لگوائیں میں نے بتا دیا ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! آج کل لوگ اسی لئے پسند نہیں کر رہے کیونکہ آپ نے کونسلر، میئرز اور پچاس ہزار سے زیادہ لوکل باڈیز کے لوگوں کو ایک ہی قانون کے ذریعے ختم کر کے سرکاری بابوؤں کے ہاتھ میں لوگوں کا fate دے دیا ہے۔ چونکہ آپ نے لاکھوں لوگوں کو غربت کی لائن سے نیچے کیا، چونکہ سپیکر صاحب کی اجازت کے باوجود جنوبی پنجاب کا صوبہ دینا تو ایک طرف آپ لوگوں نے تو اس پر debate کرانے کی بھی ہمت نہیں کی۔ آپ لوگوں نے جنوبی پنجاب فارسٹ کمپنی کو ایک کیبنٹ میٹنگ میں ختم کیا اور اگلی میٹنگ میں اعلان کیا کہ اسے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ ماڈل پر ڈویلپمنٹ فنڈز دیں گے۔ آپ نے جنوبی پنجاب کی ایک واحد کمپنی کی 15 ہزار jobs جو آئندہ سال آنی تھیں انہیں ختم کیا، انویسٹرز کے 25۔ ارب روپے کے درخت لگنے تھے ان کی بنک گارنٹیز بھی آ چکی تھیں لیکن آپ لوگوں نے اسے ختم کیا۔ آپ نے جنوبی پنجاب کو ایک traumatic environmental disaster کی طرف push کیا۔ لوگ اس لئے آپ کو پسند نہیں کرتے چونکہ پچھلی حکومتوں کی طرح، ہماری حکومت کی طرح ہم سے پہلے کی حکومتوں کی طرح آپ آج بھی شوگر ملز انڈسٹری کے مافیا کو support کرتے ہیں۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، سردار اویس احمد خان لغاری اپنی بات جاری رکھیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں صرف ایک ڈیڑھ منٹ میں اپنی بات مکمل کر لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! لوگ اس لئے آپ کو پسند نہیں کرتے کیونکہ ہماری حکومتوں کی طرح آپ لوگ آج بھی شوگر ملز انڈسٹری کے مافیا کو support کرتے ہیں، کسان کے نام پر سبسڈی شوگر ملز کے مالکان لیتے ہیں، زمینداروں کے گنے کے وزن میں کٹوتی کرتے ہیں، جب کسان سردیوں کی راتوں میں دھند میں صبح 4:00 بجے ملز پر پہنچتا ہے تو ملز کا مالک اپنی مرضی سے کسان کے گنے میں وزن کاٹتا ہے۔ آپ آج بھی اربوں روپے کی سبسڈی انہیں دے رہے ہیں، آپ میں اس مافیا کے خلاف کھڑا ہونے کی ہمت و جرأت نہیں ہے۔ لوگ اسی لئے آپ کو پسند نہیں کرتے کیونکہ آپ لوگوں نے زراعت کے growth rate کو 3.8 سے 0.8 پر پہنچایا ہے۔ آپ لوگوں نے ADP کا صرف 2 فیصد زراعت سیکٹر کو دیا ہے۔ آپ نے 15.50۔ ارب روپے میں زراعت کے لئے جو ڈویلپمنٹ فنڈ رکھا ہے اس میں 7.50۔ ارب روپیہ ورلڈ بنک کا funded پراجیکٹ ہے جو اریگیشن سسٹم سے متعلق تھا اس کے علاوہ زراعت کی ڈویلپمنٹ کے لئے 8۔ ارب روپیہ رکھا ہے۔ چائنا کی ایک عام سیڈ کمپنی کا ریسرچ کا ڈویلپمنٹ کا بجٹ انہوں نے 12 کروڑ عوام کے صوبے کی زراعت کے لئے رکھا ہے۔

جناب سپیکر! وفاقی وزیر کہتا ہے کہ ہم نے زراعت کے لئے صرف 10۔ ارب روپے رکھ رہے ہیں باقی صوبہ رکھے گا اور صوبہ یہ کر رہا ہے۔ آپ agricultural growth کس طرح expect کر سکتے ہیں؟ وزیر خزانہ یاد کرو یہ مت کہنا کہ اگلے سال ہماری وجہ سے زراعت کی growth نہیں ہوئی بلکہ آپ جو یہ کالا بجٹ پیش کر رہے ہو اس وجہ سے growth نہیں ہوگی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی لئے ہماری ساکھ خراب ہوتی ہے چونکہ ہم کہا کرتے تھے کہ وی آئی پی کے لئے پولیس سکیورٹی استعمال ہو رہی ہے اس لئے ڈکیتیاں بڑھ رہی ہیں۔ 175 رینجرز اور 800 اسلام آباد پولیس کے ملازمین ہر روز جناب عمران خان کی سکیورٹی کے لئے بنی گالہ میں تعینات ہیں میں اس کے روٹ پر رہتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ صرف سکیورٹی نہیں بلکہ آپ کو پتا ہے کہ ہائی وے کے درمیان کٹ لگا کر اور بیریئر لگا کر وی آئی پی یوٹرنز بنائے ہوئے ہیں جس پر صرف صاحب موصوف آسکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ سے صرف ایک استدعا کرنا چاہتا ہوں آپ میرے لئے معزز ہیں آج آپ کے ہاتھ میں، آپ کی پارٹی کے ہاتھ میں ہے بجٹ مت پاس ہونے دیں۔ ایک شرط رکھ لیں کہ جب تک بہاولپور اور جنوبی پنجاب کا صوبہ نہیں بناؤ گے تو بجٹ پاس نہیں ہونے دیں گے۔ آپ کی ایک شرط سے اس خطے کے صوبے کے لوگوں کی زندگی بن جائے گی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ یہ آپ کی خواہش ہی رہ جائے گی، مہربانی۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

جناب فیاض الحسن چوہان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! نہایت ہی قابل احترام ابھی میرے محترم وفاضل دوست سردار اویس احمد خان لغاری اپنی غزل سُنا کر باہر جا رہے ہیں کیونکہ ان میں اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ وہ اپنی باتوں کا جواب سُن سکیں۔ ان کے والد محترم نمازی اور بہت پرہیزگار آدمی تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ صدر پاکستان رہے ہیں۔ وہ جنوبی پنجاب کے بے تاج بادشاہ تھے لیکن اپنے علاقے کے لئے کچھ نہیں کر سکے۔ اس وقت جنوبی پنجاب کے جاگیر داروں اور وڈیروں کو صرف ایک ہی بُغض، عناد، تڑپ اور غصہ ہے کہ چھوٹے قبیلے کا ایک انتہائی دیانتدار، امانتدار، نرم دل گفتگو کرنے والا، گرم دل جستجو کے مزاج سے زندگی بسر کرنے والا جناب عثمان احمد خان بُزدار وزیراعلیٰ کیوں بن گیا ہے۔ جنوبی پنجاب کے بڑے بڑے جاگیر دار اور وڈیروں کو یہ چیز ہضم نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر! میرے موصوف دوست نے یہاں پر عالمی سیاست، ملکی سیاست اور جناب عمران خان کے حوالے سے بڑی بڑی باتیں کی ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حال ہی میں South Punjab Forest Company کے حوالے سے اربوں روپے کا ایک سکینڈل سامنے آیا ہے۔ ابھی چند دنوں کے بعد اس کی پوری تفصیل پاکستانی قوم اور اس ایوان کے سامنے آ جائے گی۔ اس میں حصہ بقدر جُسہ میرے فاضل دوست سردار اویس خان لغاری کا بھی ہے کیونکہ انہوں نے وہاں پر کرپشن کرتے ہوئے اتّے واہ کروڑوں اور اربوں روپے کی زمینیں بانٹی ہیں۔ میں حیران ہوں کہ اب ان کو جنوبی پنجاب کا درد کیسے اُٹھ رہا ہے؟

جناب سپیکر! سردار اویس احمد خان لغاری نے بات کرتے ہوئے کہا کہ چھ ہزار رینجرز اور دوہزار پولیس کے ملازمین وزیر اعلیٰ کی سکیورٹی پر مامور ہوتے ہیں۔ ساری پاکستانی قوم اور صحافی دوست جو کہ بڑے باخبر ہوتے ہیں بخوبی جانتے ہیں کہ پچھلے دس سالوں میں پنجاب کے اندر ایک نام نہاد حکومت تھی۔ پولیس کی کل نفری ایک لاکھ 80 ہزار ہے اس میں سے 44 ہزار پولیس کی نفری آل شریف، ان کے رشتہ داروں، ان کے عزیزوں اور VVIP کی حفاظت کے لئے depute ہوتی تھی۔

جناب سپیکر! آج صورتحال یہ ہے کہ جنوبی پنجاب کے اندر خط غربت باقی پنجاب کی نسبت double ہو چکی ہے۔ جنوبی پنجاب میں خط غربت double کیوں ہوئی ہے؟ کیا پچھلے چالیس سالوں میں پنجاب کی وزیر اعلیٰ حسینہ واجد تھی، کیا اشرف غنی پنجاب کا وزیر اعلیٰ تھا اور کیا نریندر مودی پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے؟

جناب سپیکر! پچھلے چالیس سال پنجاب پر شریف خاندان حکمرانی کرتا رہا ہے، شریف خاندان برسر اقتدار رہا ہے، یہ آپس میں ہی باریاں لیتے رہے اور یہی لوگ جنوبی پنجاب کی غربت کے ذمہ دار ہیں۔

محترمہ حسینہ بیگم: جناب سپیکر! یہ میرا نام کیوں لے رہے ہیں میں تو ایک ورکر ہوں۔۔۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: محترمہ! وہ آپ کا نام نہیں لے رہے۔ آپ بیٹھ جائیں۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

محترمہ حسینہ بیگم: جناب سپیکر! انہوں نے میرا نام لے کر بات کی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، Order please. Order in the House. محترمہ! ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! میں نے تو بنگلہ دیش کی حسینہ واجد کا نام لیا ہے۔ پتا نہیں یہ اپنی طرف کیوں لے گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ اپنی تقریر جاری رکھیں لیکن کسی کا نام نہ لیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! میرے مسلم لیگ (ن) کے بھائی پچھلے کئی دنوں سے رونا رو رہے ہیں کہ جنوبی پنجاب کے لئے فنڈز کی allocation انصاف پر مبنی نہیں ہے۔ اب میں ان کو اس حوالے سے facts & figures بتانا چاہوں گا۔ ان کی اپنی اسمبلی، ان کے اپنے بجٹ اور ان کے اپنے ادوار کے facts & figures میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ میاں محمد شہباز شریف نے اپنے دور حکومت میں 32 فیصد آبادی کے حامل جنوبی پنجاب کے لئے صرف 17 فیصد بجٹ رکھا اور اس 17 فیصد بجٹ میں سے بھی 265۔ ارب روپے نکال کر تخت لاہور کے اُوپر لگا دیئے گئے۔ یہ کس حساب سے کہتے ہیں کہ اس موجودہ بجٹ میں جنوبی پنجاب کے لئے کچھ نہیں رکھا گیا؟

جناب سپیکر! ان کا ایک اور ڈرامہ سُن لیں اگر میرے بھائی سردار اویس احمد خان لغاری اس وقت ایوان میں موجود ہوتے تو میری یہ بات سُن کر محظوظ ہوتے۔ انہی وجوہات کی بناء پر میاں محمد شہباز شریف کو ڈرامے بازی کا اعلیٰ شاہکار کہا جاتا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف حبیب جالب کا شعر پڑھا کرتے تھے کہ "ہم نہیں مانتے ایسے دستور کو صبح کے نُور کو" جبکہ صورتحال یہ تھی کہ حبیب جالب اپنی قبر کے اندر ٹکریں مارا کرتے تھے کہ یہ میرے شعر کی کس انداز سے دھجیاں اُڑا رہے ہیں۔ آج سے چھ سات دن پہلے جب فاضل قائد حزب اختلاف پکڑے گئے تو انہوں نے کہا کہ "جس دھج سے کوئی مقتل گیا وہ شان سلامت رہتی ہے" ان کی سج دھج یہ تھی کہ نیب کی حوالات میں جو سامان گیا اس میں پاؤں پر لگانے والی کریم علیحدہ تھی، ہاتھ پر لگانے والی کریم علیحدہ تھی اور منہ پر لگانے والی کریم علیحدہ تھی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ بھی کچھ میک اَپ کا سامان ساتھ گیا ہے۔ ان کے لئے دو قسم کے اسبغول بھجوائے گئے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ان کی یہ کون سی سج دھج ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، .Order please. Order in the House آپ اپنی باری پر جناب فیاض الحسن چوہان کی باتوں کا جواب دے دیجئے گا۔ یہ جناب فیاض الحسن چوہان کا نقطہ نظر ہے۔ آپ اس سے agree نہ کریں لیکن ان کو بات مکمل کرنے دیں۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! مزید اربات یہ ہے کہ قائد حزب اختلاف اسبغول بھی دو قسم کے ساتھ لے کر گئے ہیں۔ میاں محمد شہباز شریف نے اپنے پچھلے سات سال کے دور حکومت میں جنوبی پنجاب کی عوام کے ساتھ جو ایک بہت بڑا ڈرامہ کیا ہے وہ بھی سُن لیں۔ میرے صحافی دوست بھی سُنیں گے۔ ان کی حکومت کی طرف سے جنوبی پنجاب کے لئے ہیلتھ انشورنس کارڈ جاری کیا گیا تھا۔ لوگوں نے یہ کارڈ لے کر اپنی جیب میں رکھ لیا۔

جناب سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! صحافیاں نوں نہ چھیڑیا جے۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! تمام صحافی بھائی میرے دوست ہیں۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جنوبی پنجاب کا غریب ہاری، کسان، مزدور، ریڑھی والا، چھابڑی والا اور رکشے والا جب وہ ہیلتھ انشورنس کارڈ لے کر ڈسٹرکٹ ہسپتال گیا تو ایم ایس نے کہا کہ یہ تو صرف اور صرف ڈرامہ، دھوکا اور فراڈ ہے۔ فراڈ اعلیٰ کی طرف سے جنوبی پنجاب کے عوام کے منہ پر یہ ایک طمانچہ مارا گیا تو یہ ان کا جنوبی پنجاب کی عوام کے ساتھ برتاؤ تھا۔

جناب سپیکر! اب میں بتاتا ہوں کہ ہماری حکومت نے صوبہ پنجاب اور خصوصی طور پر جنوبی پنجاب کی عوام کی بھلائی کے لئے کیا کیا اقدامات اُٹھائے ہیں۔ پاکستان کا ہیرو، پاکستان کی شان، پاکستان کی آن، پاکستان کی جان جناب عمران خان کی سرپرستی میں نرم دل گفتگو کرنے والا، گرم دل جستجو کرنے والا، پاک دل اور پاک باز جناب عثمان احمد خان بُزدار نے وہ کام کئے ہیں جو کہ ڈرامے بازی کا ایوارڈ لینے والے نہیں کر سکے۔ پاکستان اور صوبہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سال 2019-20 کے ترقیاتی بجٹ میں 35 فیصد بجٹ جنوبی پنجاب کے لئے رکھا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد پاکستان کے ہیرو وزیراعظم جناب عمران خان اور پنجاب کی شان وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں پہلی دفعہ جنوبی پنجاب کے لئے 35 فیصد بجٹ allocate کرنے کے بعد پہلی دفعہ routes میں change لائی گئی اور طے کیا گیا کہ اس 35 فیصد بجٹ کو صرف جنوبی

پنجاب میں ہی خرچ کیا جائے گا۔ یہ جرأت اور یہ ہمت وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا تھا۔

جناب سپیکر! یہاں پر سردار اویس خان لغاری تو اپنی بات کر کے یہاں سے چلے گئے۔ اس بجٹ میں جنوبی پنجاب کے لئے صحت کے لئے پہلی بار 55 فیصد، سپورٹس کے لئے 40 فیصد، سوشل ویلفیئر کے لئے 39 فیصد، لائیو سٹاک کے لئے 67 فیصد، زراعت کے لئے 48 فیصد حصہ رکھا گیا ہے اور پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں جنوبی پنجاب میں 9 نئے ہسپتال تعمیر ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی سرپرستی اور محترمہ یاسمین راشد کی قیادت میں جنوبی پنجاب کے چار اضلاع ڈی.جی خان، مظفر گڑھ، راجن پور اور ملتان کے لئے 7 لاکھ 20 ہزار روپے کی مالیت کے صحت کارڈ کا آغاز کر دیا گیا ہے اور یہ ڈرامے بازی نہیں، دِکھاوے کے لئے نہیں، جیب میں ڈالنے کے لئے نہیں بلکہ عملی طور پر اس کام کا آغاز کیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پاکستان اور پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کے لئے وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں 3۔ارب روپیہ رکھا گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اتنا کافی ہے اور اب میں ایک آخری بات کروں گا کہ میں حزب اختلاف کو یہ گارنٹی دیتا ہوں کہ وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں کوئی ڈرامے بازی نہیں ہو گی، کوئی مائیک کو توڑا نہیں جائے گا، چھلاوے کی طرح کوئی اُچھلا نہیں جائے گا بلکہ حقیقی معنوں میں کام کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وزیراعظم جناب عمران خان اور وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار عوام کے دلوں میں اپنی عزت اور اپنا وقار بڑھاتے رہیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جناب محمد الیاس!

جناب محمد الیاس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میں بجٹ پر بحث سے پہلے گزارش کروں گا کہ حافظ محمد بلال کی شہادت پر میں نے ایک توجہ دلاؤ نوٹس جمع کرایا ہے براہ مہربانی اُس کو بھی زیر بحث لایا جائے۔

الحمدللہ وعدہ وصلوٰۃ وسلام علی بااللہ نبی بعدہ۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے بجٹ کے متعلق بحث میں حصہ لینے کا مجھے موقع عطا فرمایا کیونکہ آپ آج صبح وزیر اعظم کا بیان پڑھ چکے ہوں گے کہ حزب اختلاف کو تقریر کرنے کا موقع دینا چاہئے۔ آپ نے مجھے بجٹ پر تقریر کرنے کا موقع دیا اس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بجٹ پر بحث کرنا بڑا ضروری ہے اور یہ معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت آئین پاکستان کے تحفظ کی ضرورت ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آج کے حالات دیکھ کر آدمی اندر سے کانپ اُٹھتا ہے۔ یہ قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی تصویر ہمارے سامنے لگی ہوئی ہے یقیناً اس تصویر کا کوئی مقصد ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تصویر یہاں پر اس لئے لگائی گئی ہے کہ سپیکر، وزراء اور تمام ممبران سے قائد اعظمؒ کی رُوح مطالبہ کر رہی ہے کہ اے لوگو! پاکستان کو بنانے میں میرا ابھی خون پسینہ اور بیماری کے دن لگے ہوئے ہیں جب کوئی قانون بناؤ اور اُس قانون پر عمل کرو تو خیال رکھنا کہ میرا ابھی یہاں پر کوئی وقت گزرا ہوا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! حال ہی میں کیا ہوا کہ ہمارے سابق چیف جسٹس آف پاکستان ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان کے ساتھ اُن لوگوں سے چیک لینے گئے جن لوگوں نے قائد اعظم محمد علی جناحؒ کا جنازہ نہیں پڑھا تھا اور انہوں نے ایک لاکھ ڈالر کا جو چیک دیا اُس کے سرِ ورق پر "من جانب مسلم احمدیہ برادری" لکھا ہوا ہے۔ ان لوگوں نے قائد اعظم محمد علی جناحؒ کا جنازہ نہیں پڑھا اور وہ منکرینِ ختم نبوتؐ ہیں اگر وہ مسلمان ہیں تو پھر ہم کون ہیں؟ یقیناً ہمارے سابق چیف جسٹس کا کام قانون کی رکھوالی اور تشریح کرنا تھا اُن کے سامنے وہ ظالم اپنے آپ کو مسلمان لکھ رہے ہیں اور ہم وہ چیک وصول کر رہے ہیں۔ آپ ہر پاکستانی سے امداد لیں لیکن امداد کی آڑ میں کسی غیر مسلم کو مسلمان تو نہ بنائیں۔

جناب سپیکر! میری اس بات کو آپ غیبت سمجھیں یا حقیقت سمجھیں کہ ہمارا جو لیڈر رہے جس نے ہر روز عوام کے سامنے آنا ہے اُس کا ایک مثالی کردار ہو۔ ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان ہماری بہن ہے آپ اُن کی ایک تصویر دیکھیں وہ ایک عربی کے ساتھ بغل گیر ہو رہی ہیں، اُس کے بعد ہمارے محترم جناب قمر زمان کائرہ کا جوان بیٹا فوت ہوا ہے ہمیں اُس کا بہت دُکھ اور غم ہے اور ہم اُن کے دُکھ میں برابر کے شریک ہیں میں اُن کے بچے کی مغفرت کے لئے دعا گو ہوں لیکن ہماری

وہ وزیر ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان جناب قمر الزمان کائرہ کے گھر جا کر اُن کے ساتھ بغل گیر ہوتی ہیں۔ حضور نبی کریمؐ سے زیادہ پاک باز اور اپنی ذات پر کنٹرول والی کوئی ذات نہیں ہے۔ خود نبی کریمؐ نے کافر عورتوں کو مسلمان بھی کیا، اُن کو تعلیمات بھی دیں لیکن کوئی شخص آپؐ کی پوری تاریخ میں دکھا نہیں سکتا کہ حضورؐ نے کسی عورت کے ساتھ مصافحہ بھی کیا ہو۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو ریاستِ مدینہ کا خواب ہمیں دکھا رہا ہے اُس بانی ریاست مدینہ نے ہمیں کبھی یہ سبق نہیں دیا۔

جناب سپیکر! بجٹ پر بحث ہو رہی ہے وزیر خزانہ شاید تشریف فرما ہوں یا چلے گئے ہوں میرا سوال یہ ہے کہ پچھلے پورے سال میں میرے حلقہ پی پی۔94 میں کتنے پیسے خرچ کئے گئے؟ انہوں نے بجٹ کیا دینا تھا ہمارا جامعہ عربیہ کے ہوٹل وغیرہ تجاوزات کی آڑ میں گراتے ہوئے جامعہ عربیہ کا ایک رہائشی کمرہ گرا دیا۔ وزیر قانون اور جناب سپیکر نے ہدایت کی کہ وہ کمرہ بنایا جائے اب وزیر قانون موجود ہیں آپ ان سے پوچھیں کہ چھ مہینے میں وہ کمرہ تعمیر کیا گیا؟ میرے ساتھ وہاں پر زیادتی ہوئی میں نے یہاں پر چھ مہینے پہلے تحریک استحقاق جمع کرائی لیکن اُس تحریک استحقاق کے لئے مجھے نہیں بلایا گیا۔ یہاں پر ایک ایم پی اے کو انصاف نہیں مل رہا تو یہ تحریک انصاف کس کو انصاف مہیا کرے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد الیاس! Wind up کریں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میں نے پچھلی حکومت سے گورنمنٹ گرلز سکول36 کے لئے بجٹ منظور کرا کے اُس کو ہائی سکول کروایا جس کے لئے بجٹ دیا گیا جس سے کمرے تعمیر ہو گئے لیکن ماشاء اللہ یہ انصاف والی حکومت آئی اب اُن کمروں کی کھڑکیوں، دروازوں اور پلستر کی ضرورت ہے لیکن اُس کے لئے کوئی بجٹ نہیں ہے۔ فیصل آباد روڈ پر بھٹو کالونی کے قریب بیسیوں بندے مر چکے ہیں، اپاہج ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے pedestrian over head bridge منظور کرائے، بنیاد بنا دی گئی، لوہے کا سامان مکمل ہو کر چنیوٹ پہنچ گیا اب اس کے نٹ بولٹ اور ویلڈنگ کے لئے کوئی پیسا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ آپ نے بہت وقت لے لیا ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! ADP میں چنیوٹ فیصل آباد روڈ کو one way کرنے کی سکیم بجٹ میں رکھی گئی تھی۔ اب اس سکیم کو ختم کر کے اس کو PPP mode میں ڈال دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے اب ٹینڈر کب ہوں گے کیونکہ سیکرٹری صاحب نے اعلان کیا تھا مارچ میں ٹینڈر ہو جائیں گے لیکن ابھی تک وہ ٹینڈر نہیں ہوئے۔ ہم دعویٰ تو کرتے ہیں ریاست مدینہ بنانے کی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے بہت وقت لے لیا ہے۔ راجہ یاور کمال خان!

راجہ یاور کمال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا نہایت مشکور ہوں کہ انتہائی اہم بجٹ اجلاس میں آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنی حکومت کو اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اتنے نامساعد حالات میں کیونکہ معیشت کے بُرے حالات تھے اس کے باوجود زبردست بجٹ پیش کیا گیا۔

جناب سپیکر! ابھی معزز ممبر جناب محمد الیاس بڑے پرجوش انداز میں بول رہے تھے۔ انہوں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے بڑے غم کا اظہار کیا، ان کو قمر زمان کائرہ کے بیٹے کی وفات پر بڑا دُکھ تھا لیکن آج سے دو سال پہلے ان کے جو حالات تھے کہ معزز ممبر جناب محمد الیاس جس حکومت میں تھے اگر ان کے بس میں ہوتا تب یہ قمر زمان کائرہ پر ایف آئی آر کٹوا دیتے کہ تم نے اپنے بیٹے کو مار دیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہاں معزز ممبر جناب محمد صفدر شاکر بیٹھے ہوئے تھے اب چلے گئے ہیں۔ شاید اپوزیشن بنچوں پر بیٹھنے والوں کو حکومت کا بھیانک چہرہ ہی نظر آتا ہے لیکن میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ at least انہیں ہمارے وزیر خزانہ خوبصورت نظر آئے۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کے توسط سے اس قوم اور ملک کو بہت بڑی مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ پچھلے ادوار سے پچھلی حکومتوں کی وجہ سے جو منی لانڈرنگ کی گئی اور کرپشن کی گئی اور پاکستان کا نام FATF کی grey list میں تھا جو صرف پچھلی حکومتوں کی کرپشن کی وجہ سے تھا۔

اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور ہمارے لیڈر وزیر اعظم جناب عمران خان کی dedication کی وجہ سے اور commitment کی وجہ سے تین دن پہلے پاکستان کا نام FATF کی grey list سے نکل گیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کل قائد حزب اختلاف نے بجٹ پر تقریر میں اپنے دکھ اور درد کا بھی اظہار کیا۔ یہاں تمام ہاؤس نے تقریر سنی لیکن پنجاب کے عوام کے ساتھ ان کی commitment کا عالم یہ ہے کہ اس بجٹ کے حوالے سے ان کی حساسیت کا عالم یہ تھا کہ اس ہاؤس میں قائد حزب اختلاف نے لکھی ہوئی تقریر پڑھی۔ وہ الفاظ ان کے اپنے تھے اور نہ ہی ان کے جذبات تھے۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ یہاں لکھی ہوئی تقریر پڑھنے کی روایت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! کل یہاں یہ بھی درس دیا گیا اور قائد حزب اختلاف نے کہا اور ہماری یادداشت تازہ کرنے کی کوشش کی تھی جس میں انہوں نے اسد عمر اور ہمارے لیڈر وزیر اعظم جناب عمران خان کا بھی ذکر کیا۔ میں بھی ان کے حافظے کو تھوڑا سا یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس ملک کا، اس صوبے اور غریب عوام کا انہیں بہت درد تھا۔ وہ واقعی اس وقت بڑے جذباتی ہو کر پاکستان کی عوام کو سامنے رکھ کر کہا کرتے تھے کہ یہ جو پیپلز پارٹی کی کرپٹ حکومت ہے اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا تو ہم ان کے پیٹ میں ہاتھ ڈال کر اور گردن پر ہاتھ ڈال کر کرپشن کا پیسا نکالیں گے لیکن پاکستان کی عوام نے دیکھا کہ آج جب کرپشن کے خلاف ہماری حکومت کی جو commitment کی وجہ سے ان کو نظر آرہا ہے کہ ان کے تمام لیڈر کرپشن کی وجہ سے expose ہو چکے ہیں اور اللہ کی مہربانی سے انہیں جہاں پہنچنا تھا وہ پہنچ بھی رہے ہیں۔ یہ صرف اس ایک commitment کی وجہ سے ایک دوسرے سے بغلگیر بھی ہوتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سابق صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری مرحوم کے صاحبزادے محترم سردار اویس احمد خان لغاری قابل احترام ہیں انہوں نے اپنی opening statement میں کہا کہ یہ بجٹ وزیر خزانہ کا نہیں سلمان شاہ صاحب کا ہے۔ میرا اس پر آفرین کہنے کو دل کیا کہ کچھ سال پہلے یہی سردار اویس احمد خان لغاری کمیونیکیشن کے وزیر تھے اور یہی سلمان شاہ اس گورنمنٹ کے فنانس کے ایڈوائزر تھے اور یہ دونوں بیٹھ کر پریس کانفرنس میں ایک دوسرے کی

تعریف کیا کرتے تھے۔ آج سلمان شاہ صاحب ہماری معیشت کو ٹھیک کرنے میں ہمارے ساتھ ہیں تو وہ اچانک بُرے ہو گئے ہیں۔ یہ تو کمال ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح سردار اویس احمد خان لغاری نے اتنی جذباتی تقریر کی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے جنوبی پنجاب کے حوالے سے بڑی جذباتی بات کی اور سپیکر صاحب کو کہا گیا کہ یہ بجٹ روک دیا جائے جب تک جنوبی پنجاب کا صوبہ نہیں بنتا تو پھر عقل دنگ رہتی ہے، پریس کے لوگ بھی یہاں موجود ہیں سب جانتے ہیں کہ پاکستان میں سب سے مستند کرسی وہ تھی جس پر سردار اویس احمد خان لغاری کے والد محترم بطور صدر پاکستان تھے۔ اس کے بعد وہی لغاری صاحب دو تہائی اکثریت کی گورنمنٹ میں بھی تھے۔ وہ دو تہائی کی اکثریت کی حکومت اور اس ملک کے سابق صدر جنوبی پنجاب کی بات نہیں کر سکے تو آج ان کی کارکردگی پر عش عش کرنے کو دل کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بجٹ کے حوالے سے یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ نامساعد حالات میں اچھا بجٹ ہے لیکن اس میں مزید بہتری لائی جا سکتی تھی۔ اس میں سب سے بنیادی چیز یہ تھی کہ ہم ایک پروگرام شروع کرنے جا رہے تھے جس ٹاسک فورس کا میں بھی ممبر ہوں۔ وزیراعلیٰ کا وژن یہ تھا کہ جیسے ریسکیو1122 کی سہولت اور افادیت سے اپوزیشن ممبران بھی انکار نہیں کر سکتے۔ ہمارے وزیر قانون نے بھی کل کہا تھا کہ جو عوامی منصوبہ ہوتا ہے وہ کسی بھی حکومت کا ہو تو کسی میں جرأت نہیں ہوتی کہ وہ اس منصوبے کو ختم کرے۔ اسی بنیاد پر ہم ائر ایمبولینس اور ٹراما سنٹرز کی سروس شروع کرنے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ اسی حکومت میں ہمارے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کے وژن کے مطابق عوام کے لئے شروع ہو گی۔

جناب سپیکر! میری وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ اس کا جو بجٹ cut کیا گیا ہے وہ نہ کیا جائے کیونکہ یہ عوام کی سہولت کے لئے بہت بہتر کام کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب مناظر حسین رانجھا!

جناب مناظر حسین رانجھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے حالیہ بجٹ پر مجھے بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا ہے۔ میں جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کے بارے میں

یہ کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے اپنی دانش اور بردباری سے یا ٹھنڈے دل سے اس ہاؤس کے معاملات کو بہتر طریقے سے چلانے کی کوشش کی ہے میں اس پر بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں توقع کرتا ہوں کہ آج کی اپوزیشن کل کی حزب اقتدار بھی ہو سکتی ہے اس لئے جیسا کہ ہمارے بھائی شاہ صاحب نے بھی فرمایا تھا کہ ہمیں ہاؤس میں ایسا نظم وضبط پیش کرنا چاہئے۔ جس سے ہر پارٹی کو مساوی حقوق ملیں تاکہ انہیں اپنے ملک، صوبے اور حلقے کے مسائل کو اُجاگر کرنے کے لئے اس ہاؤس میں بات کرنے کا موقع مل سکے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اپنی بات ایک شعر سے شروع کرتا ہوں کہ:

یہ دھوپ چھاؤں کا کھیل ہے یہاں خزاں بہاروں کی گھات میں ہے
نصیب صبح عروج ہو تو نظر میں شامِ زوال رکھنا

جناب سپیکر! مجھ سے پہلے کافی معزز خواتین و حضرات نے حالیہ بجٹ پر اپنی سوچ اور انداز کے مطابق تقاریر کی ہیں۔ جیسا کہ اس ملک میں ہمیشہ ہوتا رہا ہے کہ حزبِ اقتدار کے لوگ بجٹ کو ہمیشہ عوام دوست، غریب دوست اور ملک و قوم کے لئے اس کی حیثیت کو بنیادی قرار دیتے ہیں جبکہ اپوزیشن اس پر تنقید کرتی ہے اور اس کو عوام دشمن بجٹ قرار دیتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ خواہ کوئی بھی حکومت پیش کرے، کوئی بھی قانون سازی کرے، کوئی ترقیاتی کام یا رفاہی پروگرام کا آغاز کرے، اس کا بنیادی مقصد اپنے ملک اور صوبے کی عوام کے لئے بہتری ہونا چاہئے۔ جس بجٹ یا legislation کو پنجاب کی عوام اچھا سمجھے تو میری نگاہ میں وہی بجٹ اچھا ہو گا یہاں پر ہم جتنی بھی تعریفیں کر لیں اس کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ عوامی بجٹ وہی ہو گا جس کو عوام تسلیم کرے گی۔ اس بجٹ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ایک نائی سے لے کر درزی تک، ایک غریب سے لے کر امیر تک شعبہ ہائے زندگی کے ہر فرد پر ٹیکس عائد کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں یہاں پر ہمارے تمام دوستوں نے مہنگائی پر بات کی ہے، چینی ایک عام استعمال کی چیز ہے وہ بھی پرچون ریٹ پر -/80 روپے کلو فروخت ہو رہی ہے، اسی طرح ڈیزل، پٹرول اور باقی عام استعمال کی چیزوں کی قیمتیں زمین سے آسمان پر پہنچ گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سننا اور پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک غریب آدمی جو کہ متوسط طبقے سے تعلق رکھتا ہے یا کوئی درجہ چہارم کا تنخواہ دار ملازم کس طرح اپنی زندگی کا بجٹ پورا کر سکے گا۔ مجھے وہ وقت یاد ہے آج کے ہمارے منسٹر پبلک ہیلتھ کل اس سیٹ پر بیٹھتے تھے اور ہم اڑھائی اڑھائی گھنٹے تک ان کی تقاریر سنتے تھے کوئی ایسا پہلو زندگی کا نہیں تھا جس کے بارے میں انہوں نے حکومت پر تنقید نہیں کی اور ہم نے اس وقت صبر وشکر سے ان کی باتیں سنی ہیں اور ان کو عزت واحترام دیا ہے لیکن آج ہمارے قائد حزب اختلاف کی باتیں ہمارے دوستوں کو پسند نہیں آتیں تو کم از کم اس پر تبصرہ تو نہ کریں ہم نے بھی صبر اور برداشت کا مظاہرہ کیا تھا۔ تاریخ اور ریکارڈ گواہ ہے کہ ہم نے اڑھائی اڑھائی گھنٹے تک میاں صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں ان کی تقاریر سنتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت کے دو نعرے تھے جن کی بنیاد پر انہوں نے الیکشن جیتا ہے۔ میں تنازع والی بات نہیں کروں گا کہ انہوں نے کس طرح سے الیکشن جیتا ہے میں بات نہیں کروں گا۔ پہلا نعرہ ان کا یہ تھا کہ یہ دو پاکستان نہیں بلکہ ایک پاکستان ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا نعرہ کہ ہم جب اقتدار میں آئیں گے تو ہم تبدیلی لے کر آئیں گے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اس وقت آپ حزبِ اقتدار اوراپوزیشن کے ممبران پر مشتمل ایک کمیشن بنا کر دیکھ لیں اور وہ کمیشن پنجاب کے چپے چپے میں جا کرcheck کرلے تو ان کو پتا چل جائے گا کہ غریب عوام اس حکومت کے بارے میں کیا کہتی ہے؟

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کرے کیونکہ یہ حکومت تبدیلی کا نعرہ لگا کر آئی تھی لہٰذا یہ اس ملک میں تبدیلی لائے اور ملک سے بھوک، ننگ، افلاس اور جو قرض ہے اس کو ختم کرے لیکن ان کی اڑان کسی اور طرف جا رہی ہے۔ آج پنجاب کے باسیوں سے جا کر پوچھیں کہ وہ اس حکومت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ہمارے منہ سے کوئی لفظ نکلے گا تو یقیناً اس کا جواب یہ ہوگا کہ یہ مخالف پارٹی کے لوگ ہیں تو یہ جو باتیں کر رہے ہیں وہ انصاف اور ایمانداری کے تقاضوں سے ہٹ کر کر رہے ہیں۔ سابقہ حکومتوں کے بارے میں اس بات پر بہت زور دیا جا رہا ہے کہ ان کے لیڈروں اور دوسرے لوگوں نے بھی بہت کرپشن کی ہے تو میں آپ سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے کئی ایسے سرکاری محکمے ہیں جن میں 30 سے 40 فیصد تک کمیشن لی جاتی ہے جس کی وجہ سے کرپشن عام ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں گا کہ خاص طور پر مواصلات و تعمیرات کا محکمہ جس کے لئے اربوں کھربوں روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے ہم قرضے لے کر ترقیاتی کام کرواتے ہیں لیکن ان ترقیاتی کاموں میں 30 سے 40 فیصد رقم بیوروکریسی کی جیبوں اور گھروں میں چلی جاتی ہے تو میں خدا اور اس کے رسولؐ کا واسطہ دے کر کہوں گا کہ اگر آپ کو پنجاب سے ہمدردی ہے تو کرپشن کا خاتمہ کریں اور ان ڈاکوؤں کا خاتمہ کریں لہٰذا پورا بجٹ پاکستان اور پنجاب کے لوگوں پر استعمال ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا وہ لوگ ہمیں بھی بے ایمان بنانے کی کوشش کرتے ہیں کہ فلاں بندے نے یہ کیا لہٰذا ہمارے ساتھ مل کر آپ بھی یہ کام کر لیں اور اس گندے پانی میں نہا لیں تو آپ کی بھی قسمت سنور جائے گی۔

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہو گی کہ حکومت کو چاہئے کہ پبلک ہیلتھ کے محکمے کے بارے میں، میں پہلے بھی عرض کر رہا تھا کہ یہ محکمہ میاں صاحب کے پاس ہے ہم نے میاں صاحب کی تقاریر اور باتیں سنیں میں ان کی عزت واحترام کرتا ہوں میں آپ کی وساطت سے میاں صاحب سے استدعا کروں گا کہ خدارا محکمہ پبلک ہیلتھ کو درست کر دیں اگر آپ اس محکمے کو درست کر دیں گے تو میں آپ کو salute پیش کروں گا کیونکہ یہ کام اور کرپشن کے حوالے سے گندہ ترین محکمہ ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر تبدیلی کی بات کی گئی اور میاں صاحب یہ فرماتے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! براہ مہربانی آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! بس ایک منٹ اور بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میاں محمد اسلم اقبال بڑی خوبصورت تقاریر کرتے تھے اور وہ یہ فرماتے تھے ہمیں حلقے میں فنڈز نہیں مل رہے بلکہ ہم سے جو ہارے ہوئے لوگ ہیں ان کو فنڈز مل رہے ہیں اور ہمارے حلقے میں ان ہارے ہوئے لوگوں کی تختیاں لگی ہوئی ہیں تو

میاں صاحب آپ بھی وہی کر رہے ہیں جو کہ ہم نے کیا تھا، ہم نے جو غلطی کی تھی آپ اس غلطی کو دُہرا رہے ہیں اس لئے براہ کرم تبدیلی اور نئے پاکستان کا نام نہ لیں کیونکہ آپ بھی وہی کر رہے ہیں جو ہم نے کیا تھا۔ جب آپ تبدیلی لائیں گے اور نیا پاکستان بنائیں گے، مساوات رکھیں گے، قانون کی پاسداری کریں گے، غریب کی عظمت کو سلام کریں گے، غریب کے چولہے میں آگ جلائیں گے تو خدا کی قسم اس وقت ہم آپ کو salute پیش کریں گے۔ پولیس ڈیپارٹمنٹ پر آپ نے اربوں روپے خرچ کر دیئے ہیں لیکن آج بھی اگر تھانوں میں جا کر دیکھیں تو غریب لوگوں کی ایف آئی آر درج نہیں کی جاتی کیونکہ وہاں پر سیاست involve ہو چکی ہے اور اپنی مرضی سے تھانیدار تبدیل کئے جا رہے ہیں۔ ہم تھانوں میں جا کر انصاف نہیں مانگ سکتے اور ڈکیتیوں کی ایف آئی آر نہیں کاٹی جاتی بلکہ ڈکیتی کو چوری کی واردات میں تبدیل کر کے ایف آئی آر کاٹی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانجھا! جی، بہت مہربانی اب آپ speech wind up کر دیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! تو میری آپ سے استدعا ہے کہ ہم آپ کی تبدیلی کو مانتے ہیں اور آپ کے ایک پاکستان کو بھی مانتے ہیں لیکن خدارا کچھ کر کے دکھائیں پھر ہم بھی اور ہماری عوام بھی آپ کی باتوں کو قبول کرے گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: رانجھا! بہت شکریہ آپ نے تقریباً 12 منٹ تقریر کی ہے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب محترمہ سبین گل اپنی speech کریں۔

محترمہ سبین گل خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی تمام ٹیم کو مبارکباد اور خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے عوام دوست بجٹ پیش کیا جو کہ عوام دوست بجٹ ہونے کے ساتھ ساتھ well balanced budget بھی تھا کیونکہ ہر چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بجٹ بنایا گیا تھا۔ اس بجٹ کی خوبصورتی یہ ہے کہ یہ بجٹ ہمارے وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی اُس سوچ کا عکاس ہے کہ پنجاب کا بجٹ محض

اعداد و شمار کا مجموعہ نہیں بلکہ پنجاب کی عوام کے روشن مستقبل کا ضامن ہے۔ اس بجٹ کو پڑھنے کے بعد اس بات کی انتہائی خوشی ہوئی کہ اس بجٹ کی بنیاد اُن تین ترجیحات پر رکھی گئی ہے جو تحریکِ انصاف کی حکومت کے منشور کا محور ہیں۔ پہلی سوشل پروٹیکشن، دوسری ہیومن ڈویلپمنٹ اور تیسری regional equalization ہے۔

جناب سپیکر! چونکہ میرا تعلق جنوبی پنجاب ملتان سے ہے اور مجھے جنوبی پنجاب کی بیٹی ہونے پر بے حد فخر ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ پاکستان تحریکِ انصاف کی حکومت سے پہلے جنوبی پنجاب کے ساتھ کیا حشر کیا گیا، جنوبی پنجاب کے لوگوں کے ساتھ کیا کیا زیادتیاں کی گئیں اس کی فہرست بہت طویل ہے۔ ابھی سردار اویس خان لغاری جنوبی پنجاب کا رونا رو رہے تھے جن کو سُن کر ہنسی آ رہی تھی کہ اتنا عرصہ اقتدار میں رہ کر جنوبی پنجاب کے لوگوں کا درد اُن کو یاد نہیں آیا لیکن آج اُمڈ اُمڈ کے باہر آ رہا تھا۔

جناب سپیکر! ایک بار پھر پاکستان تحریکِ انصاف کی حکومت نے ثابت کر دیا کہ وہ جو وعدہ کرتی ہے اسے نبھاتی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس نے جنوبی پنجاب کے لئے ٹوٹل بجٹ کا 35 فیصد مختص کر دیا اور ساتھ ہی جنوبی پنجاب کے بجٹ کی حد بندی کر دی کہ جنوبی پنجاب کا بجٹ جنوبی پنجاب کے لوگوں پر ہی خرچ ہو گا اور واپس نہیں جائے گا جیسا کہ پچھلی حکومتوں میں ہوتا رہا ہے کہ جنوبی پنجاب کے نام پر بجٹ مختص ہوتا تھا جو واپس لا کر میٹرو بس، اورنج ٹرین یا کہیں اور لگا دیا جاتا تھا۔

جناب سپیکر! میں کیوں نہ اس حکومت کے گُن گاؤں جس نے مجھے پہلی بار یہ احساس دلایا کہ میں اور میرے جنوبی پنجاب کے لوگ تیسری دنیا کے لوگ نہیں ہیں۔ اِن کا بھی وسائل پر اتنا ہی حق ہے جتنا باقی پنجاب کے لوگوں کا ہے اور ہم محکوم قوم نہیں ہیں۔ جنوبی پنجاب کے عوام کی طرف سے وزیر اعظم جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے جو بھی وعدے جنوبی پنجاب کے حوالے سے کئے وہ پورے کئے اور آئندہ بھی وہ خلوص نیت کے ساتھ یہ وعدے نبھاتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! آخر میں میری ایک چھوٹی سیrequest ہے کہDistrict Vigilance Committees کو activate کیا جائے اور اس بجٹ میں اس کیactivation کے لئے فنڈزallocate کئے جائیں کیونکہ یہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ یقین ہے کہ پاکستان کے وزیر اعظم جناب عمران خان کی اعلیٰ قیادت میں پاکستان دن دُگنی رات چگنی ترقی کرے گااور کر رہا ہے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک خالد محمود بابر!

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں جناب کنوں اپنی سرائیکی زبان اچ اجازت چاہساں کہ میکوں خصوصی اجازت ڈتی ونجے کہ میں اَج بجٹ دی تقریر سرائیکی زبان اِچ کراں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بولیں۔

ملک خالد محمود بابر:

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

امابعد فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرجیم۔

سب توں پہلے تاں میں شکر گزار آں جناب ڈپٹی سپیکر دا کہ جناب نے میکوں سپیشل اجازت ڈتی تے میکوں تقریر کرن دا موقع فراہم کیتا۔ ایں توں بعد میں اپنے سوہنے تے من موہنے وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت جیہڑا ساڈی دھرتی دا پتر اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک خالد محمود بابر! اساں کوں وی سوہنا آکھ ڈیوو تاں اساں وی خوش تھی ویسوں۔ انہاں کوں تساں سوہنا آکھیندے پیو۔ تھوڑی جیہی ساڈی وی تعریف کر ڈیوو۔ (قہقہہ)

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! تساں تاں سر تاج او اساڈے علاقے دے سائیں۔ اساں تہاڈے شکر گزار آں اساڈے علاقے دے تساں سر تاج او تے مخدوم ہاشم جواں بخت ساڈے سوہنے تے من موہنے وزیر خزانہ ہن۔ میں انہاں کوں مبارکباد پیش کریندا اں وزیر بنن تے نال مبارکباد پیش کریندا اں ایں بجٹ جہیڑا کہ پنجاب دا پیش کیتے نے تے اے حکومتی ممبران سمجھ نئیں سگدے پے ساڈی گالھ۔ ساڈا مطالبہ کیا ہے؟ انہاں کوں سمجھ نئیں آندی پئی شاید میڈے وزیر کوں

سمجھ لگ ونجے کہ تہاڈا نعرہ ہائی کہ اساں ای پاکستان کوں نواں پاکستان بنڑیسوں۔ تہاڈا نعرہ ہائی کہ پاکستان تے پنجاب دے صوبے کوں مدینہ دی ریاست بنڑیسوں تے چلا کے ڈیکھسوں۔ ساڈا اے جھگڑا تہاڈی سمجھ اچ نئیں آندا پیا۔ تساڈا ہر بندہ اُٹھی کے اکھیندے کہ جنوبی پنجاب صوبہ سردار اویس احمد خان لغاری نے نہ بنڑایا، مزاری نے نہ بنڑایا، جناب گرمانی نے نہ بنڑایا۔ سائیں ساڈا جھیڑا تاں ایہو اے۔ اوہناں جو نہ بنڑایا تاں تساں سوڈیہاڑے دا وعدہ کیتا ساڈے نال تے ساڈے علاقے دے لوکیں کولوں ووٹ گھن تے حکومت بنڑاون دے اِچ کامیاب تھیو۔ ساڈا تاں مطالبہ ایہو اے جو تہاڈا سوڈیہاڑا کیڈے گیا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ساڈا ایں گالھ نال اختلاف نئیں کہ دریشک نے نئیں بنڑایا، وارن نے نئیں بنڑایا، عباسی نے نہیں بنڑایا ساڈا جھگڑا ایں گالھ نال اے اساں ساریں کوں چھوڑ تے تہاکوں ووٹ پاتے۔ میڈا مخدوم خسرو بختیار نے اتھاں آ تے ساکوں آکھیا کہ میڈی جناب عمران خان جیہڑا ساڈے وسیب دا باشندہ اے میڈے نال اووعدہ کیتی بیٹھے جو میں تہاڈا سرائیکی صوبہ بنڑیساں۔

جناب سپیکر! میں سوڈیہاڑے دے اندر بنڑاتے ڈیکھیساں۔ اساڈا جھیڑا جنوبی پنجاب دا ہے جو تساں ولا چاتے، اساکوں شہباز شریف دے کھاتے پا ڈیندوں۔

جناب سپیکر! 21 سال توں انہاں تاں کجھ نہ کیتا تاں تساں کنٹینر توں لہہ تے ساڈے واسطے کجھ کرو۔ ہالی تاں تساں کنٹینر تے کھڑو۔ ساڈا جھگڑا تاں ایں گالھ نال اے کہ آہدن جناب عثمان احمد خان بُزدار چھوٹے قبیلے دا سردار اے۔

جناب سپیکر! میں اکھیندا جیڑھا ایں ایوان اچ آئے او جیڑھی، قوم جیڑھی نسل نال، جیڑھے علاقے نال تعلق رکھیندے او بہوں وڈا سردار اے۔ کیوں جو عوام دے برابر دے نمائندے ہن، عوام نے اونکوں برابری دی بنیاد تے چُن تے ایں ایوان اِچ بھیجے۔ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی کوں چھوٹے قبیلے دا آکھیا ویندے؟ اوساڈے واسطے مقدم اے۔

جناب سپیکر! میں اکھینداں ساڈے نال پنجاب دی بیوروکریسی تے ایجنسیاں نے مذاق کیتے۔ جنوبی پنجاب صوبہ ڈیونڑ دے بجائے میڈا سر تاج ڈپٹی سپیکر صاحب! ساکوں جناب عثمان احمد خان بُزدار ڈے ڈتے نے۔ جناب عثمان احمد خان بُزدار ساکوں وزیر اعلیٰ ڈے ڈتے نے تاں کوئی اختیارات تاں ڈیون۔ وزیر اعلیٰ ساڈا ہووے کم تہاڈے تھیون۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار دے گھر انہاں دے والد صاحب دی تعزیت واسطے گیاں تاں اُتھوں دی پُل ترٹی پئی ہئی۔ آکھے جنوبی پنجاب واسطے بے تحاشا فنڈز رکھ ڈتے سے۔ اے پچھلی حکومت تے میاں محمد شہباز شریف لُٹ تے لاہور واسطے کھا گئے اساں ڈیندے پئے ہن۔ میکوں تاں اُتھاں کوئی شے نئیں نظری۔ ایں گالھ کوں چھوڑو۔ سائیں میں اپنے حلقے دی مثال ڈیواں۔ اے اکھیندن اساں نواں پاکستان بنڑیندے پئے ہیں، تعلیم تے بڑے پیسے رکھیندے پئے ہن تے اساں پاکستان کوں اگوں گھن تے ویسوں۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقے دی مثال ڈیواں جیں دے جناب گواہ ہن، اے ایوان گواہ اے، ساڈا وزیر جناب محمد بشارت جیڑھا قانون دا وزیر اے ساڈا پرانا colleague تے بڑا پرانا پارلیمنٹیرین اے اووی گواہ اے تے ایوان دے تمام لوگ گواہ ہن کہ میڈے حلقے اِچ ہتھیجی قصبے دے اندر ہک ہائی سکول میاں محمد شہباز شریف نے ساکوں عنایت کیتا۔ گرلز ہائی سکول جیڑھا ہک سال چلدا رہ گیا اے نویں پاکستان دی حکومت نے آتے اونکوں مڈل کر ڈتے، کمال اے۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! ول اساکوں اکھیندن آؤ! اے ھے نواں پاکستان۔ میڈے حلقے اِچ آؤ۔ میاں محمد شہباز شریف نے کتنا روڈاں ڈیتیئن تے جناب دے نویں پاکستان دے بجٹ دے اندر میڈے حلقے واسطے فنڈز نہیں رکھے گئے۔ اوں علاقے تے عوام دا کیا قصور اے؟ کیا جیڑھا ٹیکس تساں لیندے پیو، میڈے حلقے دی عوام تہاکوں ٹیکس کیناں ڈیسی۔ ہک سڑک دا فنڈ تساں نووے رکھیندے ڈوجھا اُتھوں اُٹھی کے اساکوں بڑے جوش نال طعنے ڈیندن۔ سردار اویس احمد خان لغاری! او بابا ایں اساں جوش ہوش نال رہسوں لیکن اگلے پنج سال بعد اساں تہاکوں جنوبی پنجاب اِچ وڑنڑ ناں ڈیسوں اگر تساں اساکوں صوبہ نہ ڈتا تاں۔ اساکوں لالی پاپ ڈے ڈے تے تساں ہک سال گزار ڈتے۔ ول اساڈے وچوں کوئی اُٹھی تے کوئی گالھ کریندے تاں اساکوں ول پچھلی حکومت دے پلّے پا ڈیندوں۔

جناب سپیکر! میڈی گزارش اے کہ میکوں ایں گالھ تے وڈا ارمان لگدے جو نویں پاکستان دی حکومت ہووے تے اکھیندن پچھلی حکومت نے کجھ نہ کیتا پنجاب واسطے۔ ساڈے غریباں کولوں ونج کے پُچھ میاں۔ اتھاں بنی گالا اِچ بہہ کے نہ گالھ کر، اُتھاں ونج تے پچھ اٹا کیویں

ملدا اپئے، بُجھ دال کیویں ملدی پئی اے، اُتھوں دے کسان کنوں پُجھ ڈیزل دے ریٹ کیا تھی گن، اُتھوں دے کسان کنوں بُجھو بج کیویں ملدا پئے، کھاد کیویں لبھدی اے تے کسان کنوں بُجھو تیڈے رستے دی سڑک ھے؟ ول اساکوں اکھیندے ہن نہ بولو۔ پہلی گالھ تاں اے جو اُچ دا شہزادہ ہووے تاں ریچھ کتے لڑاوے تاں ارمان لگدا اے۔ شہزادے ہوون تے اساکوں فنڈ نہ ڈیون تے اساکوں بڑا ارمان لگدا اے۔ ساکوں جڈوں ارمان لگسے تاں اساں روونا تاں ہے۔ پر روون وی نئیں ڈیندے تساں جنوبی پنجاب والیاں کوں۔ او بابا! جنوبی پنجاب دے لوک نیں جیہڑے ہر اک نے کھسی اے شئے۔ بہاولپور دے لوکیں کنوں ہر اک بندے نیں کھسی اے شئے۔ کوئی اتھاں آ کے اساکوں ڈیندے وی کوئی نئیں ول اساں روون لگوں تے ول ساکوں طعنے ڈیندے نہ اینہاں کوں بولن دا ڈا آندا اے۔

بابا! اے گرم تھی ویندے ہن تے جوش وچ آ ویندے ہن۔ اتنی خوشامد نہ کراو میڈا ابھرا کڈاہیں جیویں ساڈے نال تھیندا پئے ہن ایویں تہاڈے نال وی تھیون لگ پووے تے ول میکوں وڈا ارمان لگ سی۔ خوشامد دی انتہا اساں نئیں کریندے پئے بلکہ خوشامد دی انتہا تساں کریندے پئے او کہ تہاڈی ہن حکومت اے۔ تساں چھڑے پھڑے ایویں اتنے سال وچ پتہ ہی نیئں لگا کہ اساں حکومت دے وزیر بن گئے آں۔ او تہاڈے وزیر اُٹھی تے جناب پرویز الٰہی دی تعریف شروع کر ڈیندے ہن۔ بھئی تساں کیا کرنا ہے بھئی! جناب پرویز الٰہی تے کر گیا جیڑھا کجھ کر گیا۔ تساں کجھ کرتے ڈکھاؤ تاں پتا چلے۔ تساں اساکوں تحفہ چوہان جیہاڈ تا اے۔ ڈیکھو اینہاں دی سوچ ڈیکھو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک خالد محمود بابر! wind up کریں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! بابا! ڈیکھو سوچ ڈیکھو اینہاں دی۔ میں گزارش کریندا اں۔ جناب آخری التجاء اے! جناب ساڈے علاقے دے مان او تے جناب اے پتا لگ ویسی کہ (ن) لیگ والے ساڈے نال مخلص ہن یا پی ٹی آئی والے مخلص ہن۔ تساں جنوبی پنجاب صوبہ والا بل گھن آؤ اساں حلالی خون آں تاں اساں اپنے صوبے کو ووٹ ڈیسوں۔ اگر تساں حلالی خون ہیووے تاں بل ضرور گھن آؤ۔ میں سپیکر صاحب تساڈا شکریہ ادا کریندا اں۔ وزیر موصوف جیڑھا ساڈے علاقے دا مان

اے۔ اونکوں گزارش کریساں کہ ساڈے ول وی ایویں توجہ کر۔ ایویں یکا ڈیکھ نہ اپنے حلقے کوں کیونکہ ساڈے حلقے دے لوک وی تیڈے پنجاب دے رہن والے ہن۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب شہباز احمد!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو اس دلکش اور دلپسند بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لیکن میں ان کا جو عملہ بیٹھا ہوا ہے ان سے گزارش کروں گا کہ ذرا اپنی کاپی اور پنسل ہاتھ میں پکڑ کر ہمارے مطالبات کو نوٹ کرلیں کیونکہ ہر فصل کے لئے موزوں ہمارا حلقہ تحصیل احمد پور سیال جہاں فصلیں تیار ہو جاتی ہیں تو ہم دریائی دہشتگردی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ تین دریاؤں کے سنگم میں تحصیل احمد پور سیال جہاں پر دریائے چناب، دریائے جہلم اور دریائے راوی اکٹھے ہوتے ہیں وہاں پر کوئی بند کا انتظام نہیں ہے۔ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ دریائی بند کا ہے تو میری گزارش ہے کہ ہمارے لئے خزانے سے فنڈز رکھے جائیں جس سے دریاؤں کا کٹاؤ ختم ہو سکے۔

جناب سپیکر! ہماری تحصیل میں جو گرلز ڈگری کالج بنایا ہے وہاں پر ایک سال سے بچیاں پڑھ رہی ہیں لیکن وہاں پر کوئی پروفیسر تعینات نہیں ہوئیں تو میری گزارش ہے کہ وہاں پر وزیر ہائر ایجوکیشن پروفیسر بھرتی کریں۔

جناب سپیکر! دوسری میری گزارش یہ ہے کہ ہماری تحصیل 70 کلومیٹر لمبی ہے لیکن وہاں پر ریسکیو1122 کی کوئی ایک بھی گاڑی نہیں دی گئی حالانکہ بلڈنگ بنی ہوئی ہے تو میری گزارش ہے کہ ہمارے لئے فنڈز دیئے جائیں اور ریسکیو1122 کی گاڑیاں دی جائیں۔

جناب سپیکر! ہمارے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں گائنی وارڈ نہیں ہے اور ٹراما سنٹر نہیں ہے تو وہاں پر یہ سہولیات بھی ہمیں دی جائیں۔ میری تحصیل میں ٹیکنیکل کالج اور کامرس کالج نہ ہے۔ تحصیل تو بن گئی لیکن وہاں پر کوئی بلڈنگز ہیں، اے سی کا دفتر ہے، ڈی ایس پی کا دفتر ہے اور نہ ہی ان کی رہائشیں ہیں تو میری گزارش ہے کہ اس طرف بھی توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر! سب سے بڑا مسئلہ انڈس ہائی وے کا ہے کہ شور کوٹ تحصیل احمد پور سیال سے گزرتی ہوئی موٹر وے لیّہ تک انڈس ہائی وے میں ہمیں بھی شامل کیا جائے اور main سڑک ادھر دی جائے۔ سردار اویس احمد خان لغاری نے کہا کہ انہوں نے جنوبی پنجاب کے لئے کچھ نہیں کیا۔ میں سردار اویس احمد خان لغاری سے یہ کہوں گا کہ ان کے والد صاحب نے جو ائرپورٹ بنایا تھا اس کو جو عزت بخشی ہے وہ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے بخشی ہے کیونکہ وہی وہاں پر جاتے ہیں نہیں تو وہاں پر کوئی ٹرانسپورٹ کی سہولت موجود نہیں ہے۔ انہوں نے جنوبی پنجاب کے لئے جو کیا ہے وہ تمام پیسے ضائع کئے ہیں۔ یہ خود صدر پاکستان رہے ہیں تو اس وقت یہ سب بنا لیتے جو اب انہوں نے رٹ لگائی ہوئی ہے لیکن میں وزیر اعلیٰ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جنوبی پنجاب کے لئے جو فنڈز رکھے ہیں وہ کافی ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران
حزب اختلاف کی طرف سے "جھوٹ جھوٹ" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ خاموش رہیں۔ No cross talk

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ان خواتین کے منہ پر ٹیپ لگائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہباز احمد! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! کچی آبادی میں پانچ مرلہ سکیم اور سات مرلہ سکیم کے تحت لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

جناب سپیکر! میری وزیر خزانہ سے درخواست ہے کہ تحصیل احمد پور سیال جو کہ مظفر گڑھ اور لیّہ کے ساتھ لگتی ہے لہٰذا اسے جنوبی پنجاب میں ہی شامل کر لیں تا کہ ہمیں اس کا کچھ نہ کچھ بجٹ مل جائے۔ بہت شکریہ، مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد شہباز احمد! دو تین ہماری بھی demands حکومت کو دے دیتے تو اس کا وہ جواب بھی دے دیتے۔ (قہقہہ)

جی، سید مخدوم عثمان محمود!

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان میں تنقید برائے تنقید کے لئے آپ سے مائیک نہیں مانگ رہا بلکہ جو موجودہ معاشی حالات ہمارے ملک پاکستان اور ہمارے صوبہ پنجاب میں بن چکے ہیں، وہ تشویشناک ہیں۔ اس پوائنٹ پر میں عرض کروں کہ کل میں نے معزز وزیر قانون کی بات سنی۔

جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا کہ "گیس، بجلی اور تیل کی بات یہاں پر نہ کی جائے کیونکہ وہ وفاقی ادارے ہیں۔"

جناب سپیکر! میں وزیر قانون سے گزارش کرتا ہوں کہ کیا وہ سب چیزیں جو وفاق کی طرف سے مہنگائی کا شکار ہیں، کیا وہ تمام اشیاء جو غریب کی پہنچ سے نکلتی جارہی ہیں کیا وہ ہمارے صوبہ پنجاب میں اثر انداز نہیں ہو رہیں؟

جناب سپیکر! پچھلے 10 ماہ میں اگر آپ حالات دیکھیں تو جب جب ہمارے وزیر اعظم نے تقریر کرنے کی کوشش کی ہے تو اس کی وجہ سے یا تو ڈالر روپے کی قدر میں اوپر چڑھا ہے یا ہماری سٹاک مارکیٹ نیچے آئی ہے۔

جناب سپیکر! یہ میں تاریخ ساز بات کر رہا ہوں اور kindly اسے نوٹ فرمائیں۔ پچھلے 10 ماہ میں ہمارا روپیہ ڈالر کی قدر میں 35 فیصد نیچے آیا ہے۔ -/121 روپے سے -/157 روپے کی بلند سطح پر ڈالر آ گیا ہے۔ اس ڈالر depreciation کی وجہ سے کیا آپ کو اور ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ جو ہمارا foreign debt ہے اس debt servicing cost میں 2000۔ارب روپے کا اضافہ ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! جو سنٹرل بنک کی ایک ناکارہ پالیسی interest rates کو اس پوائنٹ پر بڑھانے کے لئے آئی ہے اس کی وجہ سے ہمارا foreign debt 500۔ارب روپے بڑھ چکا ہے۔ میں ایک اور بات آپ سے کرنا چاہوں گا کہ international market میں oil اس time پر 7 فیصد decrease ہو کر 67 ڈالرز فی بیرل پر trade ہو رہا ہے۔ جب پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ 2008 میں oil کا ریٹ 147 ڈالر فی بیرل تھا اُس کے باوجود retail rate وہ -/80 روپے تھا۔ اس ٹائم پر جو ہمارا oil کا ریٹ فی بیرل ہے وہ 67 ڈالر ہے مگر ہماری retail price of diesel 131 rupees ہے اس بات کی وضاحت کیا کبھی وزیر خزانہ نے کرنے کی کوشش کی

ہے؟اس کے ساتھ ساتھ اگر ہم گیس ٹیرف کی بات کریں تو یہ کہتے ہیں مت کریں یہ وفاق کی بات ہے، کیا پورے پاکستان میں گیس کا ریٹeffect نہیں کرتا جو75 percent to 80 percent بڑھ گئے ہیں۔انکم ٹیکس ریٹ کی بات کی جائے تو پہلےmaximum threshold of the income tax 25 percentپر تھا موجودہ بجٹ کے بعد انکم ٹیکس کو10فیصد سے بڑھا کر35 فیصد کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!سب سے بڑی تشویش کی بات یہ ہے کہtax bracketجو کہ پہلے6لاکھ روپے تک سیلری والے لوگوں پرapply نہیں کرتا تھاany one making more than 1.2 million rupees a yearوہtax bracketمیں آتا تھا۔اس موجودہ حکومت نے tax bracketکا جوslabہےtaxable bracketہے وہsalaried 50ہزار روپے اور non-salaried 33ہزار روپے کر دی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ایگریکلچر ٹیکس اور نہری آبیانہ بھی اس بجٹ میںdoubleکر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!میں ایگریکلچرreformsکے اوپر ایک بات کرنا چاہوں گا کہ ایک تاثر دیا جاتا ہے کہ جو سندھ حکومت ہے وہ ایکfailed systemہے۔

جناب سپیکر!میں آپ کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ سندھ حکومت نے2019-20کا جو بجٹ پیش کیا ہےthat was a 1.21 trillion zero deficit budgetسندھ کے اس سال کے مالیاتی بجٹ میں کوئیdeficit نہیں تھا اور اگر آپ اُن کا ایگریکلچر ٹیکس کا نظام دیکھیں تو اگر آپwithin 1.2 millionکےthresholdمیں آپ کی انکم ہے توyou are not taxed اگر آپ کیincome threshold 1.2 to 2.4 millionہے تو5 percent tax apply ہورہا۔اگر آپ کی انکم2.4 to 4.8 millionہے تو10فیصد ہو رہا ہے اورanything above 4.8 million ہے تو15فیصد ٹیکسapplyہو رہا ہے۔کیا ہم یہی ایگریکلچر ٹیکس reformsپنجاب میں نہیں لا سکتے؟

جناب سپیکر!موجودہ حالات میں جب تک ہم پاکستان میں ایگریکلچر،services، industryاورmanufacturingکوrevive نہیں کریں گے ہم اس معاشی بحران سے نہیں نکل سکتے۔ہم قطعی طور پر حکومتیں گرانے کے قائل نہیں ہیں۔ہم کسی قسم کی حکومتی سازش کے

بھی قائل نہیں ہیں۔اس بات کا ثبوت جب South Punjab Bill پی ٹی آئی کی طرف سے نیشنل اسمبلی میں پیش کیا گیا۔کیا پاکستان پیپلزپارٹی نے اُس بل کو سپورٹ نہیں کیا ؟آپ positive reforms لے کر آئیں پاکستان پیپلز پارٹی آپ کی حکومت کے ساتھ کھڑی ہو گی مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس قسم کے معاشی۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No comments, this is very wrong۔سید عثمان محمود! carry on

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! Austerity کی بات کی جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ wind up کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! Austerity کی بات کی جائے تو وزیر اعظم ہاؤس کے expenses میں 18.8 فیصد اس بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے۔Presidency میں 4.2 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ ساؤتھ پنجاب کے لئے جو 35 فیصد بجٹ رکھا گیا ہے وہ واقعی ایک خوش آئند بات ہے۔

جناب سپیکر! میں لاہور کے لئے centric budgets بجٹ جو پچھلے سات سال پاس ہوتے رہے اُن کا قائل نہیں ہوں۔ پچھلے سات سال کی ADP 2048 billion جس میں سے 1048 بلین لاہور پر خرچ ہوا۔یہ اس بات کا ثبوت آپ پچھلی حکومت کے کسی بھی وزراء سے لے لیں بلکہ 1048 بلین لاہور پر خرچ کیا گیا باقی 1000 billion over the seven years ساؤتھ پنجاب اور باقی پنجاب کے 35 اضلاع پر خرچ کیا گیا۔

جناب سپیکر! ہم ہیلتھ منسٹر صاحبہ اور وزیر خزانہ کا کہ یہ جو ان کا initiative ہے اُس کو welcome کرتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں شیخ زید-II ہم نے on the floor of the House یہ بات کی تھی کہ رحیم یار خان 50 لاکھ کی آبادی کا ڈسٹرکٹ ہونے کے باوجود ڈی ایچ کیو کی facility سے محروم ہے اور میں اس حکومت کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہماری اس التجاء کو سنتے ہوئے implementation کی اور ہمیں ڈی ایچ کیو ہسپتال شیخ زید-II کی شکل میں دیا۔

جناب سپیکر!اس کے ساتھ ساتھ ایجوکیشن میں ہمیں خواجہ فرید یونیورسٹی فیز-II کے اقدام کو بھی ہم welcome کرتے ہیں مگر میں اپنی بات کے اختتام پر گزارش کرنا چاہوں گا کہ ایجوکیشن، ہیلتھ، انفراسٹرکچر، صاف پینے کا پانی، sanitation یہ چیزیں across the board ہونی چاہئیں۔ اگر پچھلے پانچ سال یا دس سال میں پی ایم ایل(ن) کی حکومت یہ کرنے میں ناکام رہی ہے، اگر انہوں نے اپوزیشن کو اُن کی basic facility سے محروم رکھا ہے تو you should set a new trend یہ چند ڈیپارٹمنٹس ہیں ایجوکیشن، ہیلتھ کیئر، sanitation اور صاف پینے کا پانی جن کو سیاست سے بالا تر ہونا چاہئے۔ اس بجٹ میں مجھے مایوسی ہوئی یہ دیکھتے ہوئے کہ تحصیل صادق آباد جو کہ 15 لاکھ آبادی کی تحصیل ہے کیونکہ وہ پوری کی پوری تحصیل پاکستان پیپلز پارٹی جیتی ہے اس اے ڈی پی میں اور پی ایس ڈی پی میں صادق آباد کو انفراسٹرکچر، پینے کے صاف پانی کے حوالے سے اور باقی چند چیزوں میں ignore کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ کو یہ request کروں گا کہ اپنی اے ڈی پی میں تھوڑی ترمیم لائیں اور ہماری جو 15 لاکھ کی تحصیل ہے 2 ایم این ایز پر مشتمل اور 4 ایم پی ایز پر مشتمل ہے اُن کا جو basic right ہے وہ دیا جائے۔Thank you very kind you.

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ سید عثمان محمود، محترمہ اسوہ آفتاب!

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔ کرنے والی باتیں تو بہت زیادہ ہیں لیکن کہاں سے شروع کیا جائے یہ سمجھ ہی نہیں آتی I like this brother sitting right in front اور یہ مجھے اپنے اپنے سے لگتے ہیں کیونکہ ہم ہی میں سے اُٹھ کر گئے ہیں اور آپ تو ویسے ہی میرے بھائی ہیں۔ میں مخدوم ہاشم جواں بخت کی بات کر رہی تھی but at the same time اگر مخدوم ہاشم جواں بخت نے 1.9 trillion revenue forecast کئے ہیں basically basing on 1.6 trillion coming from FBR تو ایف بی آر کا پچھلے سال کا ہدف کتنا achieve ہوا یہ آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ جو بھی ہم نے figure دیکھے ہیں وہ غلط جائیں، ہاشم کے targets پورے نہ ہوں کیونکہ اگر یہ مخدوم ہاشم جواں بخت کے targets پورے نہیں ہوتے تو یہ ہماری as a province ایک بہت بڑی failure ہے۔ یہاں اور وہاں پر divide

نہیں الحمد للہ ہم سب مسلمان ہیں اور آپ کو تو میں تہجد کے لئے اُٹھایا کروں گی and rest assure آپ اُٹھیں گے کیونکہ آپ بھی میرے بھائی ہیں لیکن بات یہ ہے کہ جب ہم بات کرتے ہیں تو وزن میں پوری کریں کہ ہم اُس کے basis بتا سکیں کیونکہ جب بھی ہم کوئی document create کرتے ہیں اُس کی basis جو ہوتی ہے. there is the money trickling down اور ہم بات کر رہے ہیں ایف بی آر کو رکھ کر جس کے اپنے بندے بھاگ گئے ہیں اور اُن کا آج تک کچھ پتا نہیں چلا۔

جناب سپیکر! اب بات کرتے ہیں کیا ہو سکتا ہے؟ I don't want to be a stinker دیکھیں if I can help you anyway I'm available لیکن ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ کیا وہ pockets جو ہم بنا رہے ہیں وہ صحیح ہیں یا نہیں؟ غریب لوگ already پس چکے ہوئے ہیں اُن کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہوں گی کہ کتنی مہنگائی ہے۔

جناب سپیکر! ہم ساروں نے یہی باتیں کی ہوئی ہیں لیکن یہاں مجھے لگتا ہے تھوڑے تھوڑے loopholes ہماری حکومت میں بھی رہے ہوں گے I'm sure اور یہی وجہ تھی کہ اتھارٹیز اور companies create کی گئی تھیں کیونکہ PRA کو اگر دیکھیں تو PRA 2012 میں بنی تھی اور اُس کا ہدف اگر دیکھیں کہ اُس نے کتنا achieve کیا اور کتنا contribute کیا تو وہ ایک level تھا اور وہ quantum تھا۔

جناب سپیکر! میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ small businesses کو تو ہم بالکل سائیڈ پر رکھ دیں کیونکہ وہ تو already survival کی جنگ لڑ رہے ہیں لیکن ہم bigger businesses کے بارے میں جو بڑا women day تھا شیخ صاحب بولے 8 ہزار روپے کا سوٹ ہے-/1500 روپے کی لاگت نہیں ہے and I was the only one جس نے کہا کہ شیخ صاحب آپ ہمارے سوٹوں کی بات کرتے ہیں آپ اپنی گھڑیوں کی بات نہیں کرتے لیکن آج میں یہ کہنے پر بالکل بہت زیادہ مجبور ہو چکی ہوئی ہوں کہ وہ 8 ہزار کا جو سوٹ ہوتا ہے جو Sapphire والے بیچتے ہیں جو بڑے بڑے groups بیچتے ہیں۔ کیا وہ اڑھائی ہزار روپے ایک سوٹ کی مد میں دے رہے ہیں اور contribute کر رہے ہیں to the economy کہ یہ دیکھیں اگر اُن کی cost of production دیکھیں تو وہ کون سے سر بخت بیچ رہے ہیں جس میں سونے کی تاریں لگی ہوئی ہیں at

the end of the dayرہتی ایک لان ہی ہے یہ میرا اور آپ کا کام ہے کہ اُن کو regulate کریں کوئی reforms لائیں، اگر restaurants ہیں ان کے business viable نہ ہوں تو یہ business بند ہو جائیں یہ ایک simple سی بات ہے۔ کیا یہ اتنے پیسے جمع کروا رہے ہیں؟ I am sure یہ 50 فیصد بالکل achieve کر جائیں گے لیکن اُس کے لئے ہر چیز کو Gantt chart پر لانا پڑے گا۔ ہمیں اُس Gantt chart پر responsibilities ڈالنا پڑیں گی، ہمیں removals کرنے ہوں گے۔ اگر کوئی اپنا target achieve نہیں کر پاتا آپ اُسے نکال دیں کیونکہ یہ صوبہ جو ہے یہ مجھے بڑے دُکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے وارن میرا بھائی کہتا ہے جنوبی پنجاب یہ بھی میرے بھائی ہیں آپ بھی میرے بھائی ہیں تو پھر کیوں جنوبی پنجاب نہیں بننا چاہئے؟

جناب سپیکر! اگر میں چاہتی کہ 35 فیصد بجٹ لکھ دیا ہے تو ملے بھی اور وہ چلے بھی۔ ہر کسی کا حق ہے کہ اسے صاف پانی ملے، ہر کسی کا حق ہے کہ اسے تعلیم ملے لیکن جو ہماری سوچ ہے جس کی بنیاد پر ہم نے ایک پیارا سا پلان بنایا ہے کیا وہ achievable ہے؟ یہ بہت بڑا question ہے in place۔ میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گی کیونکہ آپ کے پاس ایک لمبی لسٹ موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک بات بڑے دُکھ کے ساتھ کرنا چاہتی ہوں کہ ہماری پیلیاں سونا اگلتی ہیں مسئلہ صرف یہ ہے کہ کوئی اس کو فروخت کرنے والا نہیں ہے۔ ہمیں اس بات کو بالکل سائیڈ پر رکھ کر دیکھنا چاہئے کہ کون سی کمپنیاں ہیں، کون سی اتھارٹی ہے؟

جناب سپیکر! میں کہتی ہوں کہ آپ کمپنیاں dissolve کر دیجئے اور نئی اتھارٹیاں بنالی جائیں لیکن وہ پروفیشنل لائیں۔ اگر آپ باہر جا کر اس کے alloy products نہیں فروخت کر سکتے تو آپ کو marketing professionals hire کرنے پڑیں گے۔ If you start doing it now آج سے ایک سال بعد ہم کچھ numbers دیکھ رہے ہوں گے It's all about numbers Mr Speaker its all about numbers. میں زیادہ لمبی چوڑی بات نہیں کروں گی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف اتنی ہی بات کروں گی کہ ہم سارے بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں، میک اپ وغیرہ کی باتیں کرتے ہیں۔ آئیں میرے ساتھ میرا منہ دھلوائیں اگر آپ کو میک اپ مل گیا تو پھر یہاں میرا منہ نہیں ہو گا یا ان کا منہ نہیں ہو گا۔ اس ایوان میں میک اپ کی

باتیں کرنا مناسب نہیں ہے یہ ایوان ایک level رکھتا ہے۔ یہاں ہر کسی کا ٹائم ضائع ہوتا ہے، یہ لوگ بیٹھے ہیں اور ہم بھی بیٹھے ہیں اس پر پیسا لگا ہوا ہے لہٰذا اس ٹائم اور پیسے کو ضائع نہ کیا جائے۔ اگر ہم کوئی اچھی عملی باتیں کر سکتے ہیں تو وہ کریں ورنہ مخدوم ہاشم جواں بخت! آپ کو تین مہینے بعد میں لے جاؤں گی کہ جنوبی پنجاب نہیں بنا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار شہاب الدین خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں کوشش کروں گا کہ بجٹ پر ہی بات کی جائے لیکن آپ کی اجازت سے جو ملک کو اس وقت اصل مسئلہ درپیش ہے اس کی تھوڑی سی وجوہات بیان کروں گا اور پھر اپنی بات پر آؤں گا۔

جناب سپیکر! میں کسی جماعت کو کچھ نہیں کہتا لیکن ہم نے global market میں اپنے ملک کی credibility کو خود خراب کیا ہے۔ ہم نے یہ کہہ دیا کہ ملک default کی طرف جارہا ہے۔ بڑی سے بڑی economy کو بھی بحران آتا ہے اور اس کا آپ کو بھی پتا ہے اور یہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کو بھی پتا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ کو اس بات کا علم ہے کہ 2008 میں امریکہ بھی بہت بڑے بحران سے دوچار ہوا تھا۔ Lehman Brothers اور جنرل موٹر جیسی کمپنیاں تباہ ہوگئی تھیں لیکن قوم نے ایک دوسرے پر الزام نہیں لگایا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ 20 سے 22 ٹریلین ڈالر کی economy دوبارہ کھڑی ہوگئی۔

جناب سپیکر! اس وقت حالات یہ ہیں کہ امریکی وزیر خارجہ ایک بیان دیتا ہے کہ ہم نے آئی ایم ایف کو منع کر دیا کہ پاکستان کو قرضہ نہ دیا جائے، یہ صرف چار دن پہلے کی بات ہے اور اگلے دن ڈالر -/7 روپے بڑھ جاتا ہے۔ ملک تو ہم سب کا ہے چاہے اِدھر بیٹھے ہوئے لوگ ہوں یا اُدھر بیٹھے ہوئے لوگ ہوں۔ اس ملک کی بہتری کے لئے ہونا یہ چاہئے تھا اس کی credibility کو خراب نہ کیا جاتا۔ آج ہمارے عام exporter سے دوسرے ملک والے یہ کہہ رہے ہیں کہ پانچ ڈالر کی شرٹ کو ساڑھے تین ڈالر میں دو کیونکہ تمہارا روپیہ گر گیا ہے۔ یہ وہ background ہے جس سے اس وقت ملک دوچار ہے۔ اب میں directly بجٹ پر آتا ہوں۔

جناب سپیکر!یہ زیادہ پرانی بات نہیں ہے یہ پچھلے سال نومبر 2017 سے لے کر مارچ 2018تک کی بات ہے۔

جناب سپیکر!میں حکومتی ریکارڈ کے مطابق بات کروں گا اور میں چاہوں گا کہ وزیر خزانہ توجہ دیں۔وزیر خزانہ ریکارڈ نکلوالیں کہ نومبر 2017 سے مارچ 2018تک شوگر مل کی 30یا35 meetingsہوئی ہیں جو7کلب میں بھی ہوئیں اور وزیراعلیٰ کے پاس بھی ہوئی ہیں۔اس میں main issueیہ تھا کہ کسانوں کوpaymentنہیں ہو رہی تھی۔

جناب سپیکر!میں آپ کے سامنے موجود ہوں ریکارڈ سے ثابت کر سکتا ہوں کیونکہ میں دن رات ملوں میں پھرتا تھا لیکن شوگر ملز والے کسانوں کوpayment نہیں کر رہے تھے۔ ان کا main مؤقف یہ تھا کہ ہمیں لاگت -/52 روپے پڑ رہی ہے ہم کس طرح payment کر دیں جبکہ بازار میں آپ کی چینی کا ریٹ -/44روپے ہے۔

جناب سپیکر!افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس پر -/10 روپے 70 پیسے سبسڈی مانگی گئی جو اربوں روپے کی شکل میں دے دی گئی۔ آج وہی چینی -/80 روپے میں فروخت ہو رہی ہے اور cost of productionوہی ہے۔یہ ایک rule of thumbہے۔جو آج میں اسمبلی میں پیش کر رہا ہوں کہ یہ دیکھا جائے کہ جو -/37 روپے کاdifference ہے یہ کس کی جیب میں جا رہا ہے۔یہ ایک بنیادی چیز ہے جس کا اثر دوسرے کھانے پینے کی چیزوں پر بھی آیا ہے۔شکر قندی فروخت کرنے والا بھی اگر یہ بات کرنے لگے کہ ڈالر بڑھ گیا ہے تو پھر ہم سب کے لئے سوچنے کی بات ہے۔

جناب سپیکر!جو بات وزیر قانون نے کہی تھی میں اس وقت ایوان میں نہیں تھا انہوں نے کہا تھا کہ فیڈرل گورنمنٹ سے متعلق یہاں کوئی بات نہ کی جائے۔ہم ان کی بات نہیں کرتے لیکن چینی توpurely provincial matterہے۔

جناب سپیکر!یہ میں ریکارڈ سے ثابت کر سکتا ہوں انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے 32یا33 منٹس نکلوالیں اس میں اور آج تک کا یہdifference نکال کر دکھا دیں اور یہprove کر دیں کہ یہ پیسا کہاں جا رہا ہے۔یہ پیسا جو عوام کی جیب سے نکالا جا رہا ہے اس کا کون ذمہ دار ہو گا؟بجٹ میں

بار بار یہ کہا جا رہا ہے کہ سابقہ حکومت نے بہت زیادہ اخراجات کئے۔ میں حکومتی وزراء سے پوچھتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاالدین! Wind up کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کل آپ نے فرمایا تھا کہ میں آپ کو آدھا گھنٹہ دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آدھ گھنٹہ تو بہت زیادہ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے دیکھ کر تو گھنٹی کچھ زیادہ ہی تیز ہو جاتی ہے۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جو deficit financing ہے، میں تو اکنامکس کا ایک عام سا طالب علم ہوں یہاں ہاؤس میں بیٹھا ہوا کوئی معزز ممبر بتا دے کہ کسی بھی ملک کی deficit financing کے بغیر کبھی ترقی ہوئی ہے؟ اگر deficit financing نہ ہوتی تو کیا تربیلا ڈیم بنتا، منگلا ڈیم بنتا؟ یہ 13 ہزار میگاواٹ بجلی اگر deficit financing نہ ہوتی تو کہاں سے آجاتی؟ ہم اسے اپنے sources سے تو بنانے سے رہے۔ بات وہ کی جائے جس کا واقعی حقائق سے کوئی تعلق ہو۔

جناب سپیکر! آج حالات یہ ہیں کہ کسی ہسپتال میں چلے جائیں چاہے بڑا شہر ہو یا چھوٹا شہر ہو وہاں دوائی نہیں ملتی۔ ہماری حکومت میں ہم نے ہر BHU تک ہر RHC تک دوائی پہنچائی تھی۔

جناب سپیکر! آج میں ایک بات بتانا چاہتا ہوں جو حکومت کے لئے غور کرنے کی ہے۔ اس وقت ڈائیگناسٹک لیبارٹریز جو لوٹ مار کر رہی ہیں میں ذمہ داری سے یہ بات عرض کر رہا ہوں کہ ایک ایسا ٹیسٹ جس کے اوپر بنیادی لاگت -/120 روپے آتی ہے اس کے 8 سے 10 ہزار روپے چارج کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! حکومت کو چاہئے کہ تمام ہسپتالوں میں آؤٹ ڈورز کے ساتھ بڑی لیبارٹری کا قیام کیا جائے۔ آپ ذرا ان لیبارٹری والوں کے profit دیکھیں۔ خدا نہ کرے کہ اس ملک میں کوئی بیمار ہو، اس وقت ایک عام لیبارٹری ٹیسٹ 10 سے 12 ہزار روپے میں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اگر ہسپتال میں کچھ کرنا ہے تو اب اس کی ضرورت ہے۔ کوئٹہ کے کارڈیالوجی وارڈ کا ذکر تو کیا گیا لیکن یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ کارڈیالوجی وارڈ بنایا کس نے تھا، کوئٹہ کو وہ gift کس نے کیا تھا؟ اتنا حسد اور بغض نہیں ہونا چاہئے اس کا نام لے لینا چاہئے۔ ہم تو

کہتے ہیں کہ جس نے اچھا کام کیا ہو چاہے وہ کوئی بھی ہو اس کا نام لیا جانا چاہئے۔ کابینہ کے اراکین کو موجودہ مالی صورتحال کے تحت تمام اپنے اخراجات خود کرنے چاہئیں، ہم نے یہ مثال قائم کی تھی اور یہ ابھی سال پہلے کی بات ہے۔ کہا گیا ہے کہ ترقیاتی فنڈز لگائے جائیں گے لیکن میں یہ چاہوں گا کہ وزیر خزانہ اپنے جواب میں جس وقت تقریر فرمائیں تو یہ ضرور فرمائیں کہ پچھلے سال کا lapse بجٹ کتنا تھا اور کتنا پیسا lapse ہوا؟

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں اور میرے پاس اس پر بہت زیادہ معلومات ہیں لیکن مجھے پتا ہے کہ ٹائم اتنا نہیں ملے گا۔ پچھلے بجٹ کا mostly پیسا lapse ہوا اور وہ خرچ نہیں ہوا۔ میں تیزی سے بات کر رہا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کہیں گے کہ ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہوں کہ انڈسٹریل پالیسی جو تھی وہ ہم نے بنائی تھی۔ میں آپ کے سامنے ہوں، Mechanize کو consultancy دینے والا میں کھڑا ہوں اور میں نے ہی اس پر کریڈٹ لائن دی تھی کہ کریڈٹ لائن کے بغیر کوئی انڈسٹریل پالیسی نہیں چل سکتی۔

جناب سپیکر! آج میں خوش ہوں اور میں جانتا ہوں کہ وزیر خزانہ اس کام کو سمجھتے ہیں اور آپ مجھے بتا دیں کہ کریڈٹ لائن کے بغیر ایک پرچون کی دکان نہیں چل سکتی، آپ بتائیں کہ اس کے بغیر کتنی انڈسٹریل اسٹیٹ پر کام بند ہو چکا ہے، کتنی انڈسٹریل اسٹیٹ اس وقت غیر فعال ہو گئی ہیں اور کتنے لوگ بالکل باہر ہو گئے ہیں؟ آپ کسی وقت علیحدہ سے انڈسٹری پر بحث رکھ لیں تو میں اس پر بات کرنے کو تیار ہوں۔

جناب سپیکر! پنجاب کے پانچ بڑے شہروں کے لئے ماسٹر پلاننگ کی نوید سنائی گئی ہے۔ وزیر قانون اس وقت نہیں ہیں اور میں نے زیرو آر میں move کیا تھا، مجھے نام معلوم ہیں لیکن آپ کو بھی دُکھ ہو گا اور بہت سے معزز ممبران کو بھی دُکھ ہو گا کہ اپنے اربوں روپے کمانے کے لئے لاہور کے ماسٹر پلان کو جن لوگوں نے تباہ کیا۔

جناب سپیکر! میں ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ پانچ دس کروڑ روپے کی ایک کوٹھی لے کر 10، 15 اور 20۔ ارب روپیہ بنایا گیا ہے اور اب یہ پھر ماسٹر پلان کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک بات آپ سے پوچھتا ہوں اور ہاؤس میں بہت سارے لوگ جانتے ہیں کہ لندن کا ماسٹر پلان 1865 کے بعد change نہیں ہوا۔ ہمارا ماسٹر پلان ہر جگہ change ہوتا ہے، میں نام نہیں لوں گا اور آپ مجھے بتائیے کہ آپ بھی گزرتے ہیں، پہلے کہا گیا تھا کہ نہر پر کوئی construction نہیں ہو گی اور آج بتائیں کہ کتنی بڑی بڑی constructions نہر پر ہو رہی ہیں۔ ہمیں آنے والی نسلیں معاف نہیں کریں گی جس طرح یہ ماسٹر پلان ترمیم ہو رہے ہیں، یہ آپ بھی جانتے ہیں اور ہاؤس میں بیٹھے ہوئے بہت سارے لوگ جانتے ہیں کہ ماسٹر پلان میں کس کے کہنے پر ترمیم ہوتی ہیں اور کس طرح راتوں رات residential area high rise commercial area میں بدل جاتے ہیں اور کس طرح شہروں میں تباہی مچائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! اب ان پانچ شہروں کے اندر جو کہا جا رہا ہے کہ ماسٹر پلان amend ہوں گے تو میں پوچھتا ہوں کہ جب میں نے بات کی تھی، چھ مہینے گزر گئے اور وزیر قانون نے floor پر کہا تھا کہ ہم اس پر سپیشل میٹنگ کریں گے لیکن آج تک اس کی میٹنگ نہیں ہوئی۔ بھائی میاں محمود الرشید ابھی موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ 4098 یا 4100 کہہ لیں پنجاب میں illegal housing societies بن چکی ہیں اور یہ figures میں ذمہ داری سے دے رہا ہوں اور میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ ان کی گھر بنانے کی جو پالیسی ہے وہ بہت اچھی ہے۔

جناب سپیکر! آج میں یہ بات on the floor of the House بتاتا ہوں کہ ترمیم لائی جا رہی ہے کہ ان 4100 سوسائٹیز کو لیگل قرار دے دیا جائے۔ اگر وہ زرعی زمینوں پر نہیں ہیں، ہم نے سوسائٹیز بنا کر زرعی زمینوں کو تباہ کر دیا ہے اور اگر وہ نہیں ہیں یا ان میں سے ایک ہزار یا بارہ سو ہیں تو purely اس ملک کی عوام کی خاطر میری ایک تجویز ہے کہ ان میں سے ان کو یہ کہا جائے کہ 30 فیصد کوٹا low income افراد کے لئے کر دیا جائے اور پھر وہ سوسائٹیز approve کر دیتے ہیں تو یہ 4100 سوسائٹیز ہیں ان کا مسئلہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ wind up کریں۔ آپ کے پاس 30 سیکنڈ ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آج کرتارپور کی بات ہوتی ہے چناب میں 12 ہزار کیوسک پانی رہ گیا ہے، ہندوستان بالکل دھڑلے سے ہمارا پانی چوری کر رہا ہے، دھڑلے سے ڈیم بنا رہا ہے، ہمیں اس نے ورلڈ بنک کی negotiations کی میٹنگ میں الجھائے رکھا اور سات آٹھ ڈیم بنا لئے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم اس کے خلاف سارے کیس ہار گئے۔ زراعت کہاں ہو گی اگر پانی نہیں ہو گا۔ قوم کو فوری طور پر اس پر سوچنا چاہئے---

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ مجھے ٹائم دے دیجئے please---

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین! پندرہ منٹ ہو چکے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میرے لئے تو بہت معزز ہیں۔ میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ آج بھی زرعی ترقیاتی بنک 15 سے 17 فیصد کسانوں سے سود وصول کر رہا ہے اور منسٹر صاحب کو اس بات کا پتا ہو گا۔ جب مارک اپ ریٹ 5.5 فیصد تھا یا 4.75 تھا تب بھی یہ پندرہ فیصد لے رہا تھا تو یہ کسانوں سے دوستی ہے یا دشمنی اس کو دیکھا جائے۔ Ease of doing business بڑا عجیب نعرہ ہے Ease of doing business اس ملک میں کیا ہے؟ اس وقت ملک میں Block of doing business ہو رہا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین! last 30 second ہیں اب آپ کو چودہ منٹ ہو گئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ مجھے دو منٹ دے دیں---

جناب ڈپٹی سپیکر: دو منٹ کیا، تیرہ سے چودہ منٹس ہو چکے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے آپ سے آدھا گھنٹہ لیا تھا---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آدھا گھنٹہ، میں نے آپ سے کوئی commitment نہیں کی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں، آپ نے commitment دی تھی---

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے کوئی commitment نہیں کی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اچھا ٹھیک ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: یوٹرن والے کوئی اور ہیں، میں یوٹرن والا نہیں ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اپنی زبان پر پکا کھڑا ہوتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی، Ease of doing business کے لئے کہا گیا ہے، میں کہتا ہوں کہ جتنا Block of doing business اس وقت ہو رہا ہے، آپ دیکھیں کہ بزنس مین کے لئے 36 محکمے ہیں جو صبح سے رات تک اس کو تنگ کرتے ہیں۔ آپ سوشل سکیورٹی دیکھیں، آپ EOBI دیکھیں، آپ لیبر دیکھیں اور آپ Biotech دیکھیں تو بزنس مین سے یہ کیسا Ease of doing business ہے اور ہم سے کس چیز کی انوسٹمنٹ کروانی ہے؟

جناب سپیکر! میں چھانگا مانگا جنگل کی بات کرتا ہوں اور وہ میرا حلقہ ہے۔ جنگل تباہ ہو چکا ہے اور میں نے بہت پہلے یہ کہا تھا کہ اس کی چار دیواری بنا دی جائے حکومت اس پر غور کر لے اور genting highlands کے اوپر اس کو base بنا کر اس کو بنا لیا جائے۔ میرے حلقے میں چونیاں جمبر روڈ پر کام بند ہو چکا ہے آخر کیوں؟ وہ اس لئے کہ اس کا افتتاح میں نے کیا تھا۔ اس کو بھی ذرا دیکھ لیجئے۔ آج لاہور میں ہیپاٹائٹس ای پھیل چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ اس وقت ہیلتھ منسٹر ہوتیں اور میں یہ figure سے ثابت کر سکتا ہوں کہ ہر ہسپتال میں سینکڑوں مریض ہیپاٹائٹس ای کے آ رہے ہیں اس کی وجہ کہ لاہور گندگی کا ڈھیر بن چکا ہے۔ میں گلبرگ میں رہتا ہوں اور بچپن سے گلبرگ اتنا گندہ کبھی نہیں تھا جتنا آج ہو چکا ہے۔ کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں گندگی کے ڈھیر تک نہیں لگے ہوئے تو تباہی مچ گئی ہے اور ہیپاٹائٹس سی پھیل چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک عرض کروں گا کہ اڑھائی سے تین لاکھ گاڑیوں کی نمبر پلیٹ اس وقت issue نہیں ہو رہی اور یہ نمبر پلیٹ کے بغیر گاڑیاں چل رہی ہیں ان کا کون ذمہ دار ہے؟

جناب سپیکر! ایک بات یہ ہے کہ آپ پورا بجٹ پڑھ لیں جو کہ نہیں ہونا چاہئے لیکن میں گزارش کر رہا ہوں کہ ساؤتھ پنجاب کے بھائی ہمارے بھائی ہیں، وہاں کے لوگ ہمارے لوگ ہیں لیکن آپ بجٹ پورا پڑھ لیں اور اس کے اندر ذرا دیکھیں کہ سنٹرل پنجاب اور لاہور کے خلاف کس کس قسم کی ایسی باتیں کی گئی ہیں جو نہیں کرنی چاہئے تھیں۔ لاہور میں اتنا کوئی بُرا نہیں ہے کہ کسی نے کوئی لوٹ مار کی ہو۔

جناب سپیکر! ہم آج کہتے ہیں کہ خدا کے لئے یہ صوبہ بنا دیں، خدا کے واسطے یہ صوبہ بنا دیں لیکن لاہور اور سنٹرل پنجاب کو بُرا نہ کہیں۔ لاہور اور سنٹرل پنجاب کی بہت خدمات ہیں۔

جناب سپیکر! 35 سال سے ساؤتھ پنجاب سے وزیر اعلیٰ اور گورنر رہے ہیں، اس وقت کسی کو خیال نہیں آیا اور میں آج on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ خدا کے لئے یہ صوبہ بنا دیں۔ ہم انہیں بہت یاد آئیں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک واصف مظہر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سید حسن مرتضیٰ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العلمین۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں اپنی جماعت پاکستان تحریک انصاف کے تمام منسٹرز کو مبارکباد پیش کرتی ہوں جنہوں نے اتنے محدود وسائل میں تمام شعبوں میں اتنا بہترین بجٹ پیش کیا۔ بجٹ کو پیش کرنا ہی ایک بہت بڑی اہمیت رکھتا تھا جس کو انہوں نے fulfil کیا۔

جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! فرمائیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں نے کل قائد حزب اختلاف کے منہ سے صوبہ جنوبی پنجاب اور غربت کا نام سنا تو مجھے بڑی حیرانی ہوئی۔ مجھے حیرانی اس بات کی ہوئی کہ انہیں صوبہ جنوبی پنجاب کیسے یاد آیا اور ان کے دل میں غریب کا احساس کیسے جاگا۔ انہیں تو پتا ہی نہیں کہ غربت ہوتی کیا ہے؟ مجھے بھی علم نہیں تھا کہ غربت کیا ہے۔ جب میں نے لوکل گورنمنٹ کا الیکشن contest کیا اور میں گھر گھر گئی تو مجھے پتا لگا کہ غریبی کیا ہوتی ہے۔ ہمارے جنوبی پنجاب کا غریب کیسے جیتا ہے اور کیسے

مرتا ہے اس کا علم کسی کو بھی نہیں ہے۔ جنوبی پنجاب میں غریب اپنے گھر میں زیرو کا بلب جلاتا ہے اور100 power کا بلب اس کے بکسے میں ہوتا ہے، جب ہم جیسے لوگ ان کے گھر جاتے ہیں تو وہ زیرو کا بلب اتار کر اپنے بکسے سے100 power کا بلب نکال کر وہاں پر لگا دیتا ہے تاکہ ہمیں پتا چل سکے کہ اس کے گھر میں بجلی ہے اور روشنی بھی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! جنوبی پنجاب کی ماں جسے پتا ہو کہ اس کا بیٹا بہت غریب ہے اور بیمار ہوتی ہے تو وہ علاج کے لئے ہسپتال نہ جانے کی ضد کرتی ہے۔ وہ کیوں ضد کرتی ہے؟ وہ اس لئے ضد نہیں کرتی کہ اسے اس چیز کا ڈر ہوتا ہے کہ اس کا علاج نہیں ہو سکے گا بلکہ وہ اس لئے ضد کرتی ہے کہ اس کو پتا ہوتا ہے کہ اس کا بیٹا غریب ہے اور اس کا بیٹا اس کے علاج پر خرچ نہیں کر سکتا، وہ اس لئے ہسپتال نہیں جاتی تاکہ اس کا بیٹا وہی پیسا اس کی تدفین پر لگا دے جو اس کے علاج پر لگانا ہے۔ غربت کیا ہے؟ انہیں آج پتا لگا ہے؟ انہوں نے جنوبی پنجاب کی مد میں اتنا زیادہ پیسا رکھا میں اُن سے سوال کرتی ہوں کہ وہ پیسا کس جگہ پر لگا؟ کون سے ہسپتال بنائے گئے؟ کون سی بچیوں کے سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا؟ کون سی یونیورسٹیز بنائی گئیں؟ جنوبی پنجاب میں کون سی سڑکیں بنائی گئیں؟ مجھے اس کا جواب چاہئے۔ انہوں نے تو جنوبی پنجاب کی مد میں پیسا رکھ کر اپنے گھروں کو بھرا۔ اگر ہم نے پیسا کم بھی رکھا ہے تو جب ہم وہ پیسا جنوبی پنجاب پر لگائیں گے تو وہ کم پیسا بھی آپ کو نظر آئے گا۔

جناب چیئرمین! وزیر لائیو سٹاک بیٹھے ہیں میں اس فورم پر آپ کی وساطت سے ان سے استدعا کروں گی کہ جس طرح ہم نے انسانوں کے لئے ریسکیو1122 بنائی ہے اسی طرح وہ جانوروں کے لئے بھی ریسکیو1122 بنائیں۔ ہمارا غریب کسان اپنی بیمار گائے بھینس کو ہسپتال نہیں لے جا سکتا وہ وہیں اپنے ڈیرے پر ہی اسے ذبح کروا دیتا ہے چونکہ اس کے پاس کوئی وسائل نہیں ہوتے۔ اگر ہم تحصیل کی سطح پر1122 لائیو سٹاک کے نام سے دو دو، تین تین گاڑیاں مختص کر دیں تو

غریب عوام کو اس سے relief ملے گا۔ اگر میری اس تجویز پر عمل کر دیا جائے تو میں شکر گزار ہوں گی۔

جناب چیئرمین! ہماری جماعت نے ضلع لیول پر یونیورسٹیز بنانے کی بات کی ہے چونکہ میرا تعلق ضلع خانیوال سے ہے میری استدعا ہے کہ آپ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کا سب کیمپس ضلع خانیوال میں بنا دیں تو یہ ہمارے لئے بہت بڑا کام ہو گا لہٰذا آپ اس کی طرف توجہ دے دیں، آپ کی بہت مہربانی ہو گی۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ راحیلہ نعیم

محترمہ راحیلہ نعیم: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں کہ آپ مجھے اس ظالم اور جابر قسم کے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دے رہے ہیں تاکہ میں پنجاب کے عوام کی آواز اور سسکیاں اس مقدس ایوان کے ساتھ ساتھ اقتدار میں بیٹھے ہوئے ان لوگوں تک بھی پہنچا سکوں جن کے لئے انہوں نے یہ بجٹ پیش کیا ہے۔ پنجاب کا کیا جرم ہے جس کے ہیلتھ کے بجٹ پر اس حکومت نے اتنا بڑا cut لگا دیا؟ جہاں پر آپ اپنی تقاریر کے اندر دعوے کیا کرتے تھے کہ ہیلتھ پر اتنا بجٹ رکھیں گے اور لوگوں کی صحت پر بلاوجہ تنقید کیا کرتے تھے۔ یہ وہی صوبہ ہے جس کے اندر میاں محمد شہباز شریف کے کئے ہوئے اقدامات کی وجہ سے یہاں پر دوسرے صوبوں کے لوگ بھی آ کر ہیلتھ کی سہولیات سے مستفید ہوا کرتے تھے۔

جناب چیئرمین! مجھے یہ بتائیں کہ ہمارا کوئی برن یونٹ ہو کیا خیبر پختونخوا کے لوگ یہاں پر آ کر پنجاب کے ہسپتالوں میں علاج نہیں کروایا کرتے تھے؟ کیا چلڈرن ہسپتال لاہور میں خیبر پختونخوا، بلوچستان اور سندھ کے لوگ یہاں آ کر اپنے بچوں کا علاج نہیں کروایا کرتے تھے؟ مجھے یہ دیکھ کر شرم آئی ہے کہ آج یہ دعوے کرنے والے لوگ جو اپنے [*****] کی باتیں کرتے ہیں ذرا اس کی تقاریر کو repeat کر کے دیکھیں۔ انہوں نے آج کس چکر میں پنجاب کے بجٹ میں کٹوتی کر دی۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 196 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین! اب میں ایجوکیشن پرdocuments کے ساتھ بات کروں گی، آپ یہاں بات کر رہے ہیں کہ ہم یونیورسٹیاں بنانے جا رہے ہیں لیکن آپ نے ایجوکیشن کے بجٹ پر cutلگا دیا ہے۔ آپ پنجاب میں ایجوکیشن پر کم بجٹ دے رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم یونیورسٹیز بنا دیں گے۔ اس بجٹ میں کون سا اقدام آیا ہے جس کے تحت آپ نئے سرکاری سکول بنانے جا رہے ہیں؟ بجٹ کے اندر تو ان کا کوئی ایسا اقدام نظر نہیں آتا۔

جناب چیئرمین! پچھلا بجٹ بھی مخدوم ہاشم جواں بخت نے ہی پڑھا تھا نمبر 16 پر ان کا پوائنٹ تھا کہ اساتذہ کو ٹیبلٹ کمپیوٹرز کی فراہمی کے لئے پائلٹ پراجیکٹ کا آغاز کیا جائے گا۔ مجھے یہ بتایئے کہ انہوں نے کون سے پائلٹ پراجیکٹ کا آغاز کیا؟ انہوں نے کہا تھا کہ جنوبی اضلاع کے علاقے کی بچیاں جو زیادہ متاثر ہوتی ہیں ہم وہاں پر اقدامات کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! ذرا اقدامات تو بتایئے۔ یہ انہی کاdocument ہے یہ گورنمنٹ نے دیا ہے، مخدوم ہاشم جواں بخت نے یہ تقریر پڑھی تھی۔ آج ان کے اسdocument کے اندر کیا اقدامات کئے ہیں؟ آپ نے ایجوکیشن پرcut لگا دیا، آپ کے[*****] نے اس پر جو تقریر کی ہوئی ہے جو آج یوٹیوب پر بھی موجود ہے آپ کہا کرتے تھے کہ ہم سب سے زیادہ بجٹ تعلیم پر دیں گے لیکن آپ ٹوٹل بجٹ کا13 percent some thing تعلیم کو دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس پنجاب نے کیا جرم کیا ہے؟ زراعت جو ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے آپ نے اگلے بجٹ کے اندر گندم کی خریداری پر پیسوں کی کٹوتی کر دی ہے۔ یہ پنجاب کے ساتھ ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟ پوری دنیا ریسرچ پر اتنا بجٹ رکھ رہی ہے لیکن آپ نے ٹوٹل بجٹ کا 1.77 فیصد رکھا ہے اتنے تو ریسرچ کے لئے پیسے رکھ دینے چاہئیں تھے۔ پوری دنیا میں نئے seeds پر ریسرچ کی جا رہی ہے مگر یہاں ایک سال میں ایک ہی فصل کو چار چار بار لیا جا رہا ہے لیکن پنجاب میں اس ظالم حکومت کے اقدام کی طرف دیکھیں کہ انہوں نے گندم کی خریداری پر بھی پیسے کاٹ لئے ہیں تو آپ کون سے پنجاب کی بات کر رہے ہیں؟

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر196 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین! آپ لوکل گورنمنٹ کی بات لے لیں، یہاں پر بڑے بڑے دعوے کئے جاتے ہیں اور بڑھکیں لگائی جاتی ہیں اور بڑھکیں لگانے والے بھی غائب ہو گئے۔

جناب چیئرمین! مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے یہ بات کی کہ ہم نئے الیکشن کرانا چاہتے ہیں لیکن آپ نے تو اس بجٹ میں نئے الیکشن کے لئے پیسے ہی نہیں رکھے۔ آپ کون سے لوگوں کی empowerment کے لئے کام کر رہے ہیں؟ آپ تو grass root level پر devolution چاہتے ہی نہیں ہیں، آپ نے تو الیکشن کے لئے پیسے ہی نہیں رکھے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! جی، ٹھیک ہے۔ یہاں پر سہانے اور جھوٹے خواب تو بے تحاشا دکھائے گئے لیکن میں خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ جس قسم کا یہ ظالمانہ بجٹ اس حکومت نے پیش کیا اور اتنی ڈھٹائی کے ساتھ floor پر جھوٹ بول رہے ہیں، دھوکے دے رہے ہیں، فراڈ کر رہے ہیں جن سے ہمیں خود شرم آتی ہے۔ پنجاب میں رہنے والے لوگوں سے یقیناً وزیراعظم جناب عمران خان نے اپنا بدلہ لے لیا ہے انہوں نے پہلے ہمیں ایسا وزیراعلیٰ دے دیا اس کے بعد ایسا بجٹ دے دیا۔

جناب چیئرمین: شکریہ

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! مجھے دو تین منٹ اور دے دیں تاکہ میں مہنگائی پر دو باتیں کر سکوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! صرف ایک منٹ میں بات ختم کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! آپ بھوکے ننگے پاکستان کو پوری دنیا میں دکھاتے ہیں لیکن آپ خود ایسے بجٹ پیش کرتے ہیں جن کے اندر آپ عوام کے حقوق سلب کر رہے ہیں۔ آپ نے پنجاب کے لوگوں کے حقوق پر ڈاکا ڈالا ہے۔ مہنگائی اس قدر ہے توبہ توبہ کہ لوگوں کی چیخیں نکل آئی ہیں، نہ جانے کن چیخوں کی باتیں کیا کرتے تھے۔

اگر کہ چاروں طرف باڑ لگا دی جائے
مفت بارش میں نہانے پر سزا دی جائے

سانس لینے پر بھی تاوان کیا جائے وصول
سبسڈی دھوپ پر کچھ اور بڑھا دی جائے

جناب چیئرمین: بہت مہربانی، محترمہ زینب عمیر!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! آخری شعر بولنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اب محترمہ زینب عمیر بات کریں گی۔

محترمہ زینب عمیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ اس وقت ایوان میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے بنچوں پر بہت کم معزز ممبران تشریف فرما ہیں۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران کی طرف سے اب تک جتنی تقاریر کی گئی ہیں انہیں سُن کر مجھے احساس ہوا کہ ایوان میں جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اسے کسی نے نہیں پڑھا۔ حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران میں سے کسی نے بھی بجٹ نہیں پڑھا کیونکہ انہوں نے تو اُس دن بجٹ کی کاپیاں پھاڑ کر پھینک دی تھیں۔ میری استدعا ہے کہ ان کو بجٹ کی کاپی دوبارہ دے دی جائے تاکہ یہ لوگ پہلے اس کو پڑھ لیں اور پھر اس بجٹ پر بحث کریں۔ حزب اختلاف کے جتنے لوگوں نے تقاریر کیں مجھے ان کو سُن کر احساس ہوا ہے کہ شاید یہ اپوزیشن نہیں بلکہ وہ مکھی ہے جو سارا جسم چھوڑ کر زخم کے اُوپر آکر بیٹھتی ہے۔ تقریباً سب لوگوں نے ٹیکس کے اُوپر بات کی ہے اس کے علاوہ کسی نے کوئی اور بات نہیں کی۔

جناب چیئرمین! ہمارے ایک معزز ممبر نے بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ جو بجٹ صوبہ پنجاب خصوصی طور پر جنوبی پنجاب کے لئے allocate کیا گیا ہے شاید وہ عوام کی بھلائی کے لئے پورا خرچ نہیں ہوگا۔ اپوزیشن کی ایک وہ پارٹی جس کا بانی قائد آج تک زندہ ہے اور گھر گھر سے نکلتا ہے اور اس کا موجودہ قائد 10 سے 100 فیصد ہو گیا ہے۔ اسی طرح ایک دوسری پارٹی ہے کہ جس کے شیر کو آج تک شعور نہیں آیا وہ آج بھی کہتے ہیں کہ:

"کھاندے ہیں تے لگاندے وی ہیں"

جناب چیئرمین! میں ان سب لوگوں کو بتانا چاہتی ہوں کہ یہ پی ٹی آئی کی حکومت ہے۔ ہم کھانے بھی نہیں دیں گے اور انشاءاللہ عوام کی بھلائی کے لئے یہ بجٹ خرچ بھی کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! یہ صدقہ کھاتے ہیں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! اگر یہ کہتے ہیں تو ہم صدقہ و خیرات بھی ضرور کرتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین: مہربانی کرکے cross talk نہ کریں اور محترمہ زینب عمیر کو بات کرنے دیں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی ٹیم نے بہت اچھا بجٹ پیش کیا ہے۔ سب لوگ ان کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں اور میں بھی انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ وزیر خزنہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی ٹیم نے اس بجٹ کو بڑی باریک بینی سے اور وزیر اعظم جناب عمران خان کے وژن کے مطابق تیار کیا ہے۔ یہاں پر حزب اختلاف کے معزز ممبران نے کہا کہ نائیوں اور درزیوں پر بھی ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میرے خیال میں درزیوں پر ابھی تک ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ میرے حزب اختلاف کے ممبران کو یہ بات سمجھنی چاہئے کہ ہم نے جس چیز کو address کیا ہے وہ پاکستان کی grey economy ہے۔ یہ grey economy روزانہ کروڑوں روپے کا بزنس کرتی ہے تو یہ ٹیکس کیوں نہ دیں؟ آپ بیوٹی پالرز اور میک اَپ سیلون والوں کا رونا رو رہے ہیں۔ ان کے اُوپر کیوں ٹیکس نہ لگے اور آپ یہ دیکھیں کہ ٹیکس کس پر لگ رہا ہے؟ کسی غریب پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ ہم نے یہ ٹیکس generate کرنا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس کو recover بھی کریں گے۔

جناب چیئرمین! ماضی کی حکومت کی طرف سے جو سکیمیں بنائی گئی تھیں وہ سب فیل ہوئی ہیں۔ پیلی ٹیکسی سکیم، قرض اُتارو ملک سنوارو سکیم اور سستی روٹی سکیم سب ناکام ہوئی ہیں۔ سستی روٹی سکیم کی accountability ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ ایک سفید ہاتھی ہے۔ ہمارے مختلف پانچ پراجیکٹس کے فنڈز یہی سفید ہاتھی کھا گیا ہے۔ اب ہم اورنج لائن ٹرین کے منصوبے کو ختم بھی نہیں کر سکتے بلکہ اسے مکمل کرنا پڑے گا۔ ہماری حکومت کے لئے اورنج لائن ٹرین کے منصوبے کو مکمل کرنا ایک بہت بڑا task ہے۔ ہم اپنے پانچ مختلف پراجیکٹس کے فنڈز curtail کر کے اورنج لائن ٹرین پر لگا رہے ہیں تاکہ وہ مکمل ہو سکے۔ یہ اس کا جواب ہم سے نہیں مانگ سکتے بلکہ

اس کا جواب قائد حزب اختلاف کے لوگوں کو دینا چاہئے کیونکہ سفید ہاتھی کا یہ منصوبہ ہماری حکومت نے شروع نہیں کیا تھا۔

جناب چیئرمین! مجھے قائد حزب اختلاف کی تقریر سُن کر بڑی حیرت ہوئی کیونکہ انہوں نے بے ربط باتیں کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا ڈرائیور ڈالر کی قیمت یعنی value بڑھنے کے حوالے سے باتیں کر رہا تھا جس کی تنخواہ 17 ہزار روپے ہے۔ ان کے ڈرائیوروں کو یہ بات سمجھنی چاہئے کہ ان کے لیڈر خود ہی ملک سے باہر پیسے اور ڈالرز لے کر جاتے ہیں جس کی وجہ سے پاکستان کے غریب لوگ آج تک مفلسی کا شکار ہیں۔ ان کے ورکرز جو باہر دھمال ڈالتے ہیں ان کو یہ بات سمجھنی چاہئے کہ یہ غربت ان کے لیڈروں کی وجہ سے ہے۔ پی ٹی آئی کی حکومت تو انسان دوستی کا ثبوت دینے کی کوشش کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! wind up کر لیں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! جی، میں ایک منٹ میں wind up کر لیتی ہوں۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے concerning ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔ بجٹ کی کتاب میں نمبر 11 کے اوپر Administration of Justice کا ایک head ہے۔

جناب چیئرمین! میرا تعلق اسی شعبہ سے ہے لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ اس حوالے سے اپنا concern show کر دوں۔ اس head میں پہلے سے زیادہ بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ ہم ججوں کی تنخواہوں اور دوسرے expenditures کے لئے تو پیسے رکھ لیتے ہیں لیکن Bar Councils کے حوالے سے کوئی فنڈز نہیں رکھتے۔

جناب چیئرمین! میری ہمیشہ سے یہ گزارش رہی ہے اور اب بھی میں یہی کہتی ہوں کہ وکلاء حضرات اور Bar Councils کے لئے بجٹ میں کچھ percentage allocation ہونی چاہئے۔ مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی کا یہ شاخسانہ ہے کہ انہوں نے وکلاء کو saleable and buyable product بنا دیا ہے۔ جب ان لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے تو یہ تب ان پر پیسا خرچ کرتے ہیں۔ یہ وکلاء کو پلاٹس دیتے ہیں۔ پی ٹی آئی سے تعلق رکھنے والے وکلاء چاہتے ہیں کہ ہم respect سے کام کریں۔

جناب چیئرمین!!Bar Councilsمیں جو سائلین آ کر بیٹھتے ہیں ان کے لئے پینے کے صاف پانی اور واش رومز کا کوئی انتظام نہیں ہے۔اسی طرح عدالتوں کی حالت انتہائی خراب ہے اور خاص طور پر پارکنگ کے لئے پارکنگ پلازہ بنایا جائے۔یہ مسئلہ براہ راست عوام سے متعلقہ ہے تو میری استدعا ہوگی کہ اس کے لئے بجٹ میں پیسے مختص کئے جائیں۔انہیںgrant in aidکی مد سے نکال کر ان کے لئے بجٹ کا ایک حصہallocateکیا جائے۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بڑی مہربانی۔اب چودھری محمد اقبال بات کریں گے۔

چودھری محمد اقبال: جناب چیئرمین!میں بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اپنی بجٹ کی معروضات پیش کرنے کا موقع عنایت فرمایا ہے۔حالات بدلنے چاہئیں،بڑی دیر ہو گئی ہے،میں بڑی مدت سے دیکھ رہا ہوں کہ حزب اقتدار کی طرف سے بجٹ کی تعریفیں ہوتی ہیں اور حزب اختلاف کی طرف سے بجٹ پر تنقید کی جاتی ہے لیکن اس سے آگے بات نہیں بڑھ سکی۔میرے خیال میں بات اس سے آگے بڑھنی چاہئے۔اس وقت ملک پاکستان اور صوبہ پنجاب کے جو معاشی حالات ہیں ان کو مد نظر رکھتے ہوئے بات آگے بڑھنی چاہئے تھی۔ہم نے بڑے بڑے دعوے سُنے ہیں۔

جناب چیئرمین!میں نے محترم وزیر خزانہ کی تقریر بڑی توجہ سے پڑھی ہے اور اس میں بھی بڑے بڑے دعوے کئے گئے ہیں لیکن عملی طور پر جو چیزیں بجٹ کے اندر نظر آئی ہیں وہ بڑی خوفناک ہیں۔

جناب چیئرمین!میں آپ کوbridgeبنا کر یہ بات کرنی چاہتا ہوں کہ پاکستان کی معیشت کو ٹھیک کرنے کے لئے سارے ہاؤس کو دعوت دی جاتی کہ آئیں مل بیٹھ کر سوچیں کہ ہم نے ملک اور صوبے کو اسeconomic crisisسے کس طرح نکالنا ہے؟یہ سوچ ملکی سطح پر اور صوبہ پنجاب کی سطح پر اپنائی جانی چاہئے تھی اس سے محسوس ہوتا کہ واقعی کوئی انقلاب آ گیا ہے، نیا پاکستان بن رہا ہے اور کوئی نیا کام ہو رہا ہے۔معاملات اسی انداز سے چلائے جا رہے ہیں جیسے کہ پہلے چلائے جا رہے تھے اور یہ حالات دیکھتے ہوئے ہمیں ایک عرصہ گزر چکا ہے۔اس وقت کے معاشی حالات کے پیش نظر اس طریق کار سے اب معاملات نہیں چل سکتے۔

جناب چیئرمین !وزیر خزانہ میرے چھوٹے بھائی ہیں اور یہ ایک دور میں ہمارے ساتھ بھی رہے ہیں۔شاید ان کو یاد ہو یا نہ یاد ہو لیکن ہمیں یاد ہے۔میں یہ گزارش کروں گا کہ حالات اس طرح سے نہیں رہنے چاہئیں بلکہ بات کو آگے بڑھایا جانا چاہئے۔یہاں پر کہا جاتا ہے کہ پچھلی حکومت نے کیا کیا ہے؟.Seeing is believing یعنی چیز دیکھ کر نظر آتی ہے کہ کچھ کیا گیا ہے یا نہیں۔قائد پنجاب محترم میاں محمد شہباز شریف نے صوبہ پنجاب میں farm to market roads کی تعمیر کا منصوبہ شروع کیا جس کو خادم اعلیٰ پنجاب رورل روڈ پروگرام کہا جاتا تھا۔

جناب چیئرمین !وزیر خزانہ آپ کو یاد ہے یا نہیں؟ اس منصوبے کے اوپر بہت زیادہ کام ہوا ہے۔کہتے ہیں کہ تہذیب سڑک کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔پنجاب میں اس پروگرام کے تحت بہت ہی اعلیٰ قسم کی سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں اس کے لئے انہوں نے چائنا میں ایک وفد بھجوایا اور وہاں سے انفراسٹرکچر کے حوالے سے پوری تحقیق کروائی گئی تھی اور پھر اسی کی بناء پر پورے پنجاب کے اندر سڑکیں تعمیر کی گئیں۔یہ سڑکیں جنوبی پنجاب،وسطی پنجاب یعنی پورے پنجاب میں بنائی گئی ہیں۔ان سڑکوں کا state of the art کام ہوا ہے۔ان سڑکوں کی وجہ سے لوگ اپنے مریضوں کو لے کر ہسپتال تک پہنچ جاتے ہیں۔موجودہ حکمرانوں کی طرف سے یہ آواز آنی چاہئے تھی کہ اس پروگرام کو آگے بڑھایا جارہا ہے۔

جناب چیئرمین !میں نے پورا بجٹ دیکھا ہے لیکن مجھے ایسا کوئی پروگرام نظر نہیں آیا۔مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آسکی کہ ایسا کیوں کیا گیا ہے؟امید ہے کہ وزیر خزانہ مجھے اس بات کا جواب اپنی winding up تقریر میں ضرور دیں گے۔

جناب چیئرمین !میں گوجرانوالہ کا رہنے والا ہوں۔میرے فاضل دوست وزیر قانون ہمارے بڑے پرانے رفیقِ کار رہے ہیں اُدھر سے روز گزرتے ہیں۔گوجرانوالہ میں جی ٹی روڈ کے اوپر لوئیاں والا ایک چوک تھا وہاں پر کینٹ کی طرف جانے والے روڈ پر ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ، دو دو گھنٹے ٹریفک رُکی رہتی تھی وہاں پر state of the art پُل بنایا گیا ہے جو وزیر قانون اور چودھری ظہیر الدین نے بھی دیکھا ہو گا۔اُس پر سگنل بھی نہیں ہیں اور لوگ دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ کیسا کام کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے پہلے کہا ہے کہ seeing is believing اور یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے۔ اس بات کو آگے بڑھایا جاتا ہے اور اس حکومت کو آئے ہوئے گیارہ مہینے ہو گئے ہیں تو انہوں نے کیا کیا ہے؟ بتائیں کوئی سڑک شروع کی ہے کوئی میگا پراجیکٹ شروع کیا ہے، کوئی پُل بنایا ہے، کوئی کام کیا ہے؟ کچھ deliver کرنا پڑے گا، کوئی کام کر کے دکھانا پڑے گا لیکن اس طرح دعوے کرنے سے بات نہیں چلے گی۔

جناب چیئرمین! میری بڑی مؤدبانہ گزارش ہے کہ سبھی کو ساتھ لے کر چلیں۔ لیڈر شپ سبھی کو ساتھ لے کر چلنے کا نام ہے، بیٹھ کر economic crisis کا حل نکالیں، اُس کے لئے پروڈکشن کیسے بڑھانی ہے، export کیسے بڑھانی ہے اور import کیسے کم کرنی ہے؟ یہ کرنے کے کام تھے لیکن اُس کے اوپر کوئی کام نہیں ہو رہا اور میں بڑے دکھ کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں۔ ہم ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو موقع دیا ہے تو یہ کامیابی کی طرف رُخ کریں۔ اگر یہ اسی طرح طعنہ بازی کرتے رہے تو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟

جناب چیئرمین! جنہوں نے ہمیں منتخب کرا کے اس ہاؤس میں بھیجا ہے اُن کی بھی ہمارے اوپر کوئی ذمہ داری ہے اور ہم نے اُنہی کو جواب دینا ہے۔۔۔

(اذانِ مغرب)

جناب چیئرمین: جی، چودھری محمد اقبال اپنی بات جاری رکھیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ بڑے بڑے دعوے کئے گئے ہیں کہ یہ بجٹ عوام دوست ہے، اس کی بنیاد تحریک انصاف کی حکومت کے منشور پر رکھی گئی ہے، یہ بنیاد حکومت پنجاب کو تمام شعبوں کے لئے راہنما اصول مہیا کرے گی لہٰذا وزیر اعظم پاکستان کی اعلیٰ قیادت میں کفایت شعاری کی پالیسی پر سختی سے عمل کیا جا رہا ہے۔ اس بجٹ تقریر میں یہ دعوے کئے گئے ہیں اور عمل کیا ہے کہ رواں مالی سال کے مقابلے میں 2.7 فیصد اخراجات میں اضافہ کیا جا رہا ہے اور یہ ان کی بچت کی باتیں اور دعوے تھے۔ اِدھر سے ایک فاضل دوست نے کہا کہ قائد حزب اختلاف نے 2.7 فیصد کی figure پڑھی ہے مجھے اُس پر شک ہے۔

جناب چیئرمین! میں حیران ہوں یہاں پر وزیر خزانہ بیٹھے ہیں آپ اُن سے پوچھ لیں اور یہ ان کی بجٹ تقریر میں لکھا ہوا ہے اور اس کے اوپر ان کے فاضل دوست شک کر رہے ہیں کہ وہ غلط لکھا گیا ہے تو اس پر ہم کیا ماتم کریں؟ وزیر خزانہ سے میری یہ گزارش ہے کہ کچھ آگے بڑھیں اگر یہ آگے نہیں بڑھیں گے تو پھر مذاق اُڑایا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں مزید صرف دو فقرے کہہ کر آپ سے اجازت لے لوں گا میں اپنی بات کو زیادہ لمبا کرنا چاہتا ہوں اور نہ ہی میں repetition کا قائل ہوں۔ Nations flourish when they change gears to try forward. کوئی move forward کریں جس سے اس ملک کو فائدہ ہو، اس صوبے کو فائدہ ہو اور عوام کو بھی فائدہ ہو۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ export oriented economy میں invest کریں تاکہ imports کم ہوں اور exports بڑھیں۔ اس وقت capital goods کی imports 45 percent ہو رہی ہیں اور feul میں import ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ investment credit inflow میں بے تحاشا کمی واقع ہو گئی ہے ابھی ہمارے فاضل دوست شیخ صاحب اس بارے میں بات کر کے گئے ہیں۔ یہ سارے کام کرنے کے ہیں اگر یہ نہیں کریں گے تو پھر یہ کام کون کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس صوبے کی خدمت کرنے کا موقع دیا ہے یہ اس صوبے کی خدمت کر جائیں اور پاکستان کی خدمت کر جائیں لوگ ان کو اچھے الفاظ سے یاد کریں۔ میں ان گزارشات کے ساتھ آپ سے اجازت چاہوں گا آپ کا بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ عائشہ اقبال!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ گلناز شہزادی!

محترمہ گلناز شہزادی:

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَالۡعَصۡرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ﴿۳﴾

جناب چیئرمین!14-جون2019 کو جو بجٹ دیا گیا اگر اُسے آئی ایم ایف پنجاب lost کہوں تو غلط نہ ہو گا۔

جناب چیئرمین! سمجھ سے باہر ہے کہ جب ہم بات کرتے ہیں تو ہمارے حکومتی ممبران جس طرح سے اُس کا مذاق اُڑاتے ہیں کاش!وہ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے budget statement or relevant books کو نہیں پڑھا۔

جناب چیئرمین!ان سے میری request ہے کہ وہ خود بھی اُن books کو پڑھ کر دیکھ لیں۔ اگر آپ لوگ macro economic outlook دیکھتے تو آئی ایف ایم کا پروگرام جس کا بہت چرچا بھی ہے جس کے لئے کہا جاتا تھا کہ میں خودکشی کر لوں گا، میں قرضہ نہیں لوں گا اور at the end وہ قرضہ لے بھی لیا تو اس کو جاننے کا عوام کا حق ہے کہ اُس آئی ایم ایف کے پروگرام کا 39 مہینوں کے لئے کیا کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کے ہی white paper میں وہ facts لکھے ہوئے ہیں کہ اس پروگرام کو لینے کے بعد further next one year and so on یہ مہنگائی بڑھتی جائے گی۔

جناب چیئرمین!آپ کہتے ہیں کہ آپ یہاں پر بجلی اور گیس کے بلوں کی بات نہ کریں جب direct impact آتا ہے۔ اس وقت ہر عام آدمی رو رہا ہے۔[*******]نے جو وعدے کئے تھے اُن وعدوں میں سے انہوں نے ایک وعدہ بالکل پورا کیا کہ ہر شخص رو رہا ہے، دہائیاں دے رہا ہے۔

جناب چیئرمین!میں یہ بات کہنا چاہوں گی کہ اگر آپ صرف بجلی یا گیس کے بلوں کی بات کرتے کہ ان کو یہاں پر discuss نہ کریں تو edibles کی بات کر لیتے ہیں۔ وہاں پر واضح طور پر یہ بھی بتایا گیا کہ تمام edibles کی prices بھی بڑھیں گی تو عوام کو ذہنی طور پر تیار کریں۔ ٹی وی پر آ کر یہ نہ کہیں کہ یہ مشکل وقت تھوڑی دیر کے لئے ہے یہ تو ٹل جائے گا۔ یہ مشکل وقت ٹلے گا نہیں بلکہ یہ مشکل وقت ابھی چلے گا، یہ دوڑے گا اور مہنگائی کی جو تلوار ہے وہ عام آدمی کی گردن پر لٹکتی رہے گی۔ یہ چیزیں عوام کو بتائیں کیونکہ یہ اُن کا حق ہے کہ وہ facts کو جانیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر196 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین! میں اس سے آگے اگر ایجوکیشن کے different departments کی بات کروں تو آپ نے ان کے ڈویلپمنٹ بجٹ کو اتنا کٹ کر دیا تو لوگوں کو کس طرح سے روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے۔ اس وقت کیا job opportunities ہیں؟ ایک کروڑ نوکریوں کے وعدے کیسے پورے ہوں گے؟ سکولز ایجوکیشن دیکھ لیں میں نے بجٹ کی books میں وہ paragraph شروع کیا تو وہ ساتھ ہی ختم بھی ہو گیا۔ اُس میں صرف Insaaf School Programme Evening Shift کی بات کی گئی۔ اگر آپ اس چیز کو اپنے ڈیپارٹمنٹ سے بھی تھوڑا سا verify کرا لیتے تو ہمارے previous tenure 2013-18 کے last month میں تمام اضلاع میں اس کا نوٹیفکیشن جا چکا تھا کہ جہاں جہاں پر ضرورت ہے وہاں کے سکولوں کے اندر evening shift start کی جائے۔

جناب چیئرمین! اس حوالے سے میری دوسری strong reservation انصاف کا نام use کرنے پر ہے۔ آپ تو بڑے سخت خلاف تھے کہ پارٹیوں اور persons کے labels نہیں ہونے چاہئیں اب آپ نے بھی ہر جگہ اپنا نام ڈالنا شروع کر دیا اور لوگ اس قدر پریشان اور تنگ ہیں۔ وہ جب جب انصاف دیکھیں گے تو اور چیخیں گے۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ:

بجا کہے جسے عالم اسے بجا سمجھو
زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

جناب چیئرمین! آج لوگ رُو رُو کر پرانا پاکستان مانگ رہے ہیں، رو رو کر دہائیاں دے رہے ہیں اور میاں محمد نواز شریف کو یاد کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ اپنی تقریر میں دیکھیں کہ آپ ہائر ایجوکیشن میں چھ یونیورسٹیوں کے لئے credit لے رہیں۔ آپ ADP 2019-20 کے صفحہ نمبر 28 پر دیکھیں کہ آپ نے جو بجٹ allocation کی ہے وہ صرف چار یونیورسٹیوں کے لئے ہے۔

جناب چیئرمین! وہاں لکھا گیا ہے کہ only the establishment of four new universities تو معزز وزیر خزانہ نے کس حق سے یہاں تقریر کرتے ہوئے چھ یونیورسٹیوں کا اعلان کیا۔ میری اس پر strong reservations ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ طلعت فاطمہ نقوی!

MS TALATH FATEMEH NAQVI: Mr! Chairman! I hope the Speaker will allow me to speak in English. Thank you.

MR CHAIRMAN: Yes, you can.

MS TALATH FATEMEH NAQVI: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم Mr Chairman! I would congratulate Mr Hashim, our Finance Minister for the budget in the kind of situation that we have taken the Government. It has been an enormous challenge to bring out a budget which will be acceptable and it is not going to be acceptable to the Opposition but it will have impact in coming years.

MR CHAIRMAN: You are requested to address the Chair.

MS TALATH FATEMEH NAQVI: Mr Chairman! I am so sorry. I was looking at those ladies because they were looking at me. (Laugh)

Mr Chairman! I am sorry. I would also like to congratulate the PTI Government for trying to build and put the basics of a welfare government together. It is not going to be easy but we are taking up that challenge and that is a part of our manifesto. What I would like to say is that Pakistan is at a crossroads which is very very tough because every institution that we have now is mortgaged. So the Government has very limited resources but as Pakistanis this is our country and it is not the rich or the poor or the marginalized. Everyone has to play his role and even gone is going to play it in this budget that we are seeing. Yes it is going to be tough. You have to tighten your belts; you have to give up lot of luxuries that you are used to but this is the time when Pakistan is will have to stand together and united to build this nation. We need to stand together. We need to focus. It is expensive. It is a very tough challenge but Inshaallah even that our leaders are not pocketing the wealth of the people and the taxes that are being mobilized. I hope and I

am praying that this challenge will be taken up and we will come and we will see this problem through and Inshaallah in the coming years we will put this together as a nation. It is not PML(N); it is not PPP; it is not PTI; it is being together that we will build this nation because each one has to tighten his belt at this point to bring about the change that we are looking forward. Thank you, sir and thank you Mr Hashim.

جناب چیئرمین: شکریہ۔جناب مظفر علی شیخ!

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین!شکریہ۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم امابعد فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

قَالُوا سُبۡحٰنَکَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ۔

صدق اللہ العلی العظیم۔

جناب چیئرمین!میں بجٹ پر بات کرنے سے پہلے ایک چھوٹی سی بات share کروں گا کہ جب معزز ممبر سردار اویس خان لغاری ہمارے انتہائی محترم سابق وزیر اعلیٰ جناب پرویز الٰہی کے سنہری دور کا حوالہ دے رہے تھے تو مجھے سمجھ نہیں آئی کہ جناب فیاض الحسن چوہان کو کیا problem آن پڑی کہ انہوں نے زیر لب مسکراتے ہوئے ہمارے انتہائی معززوزیر اعلیٰ کا کم و بیش بارہ مرتبہ تذکرہ کرنا ضروری سمجھا کہ جناب پرویز الٰہی کا پانچ سالہ دور اور ان کا یعنی موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا 9ماہ کا دور،شاید یہ 9ماہ کا دوران سے کچھ سو گنا زیادہ بہتر ہے۔

جناب چیئرمین!مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ کیا وہ اپنی بجٹ تقریر کر رہے تھے یا بحالی نوکری تقریر کر رہے تھے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین!یہ بات ہر بندے نے محسوس کی ہے کہ شاہ سے زیادہ شاہ کی وفاداری بعض اوقات بندے کو لے ڈوبتی ہے جیسا کہ وہ پہلے بھی نوکری سے نکالے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم موجودہ بجٹ پر کچھ عرض کریں تو آپ جس طرح کا چاہے بجٹ دے لیں میں پورے دعوے کے ساتھ بات کر رہا ہوں کہ آپ ان پانچ سالوں میں جناب پرویز الٰہی سے زیادہ innovation دے سکتے ہیں اور نہ ہی ان سے زیادہ انفراسٹرکچر دے سکتے ہیں۔ یہ نہ میاں محمد شہباز شریف سے زیادہ کشادگی، خوشحالی اور انفراسٹرکچر صوبہ پنجاب کو دے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! انہوں نے innovations دی تھیں۔ I am a practicing doctor, I have been serving in two different hospitals میں میاں محمد شہباز شریف سے پہلے کا دور جو ہسپتالوں کے لئے تھا that was not an era of documentation یہ پہلی مرتبہ ہوا کہ انہوں نے آکر ہر چیز کمپیوٹرائز کی اور اس کو documentation دی۔ آپ اب اس کو ایک پلیٹ فارم سمجھ لیں یا بنیاد سمجھ لیں جس کو لے کر آپ نے آگے بڑھنا ہے۔ انہوں نے مختلف اضلاع میں ہیلتھ کے خوبصورت ادارے بنائے جس کی وجہ سے لوگ جوق در جوق ہسپتالوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ کیا نئے ہسپتال بنانے سے مسائل کا حل ہو جائے گا۔ یہاں انتہائی محترم وزیر قانون بھی تشریف فرما ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے ان سے بھی یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ آپ جتنے چاہے ہسپتال بنا لیں جب تک آپ صاف فضا اور ماحول پنجاب کو نہیں دیں گے آپ کے ہسپتال اسی طرح آباد رہیں گے اور کم پڑتے رہیں گے۔ 35 percent of diseases are communicable diseases آپ ان کو کم کریں۔ آپ صاف ماحول اور صاف پانی دیں۔ یہ بہت اچھا منصوبہ تھا جو وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے دیا تھا کہ مختلف ریسٹورنٹس اور مختلف کھانے والی جگہوں کو چیک کیا جاتا تھا۔ اس سسٹم کو فعال بنائیں۔ جناب پرویز الٰہی کا منصوبہ جو ریسکیو1122 کی شکل میں تھا اس کو مزید آگے بڑھائیں۔ آپ ریسرچ کے لئے پیسے دیں وہ چاہے میڈیکل کی ہو، زراعت کی ہو یا تعلیم کی ہو اس کے لئے فنڈز رکھیں۔ آپ اپنی یونیورسٹیوں کو increase کریں۔ کیا ہم نے کبھی غور کیا ہے کہ دنیا کی یونیورسٹیوں میں پاکستان کا نمبر کتنے نمبر پر آتا ہے۔ اس کی کوالٹی کس طرح کی ہے۔ کیا پاکستان کی کوئی یونیورسٹی دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں شمار ہوتی ہے؟

جناب چیئرمین! ہمارے پاس صرف ایک NUST یونیورسٹی ہے اور اس کا بھی دنیا میں 650واں نمبر ہے۔ آپ دیکھ لیں اسرائیل میں کتنی یونیورسٹیاں ہیں، انڈیا کو دیکھ لیں اور پھر پاکستان کی یونیورسٹیوں کے ساتھ موازنہ کر لیں۔ آپ اس وقت تک ملک کو تعلیم میں آگے نہیں لے جا سکتے جب تک اس پر صحیح توجہ نہیں ہو گی۔ یہ بجٹ کا اعداد و شمار کا گورکھ دھندا اِس طرف کچھ بگاڑے گا اور نہ اُس طرف کچھ بگاڑے گا۔ ہم نے پہلے بھی اسی طرح اسمبلیوں میں کھڑے ہو کر تقاریر سنی ہیں، ہر بندہ اپنا اپنا نام بنا کر چلا جاتا ہے۔ خدا کے لئے آپ پاکستان اور پنجاب کو لے کر آگے چلیں۔ یہ ہماری پہچان ہیں۔

جناب چیئرمین! میں تو ایک چھوٹے سے ضلع سے تعلق رکھتا ہوں۔ آپ یقین کریں جب سے بلدیاتی ادارے ٹوٹے ہیں وہاں پر حال یہ ہے کہ گلیوں اور سڑکوں پر کھڑا نہیں ہوا جاتا۔ آپ جو مرضی کر لیں جتنی مرضی ڈویلپمنٹ کر لیں لوگوں کے روّیے تبدیل کرنے کی بات ہوتی ہے۔ تحریک انصاف جب برسر اقتدار آئی تھی تو اس نے کہا تھا کہ ہم نیا پاکستان بنائیں گے تو مجھے بتائیں کہ کیسے نیا پاکستان بنائیں گے کیا پہلے پاکستان کو گرا کر نیا پاکستان بنانا تھا، نیا پاکستان تو سوشل ویلیوز کو مضبوط کرنے کا نام تھا تو آپ نے کیا سوشل ویلیوز مضبوط کر دیں آپ نے تو غریب کے منہ سے نوالہ چھین لیا اور ہماری یوتھ کے منہ میں گالیاں بھر دیں ہیں؟ اگر آپ سوشل میڈیا پر جا کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہ کس طرح عزت دار لوگوں کی پگڑیاں اُچھالتے ہیں؟ میں بھی اس میں شریک ہوں لیکن میں پرانی نسل سے تعلق رکھتا ہوں یہ میرا بھی قصور ہے کہ ہم نئی نسل کو آداب نہیں سکھا سکے لیکن جب ایک لیڈر ہی کھڑا ہو کر دوسروں کو چور، ڈاکو، بدمعاش، لٹیرا اور لچہ لفنگا اس طرح کے الفاظ استعمال کرے گا تو کیا پھر اس کے followers دوسروں کے گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالیں گے یا ان کے منہ سے دوسروں کے لئے پھول جھڑیں گے؟

جناب چیئرمین! میں انتہائی ادب کے ساتھ گزارش کروں گا کہ یہ میرا نہیں بلکہ پی ٹی آئی کا نعرہ تھا کہ ملک کو نئی اقدار دیں گے، آپ بجٹ نہ دیں کیونکہ آپ کا یہ نعرہ ہے کہ ہمیں ڈویلپمنٹ اور انفراسٹرکچر سے کوئی غرض ہی نہیں ہے اور ہمارا نعرہ یہ ہے کہ ہم چوروں کو پکڑیں گے تو آپ چوروں کو پکڑیں کون کہتا ہے کہ آپ چوروں کو نہ پکڑیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ حق حلال کی روزی کمانا ہر ایک کا فرض ہے اور جو اپنے ہاتھ سے رزق حلال کماتا ہے اللہ بھی قیامت کے دن

اس کو اپنا دوست رکھے گا تو آپ ضرور پکڑیں لیکن across the board انصاف کریں کیونکہ ریاستِ مدینہ میں انصاف across the board تھا۔

جناب چیئرمین: جناب مظفر علی شیخ! براہ مہربانی آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! میں بس ایک دو منٹ کے اندر اپنی speech wind up کر رہا ہوں۔ ریاستِ مدینہ میں انصاف across the board تھا اور رسول اکرمؐ کو یہ فرمانا پڑا کہ اگر آج میری بیٹی حضرت فاطمہؓ بھی ہوتیں تو میں ان کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا تو یہ across the board انصاف تھا۔ آپ بدلے نہ لیں جنگِ خندق میں حضرت علیؓ نے جب کافر کو زمین پر گرا لیا اور تلوار گردن پر رکھ دی اور گردن اڑانے ہی والے تھے کہ کافر نے حضرت علیؓ کے چہرہ مبارک پر تھوک پھینک دی تو آپ نے فوراً تلوار گردن سے ہٹالی کہ پہلے میں اللہ کی رضا کی خاطر اس کافر کو قتل کر رہا تھا لیکن اب اگر میں اس کی گردن اڑاتا ہوں تو یہ میرا بدلہ شمار ہو گا لہٰذا آپ یہ تاثر نہ دیں کہ آپ اپوزیشن سے بدلہ لے رہے ہیں بلکہ آپ یہ تاثر دیں کہ ہم پاکستان کو آگے لے کر جا رہے ہیں پھر چاہے اس میں بڑی بہن، دوست یا سابق وزیر اعلیٰ کا نام بھی آجائے تو ان کو بھی ایک ہی پیمانے میں تولا جائے گا، pick and choose نہ کریں جو کہ سابقہ حکومتیں کرتی رہی ہیں۔ آپ کا سب سے بڑا الزام پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی پر یہ تھا کہ یہ آپس میں دست و گریبان رہتے ہیں جس کی وجہ سے ملک ترقی نہیں کر سکا تو آپ بھی اسی طرح۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب مظفر علی شیخ! براہ مہربانی آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! ہم اسی طرح دست و گریبان ہیں تو پاکستان کو انتشار میں ڈال کر آپ ترقی نہیں کر سکتے۔ میں ایک گزارش کروں گا کہ حافظ آباد سے لاہور آنے کے لئے خانقاہ ڈوگراں روڈ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جو کہ 26 کلومیٹر کی لمبی ہے جس میں سے صرف 3 کلومیٹر کا ایک ٹکڑا انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے وہاں اس روڈ سے تقریباً روزانہ 15 سے 20 ہزار گاڑیاں گزرتی ہیں جن میں بڑے لوڈرز سے لے کر چھوٹی کاریں شامل ہیں وہ ٹکڑا آج تک نہیں بن سکا حتیٰ کہ وہ 100 ملین کا منصوبہ ہے لہٰذا میری وزیر خزانہ سے یہ التماس ہو گی کہ آپ لوگوں کی سہولتوں

کو مد نظر رکھیں کیونکہ جو بھی شخص وہاں روڈ سے گزرتا ہے موجودہ حکومت کو کوستا ہوا گزرتا ہے تو کم از کم اس سڑک سے گزرنے کے بعد لوگوں سے اپنے حق میں اچھے الفاظ ہی سن لیں۔

جناب چیئرمین: جناب مظفر علی شیخ! جی، انشاءاللہ۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! دوسرا میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ 42 کروڑ روپے سے جناب پرویز الٰہی نے وہ سڑک بنوائی تھی یہ ان کا ہمارے حافظ آباد کے لئے ایک تحفہ تھا جو آج ابتر صورتحال میں ہے اور میں امید بھی رکھوں گا کہ موجودہ حکومت ان کی اس کاوش کو آگے لے کر چلے گی۔

جناب چیئرمین! میں ایک بات اور کرنا چاہتا ہوں کہ جب سے بلدیاتی ادارے ٹوٹے ہیں تو میرے شہر میں CEO پر تمام تر ذمہ داری عائد کر دی گئی ہے، شاید وہ اتنی capacity نہیں رکھتے تو براہ مہربانی میرے شہر کو گزرنے کے قابل تو بنا دیا جائے اور وہاں پر تعفن سے بھری ہوئی گلیاں ہیں۔ میں ایک شعر سنانا چاہتا ہوں۔۔

جناب چیئرمین: جناب مظفر علی شیخ! آپ شعر سنا کر براہ مہربانی اپنی speech wind up کریں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین!

لکھتے رہے جنوں کی حکایات خوں چکاں
ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

جناب چیئرمین! ہم انشاءاللہ سچ کو سچ اور غلط کو غلط کہتے رہیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جناب مظفر علی شیخ! آپ کا بہت شکریہ۔ جی، اب جناب طارق مسیح گل اپنی speech کریں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! شکریہ۔ شروع کرتا ہوں اس نام سے جو کہتا ہے کہ I am the light of world میں دنیا کا نور ہوں۔ وہ جو کہتے ہیں کہ I am the way of truth and the life کہ میں حق اور زندگی ہوں۔ یہ بجٹ 20-2019 محترم وزیر خزانہ پنجاب مخدوم ہاشم جواں بخت نے پیش کیا ہے یہ بجٹ basically پنجاب کی عوام کو موت کا message ہے

اس بجٹ کو جب پبلک نے سنا تو یہ ان کو بہت ہی عجیب قسم کا موت کاmessage ملا کہ عوام جس چیز کو بھی ہاتھ لگاتی ہے وہ ان کی پہنچ سے باہر ہے۔ آج میری بہن، بیٹی یاماں جو کہ گوشت کھانے کی استطاعت تو رکھتی نہیں لیکن جب وہ دال یا چنے خریدنے کے لئے کریانہ کی دُکان پر جاتی ہے، جب وہ دُکاندار سے جا کر دال، چنے اور گھی کا بھاؤ پوچھتی ہے تو وہ بے چاری کانپتی ہوئی اپنے گھر کو واپس آجاتی ہے کیونکہ اس کی اتنی آمدن نہیں ہے لیکن جس طریقے سے انہوں نے یہ بجٹ پیش کیا ہے تو میں اس حکومت کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے جب پاکستان بنانے کے لئے محنت کی تو انہوں نے اقلیتی نمائندوں کے پاس جا کر یہ لفظ کہے تھے کہ یہ پاکستان اقلیتوں کا پاکستان ہے تو میں آج اس ہاؤس میں اپنے وزیر خزانہ، وزیر قانون، وزیر انسانی حقوق اور وزیر پبلک پراسیکیوشن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس پاکستان کو تو بانیٔ پاکستان نے اقلیتوں کا پاکستان کہا تھا لیکن پوری بجٹ تقریر میں اقلیتوں کو ignore کیا گیا۔ ایک خیالی پلاؤ پکانے کے لئے صرف دولائنوں پر مشتمل ایک یونیورسٹی کا قیام جو کہ شاید لفظی ہے پتا نہیں کہ وہ یونیورسٹی بنے گی یا نہیں؟ یہ ہمیں کسی کو بھی نہیں پتا کیونکہ یہ حکومت یوٹرن کی بادشاہ ہے تو یہ کبھی بھی یوٹرن لے سکتی ہے۔ اس پورے بجٹ میں دولائنوں پر مشتمل یونیورسٹی کے قیام کی صرف بات کی گئی ہے باقی آپ پوری بجٹ تقریر دیکھ لیں اس میں اقلیتوں کو ignore کیا گیا ہے۔ ہمارا پیارا وطن جس کا پرچم میرے سامنے لگا ہوا ہے اس پرچم میں دو رنگ ہیں جب آپ ایک رنگ کی بات کرتے ہیں اور دوسرے رنگ کو ignore کرتے ہیں تو یہ پرچم پاکستان کا پرچم نہیں رہتا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے حکومت وقت کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے آپ یونیورسٹی تو بنا نہیں سکتے لیکن ہمارے سکولز، کالجز اور یونیورسٹیاں جو کہ اقلیتوں کے لئے بنی ہوئی ہیں ان کو ہی بہتر کر دیں۔ فیصل آباد میں New Governance School System میں اس وقت 1600 بچے زیر تعلیم ہیں اور یہ وہ بچے ہیں جو کہ یتیم اور مسکین ہیں جن کا دنیا میں کوئی نہیں ہے وہاں پر 800 بچے مسلمان بھائیوں کے خاندان کے ہیں اور 820 کرسچن بچے زیر تعلیم ہیں۔ یہ یونیورسٹی کی بات کرتے ہیں وہاں پر سکول کے احاطے میں ایک گندے پانی کا کنواں بنا دیا گیا ہے تا کہ وہ بچے جن کی ماں اور باپ دونوں نہیں ہیں وہ پیاس سے بلکتے رہیں وہاں معصوم بچوں کی جان کا خاتمہ ہونے والا ہے۔

جناب چیئر مین! میں صرف یہ بات پوچھتا ہوں کہ یونیورسٹی پتا نہیں بنی ہے یا نہیں لیکن اس طرح کے سکول جہاں پر یتیم بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے، مفت کتابیں دی جاتی ہیں، مفت بیگز، جوتے اور یونیفارم دیئے جاتے ہیں تو اُن سکولوں پر رحم کیا جائے۔ میں نے کافی دفعہ کوشش کی اور وزیر انسانی حقوق سے بات کی تو یہ کہتے ہیں کہ کوئی بات نہیں۔ یہ گندا کنواں جو بن رہا ہے یہ سکول کے ساتھ بن رہا ہے۔

جناب چیئر مین: پلیز! wind up کریں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئر مین! مہربانی کر کے مجھے بات مکمل کر لینے دیں۔ مجھے پتا ہے کہ یہاں پر ٹائم نہیں ملے گا لیکن میں اپنے حق کی بات کرتا ہوں۔ ایک تو پہلے ہمیں receipts میں ignore کیا گیا ہے اور اگر اس بات پر بھی مجھے ٹوک دیا جائے گا تو مجھے دُکھ ہو گا۔

جناب چیئر مین! میں پاکستان کا شہری ہوں، یہ پاکستان میرا ہے، اس پاکستان کو بنانے کے لئے میرے لیڈر ایس پی سنگھا نے ووٹ دیا اور کیا اس لئے دیا کہ آج یہاں پر اقلیتیوں کے حقوق اور تحفظ کی بات کی جائے؟ بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کا فرمان ہے کہ یہ اقلیتوں کا پاکستان ہے۔

جناب چیئر مین! میں پھر کہتا ہوں کہ خدا کے لئے ہماری اقلیتوں پر خصوصاً وہ اقلیت جو مسیح اقلیت ہے اُن کے اداروں، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں پر ہمدردانہ غور کیجئے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ یہاں پر اقلیتیں روتی رہیں، یہاں پر اقلیتوں کا خون بہایا جائے اور اقلیتیں پریشان رہیں تو یہ تبدیلی پاکستان نہیں چاہئے۔ ہمیں پاکستان سے یہ محبت نہیں ہے جو ایک سکھ کا پاکستان ہے جو ایسٹر کا پاکستان ہے بلکہ مجھے وہ پاکستان چاہئے جو بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ نے بنایا تھا جس کے لئے میری ماں، میری بہن، میری بیٹی اور میرے نوجوانوں نے اپنے خون کا ایک ایک قطرہ بہا کر کہا کہ پاکستان بنے گا۔ اُس وقت ہندو سامراج کے لوگوں نے یہ کہا کہ جو مانگے گا پاکستان اسے کہیں گے قبرستان لیکن میرے لیڈر نے کہا کہ پاکستان بنائیں گے اور سینے پر گولی کھائیں گے۔

جناب چیئر مین: بہت شکریہ

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! ہم تو اس پاکستان کے لئے اپنے سینے کھول کر کھڑے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! ہم تو گولی کھانے کے لئے تیار ہیں کیونکہ ہم پاکستان کی خیر چاہتے ہیں لیکن یہ تبدیلی پاکستان جس کا پی ٹی آئی نعرہ لگاتی ہے اس میں اقلیتوں کو ignore کیا گیا ہے اور اس میں اقلیتوں کے سکولوں کا بیڑا غرق کیا گیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ kindly wind up کریں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! اس تبدیلی پاکستان اور نئے پاکستان سے ہمارے پاکستان کی جان کو چھڑایا جائے تاکہ پاکستان وہی رہے جو میرے بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کا پاکستان ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! عزت افزائی کا بہت شکریہ۔ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ میری تقریر سے اتنا خوف ہے۔ میں نے لکھ کر ابھی بھی نہیں دیا لیکن اِس وقت نام بلا لیا گیا۔ کئی دفعہ اپنی self-respect کے اوپر دوسری ڈیوٹی کو مقدم رکھنا پڑتا ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں چند گزارشات پیش کرنے کی کوشش کروں گی۔

جناب چیئرمین! کل وزیر قانون نے یہاں بڑی دھواں دار باتیں کیں جس میں قائد حزب اختلاف پر بات کی اور آج بھی most of the time یہی دیکھا۔

جناب چیئرمین! مجھے اس ہاؤس کے اندر سولہواں سال ہے، یہاں بہت ساری تقریریں سنیں اور سنائی گئیں لیکن آج حیرت یہ ہے کہ یہاں پر تقریر کا جو concept ہے وہ یہ کہ دوسرے کی تضحیک اور پگڑی اچھالنا ہے۔

جناب چیئرمین! میرے خیال میں پی ٹی آئی کی حکومت کے پاس اپنے کہنے کو کچھ نہیں ہے اس لئے شاید اِن کا تکیہ یہ ہے کہ گالی نکالو اور بدتمیزی کرو۔ اگر اس کا یہ credit لینا چاہتے ہیں تو شوق سے لے لیں۔ میں ویسے شعروں کی شوقین نہیں ہوں لیکن جناب محمد بشارت راجا کے لئے کچھ شعر عرض کرتی ہوں۔

اپنی ہی آواز کو بے شک کان میں رکھنا
لیکن شہر کی خاموشی بھی دھیان میں رکھنا
کل تاریخ یقیناً خود کو دہرائے گی
آج کے ایک ایک دِن کو پہچان میں رکھنا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں نے بجٹ پر تقریر کچھ اور کرنی تھی لیکن میں سمجھتی ہوں کہ ریکارڈ کی درستی کے لئے کچھ باتوں کا اظہار کیا جانا ضروری ہے۔ کل جمہوریت کے حُسن کے اوپر وزیر قانون نے ہمیں کچھ تقریر سنائی جس کا میں جواب دوں گی کہ وہ بھی جمہوریت کا حُسن تھا جب 126 دن کا دھرنا دیا گیا تھا، وہ بھی جمہوریت کا حُسن تھا جب پارلیمنٹ اور پی ٹی وی کے اوپر حملہ کیا گیا تھا اور اسی ہاؤس کے اندر پانچ سال جو کچھ ہوتا رہا وہ بھی جمہوریت کا حُسن تھا۔ انہوں نے ایک اہم بات یہ کی کہ یہ صوبہ چلنے کے قابل نہیں تھا لیکن انہوں نے مہربانی یہ کی کہ جو صوبہ چلنے کے قابل نہیں تھا اُس میں حکومت بنانے کے لئے کیا کیا desperate efforts کی گئیں، کس طرح جہازوں میں بھر بھر کے لوگ لائے گئے اور یہ حکومت بنائی گئی۔ اس کے علاوہ وہ کہتے ہیں کہ بحران تو پیدا ہونا تھا کیونکہ وزیر خزانہ اس ملک سے باہر چلے گئے۔ وزیر خزانہ چلے گئے لیکن ملک میں GDP یہیں چھوڑ کر گئے اور ڈالر کی قیمت یہیں چھوڑ کر گئے۔ اِن کی اتنی حیثیت اور اوقات تو ہوتی کہ اُس ڈالر کو کم از کم stable کر لیتے۔ انہوں نے اس کو بہتر کرنے کے جو دعوے اور نجات دہندہ ہونے کی باتیں کی تھیں وہ Dracula بن کر اس قوم کے اوپر نازل ہوئی ہیں اور اب وہ قوم اس نجات دہندہ کو ایک Dracula کی صورت میں دیکھ رہی ہے۔ یہ بحران اس لئے بھی پیدا ہونا تھا جب موجودہ صدرِ پاکستان اِس وقت کے وزیر اعظم کو فون کر کے مبارک باد دے گا کہ پی ٹی وی پر نشریات رُک گئی ہیں۔ جب ایک دوسرے کو مبارکباد دی جائے گی تو پھر اس ملک میں بحران پیدا ہونے تھے اور اس ملک سے investors نے بھاگنا تھا۔ یہ بھی ان آنکھوں نے دیکھا جب اس ملک کے اندر جو لوگ انوسٹمنٹ لے کر آ رہے تھے اُن کو بھگانے کی کیا کیا کوشش نہیں کی گئی۔ جیسے قائد حزب اختلاف نے کہا کہ مجھے خوف آ رہا ہے تو خوف اُن کو ہی آتا ہے جن کے اندر خوفِ خدا ہوتا ہے لیکن جو فرعون بن کر بیٹھے ہوتے ہیں جنہیں بڑا گمان ہوتا ہے کہ میں اوپر ہوں باقی سب

نیچے کیڑے مکوڑے ہیں تو اُن کو خوفِ خدا بھی نہیں ہوتا اور خوفِ خدائی بھی نہیں ہوتا۔ ہمیں خوفِ خدا بھی ہے اور خوفِ خدائی بھی ہے اس لئے کسی کے خوف کے اوپر taunt مارنے سے بہتر ہے کہ کچھ دیکھ لیا جاتا۔ ابھی وزیر اعلیٰ پنجاب کی سادگی پر بات کرنی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب اتنے سادے ہیں کہ صرف 42 ترجمانوں کی ضرورت ہے۔ اتنے سادے ہیں کہ 28 سے کم وہ پروٹوکول لے کر نہیں چلتے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ kindly wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میں wind up کر رہی ہوں۔ آپ نے جتنا سب کو ٹائم دیا ہے اس سے کم ہی لوں گی۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز! آپ بات کو wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! وزیر اعلیٰ اتنے سادے ہیں کہ جہاں جاتے ہیں وہاں شہر بند کروا دیتے ہیں۔ اتنے سادہ وزیر اعلیٰ ہیں جو اتنے بڑے پروٹوکول کے ساتھ پھرتے ہیں۔ باقی لوگ طعنہ دے رہے تھے کہ جنوبی پنجاب میں فلاں بھی رہا فلاں بھی رہا لیکن میرا اُس وزیر اعلیٰ پنجاب سے سوال ہے جو جنوبی پنجاب کا نام لے کر منتخب ہوئے ہیں۔ کیا اُن کو خیال نہیں آیا کیونکہ تحصیل ناظم تو وہ رہے ہیں اور اُن کے ابا جی تین دفعہ ایم پی اے بھی رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! کیا اپنے علاقے کی حالت بہتر کرنے کا اُس وقت خیال نہیں آیا؟

جناب چیئرمین: جی، بہت مہربانی۔ جی، رانا منور حسین!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! ایک اہم بات ہے جس کا میں چاہوں گی کہ وزیر خزانہ جواب دیں۔ باقیوں کو جتنا ٹائم دیا ہے پلیز مجھے ایک منٹ مزید چاہئے کیونکہ ایک اہم بات ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ میں نے رانا منور حسین کا نام لے لیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! جی، ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے ایک منٹ اوپر لے لیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ اس بجٹ کے document میں دو بہت بڑے lacunas ہیں۔ پہلا lacuna یہ ہے کہ document میں پچھلے ایک سال کے expenditures کا ذکر نہیں ہے اور اس کے اندر grants کی مد میں کافی کچھ لپیٹ لیا گیا ہے جس کی کبھی روایت نہیں رہی۔ ہر دورِ حکومت میں expenditures کی detail آتی تھی حتیٰ کہ جنریٹر یا سوئی بھی خریدی جاتی تھی تو وہ سب کچھ لکھا جاتا تھا لیکن اس دفعہ کچھ ضرور ہے جس کی پردہ داری ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹریز اور وزراء کرام کے نام پر misstatement کی گئی ہے جس کا میں نے website سے screenshot لیا ہے۔ اس کے اندر 40وزراء اور 45 پارلیمانی سیکرٹریز لکھے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جو غلط بیانی کی گئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! Wind up کریں۔ آپ کا ایک منٹ ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میں wind up ہی کر رہی ہوں۔ اتنی بڑی غلط بیانی اور ریکارڈ میں جو دھوکا بازی کی گئی ہے اس کا جواب کون دے گا؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ 20-2019 پر بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ چونکہ اس وقت میرے خیال میں اجلاس کے ختم ہونے کا وقت ہو رہا ہے تو چند باتیں میں نے positive sense میں کرنی ہیں اس لئے وزیر خزانہ انہیں نوٹ بھی فرمالیں اور ان پر غور بھی فرمائیں۔

جناب چیئرمین! بجٹ یقیناً بڑی سنجیدگی سے بنایا گیا ہے، یقیناً بڑی محنت سے بجٹ بنایا ہے اور بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ وزیر خزانہ نے یہاں پر تقریر بھی کی ہے اور بڑی کوشش بھی کی ہے کہ اس سے لوگوں کے مسائل حل ہوں لیکن میں بالکل honestly آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ جو بجٹ آیا ہے یہ لوگوں کو قبول نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! پنجاب کے عوام اس بجٹ سے بالکل مطمئن نہیں ہیں اور جو وفاقی بجٹ قومی اسمبلی میں آیا ہے اس سے بھی قطعاً پاکستان کے عوام مطمئن نہیں ہیں کیونکہ جو اتنی مہنگائی بڑھائی گئی ہے اور اس وقت اتنی تیزی کے ساتھ ڈالر اوپر جا رہا ہے تو اس کی وجہ سے پنجاب اور پاکستان کے عوام بہت بُری طرح crisis کا شکار ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ ہمارے اپوزیشن کے بھائی بھی اور حکومت کے بھائی بھی ہم سب پنجاب کے اور پاکستان کے شہری ہیں۔ ہم یہاں کے رہنے والے ہیں۔ ہم نے اللہ کو بھی جواب دینا ہے اور پانچ سال بعد عوام کی عدالت میں بھی ہم جاتے ہیں۔ ہمیں ضد کی بناء پر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔ ہمیں فیصلے عوام کے مفاد میں، اپنے صوبے کے مفاد میں اور پاکستان کے مفاد میں کرنے چاہئیں۔ کنٹینر پر کھڑے ہو کر یہ نعرے لگائے گئے کہ نیا پاکستان بنے گا اور پاکستان میں نمایاں تبدیلیاں آئیں گی لیکن ایک سال گزرنے کو ہے لیکن کسی کو غربت کے علاوہ کوئی نمایاں تبدیلی نظر نہیں آئی۔ اس وقت پاکستان میں معاشی صورتحال بدتر سے بدترین ہوتی جا رہی ہے۔ آپ اپنے پڑوسی اور مخالف ملک کی باتیں سنیں، ان کے میڈیا پر باتیں سنیں کہ وہ کس طرح سے پاکستان کے اوپر criticize کر رہے ہیں اور کس طرح سے ہمارے معاشی بحران کو پوری دنیا میں واویلا کر کے بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس سے وہ کس طرح edge لینے کی کوشش کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین! میری موجودہ حکومت سے یہ گزارش ہے کہ آپ ان چیزوں کو تھوڑا سا secret رکھ کر اگر آپ کوئی reforms کر رہے ہیں، اگر آپ کے کنٹرول میں معاشی چیزیں نہیں آرہیں تو آپ یقیناً ان چیزوں کو تھوڑا سا secret کر کے انہیں بہتر کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اگر آپ ان دشمنوں کو یہ پیغام دیں گے کہ پاکستان کی معیشت روز بروز کمزور ہو رہی ہے اور یہاں پر ہمیں ڈالر کی fluctuation ہو رہی ہے وہ ہم کنٹرول نہیں کر پا رہے تو اس کا پیغام ہمیں سرعام نہیں دینا چاہئے بلکہ اس وقت ہمارے وزیر خزانہ تشریف فرما ہیں انہیں کچھ اقدامات کرنا ہوں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: رانا منور حسین! جلدی سے wind up کریں۔

رانا منور حسین: جناب چیئر مین! مجھے تھوڑا سا وقت دیں میں بس جلدی مکمل کر رہا ہوں۔ ہمیں پاکستان سے محبت ہے اور ہمارے بزرگوں نے قربانیاں دے کر اس پاکستان کو بنایا ہے۔ ہم نے انشاءاللہ اس کی حفاظت کا ذمہ بھی لیا ہے اور جب تک دم میں دم ہے ہم نے انشاءاللہ پاکستان کی سربلندی کی بات کرنی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! پاکستانی معیشت کو ہماری حکومت نے مضبوط کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش کی لیکن ان طاقتوں کو دیکھیں جو interim setup میں آتی ہیں اور جب آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی حکومت جارہی ہے اور کوئی حکومت آرہی ہے تو اس دوران جو setup آتا ہے، انہوں نے ہمارا کتنا نقصان کیا ہے لیکن وہ ہماری لڑائی آپس میں ڈلوا دیتے ہیں۔

جناب چیئر مین! بلدیاتی اداروں سے متعلق آپ نے قانون پاس کر دیا ہے۔ ٹھیک ہے اور ہمیں قبول ہے کیونکہ اسی اسمبلی نے قانون پاس کیا ہے اور اسی معزز ایوان نے پاس کیا ہے جس دوران ہم نے واک آؤٹ کیا ہے لیکن انہوں نے ایڈمنسٹریٹرز کو اختیارات دیئے ہیں تو انہیں یہ بھی direction جانی چاہئے کہ صحت، صفائی اور صاف پانی کا نظام بھی بہتر ہونا چاہئے۔

جناب چیئر مین: جی، انشاءاللہ۔ شکریہ، رانا منور حسین! اب وقت ختم ہو گیا ہے

The House is adjourned to meet on Wednesday the 9th June 2019, at 3:00 P.M.